

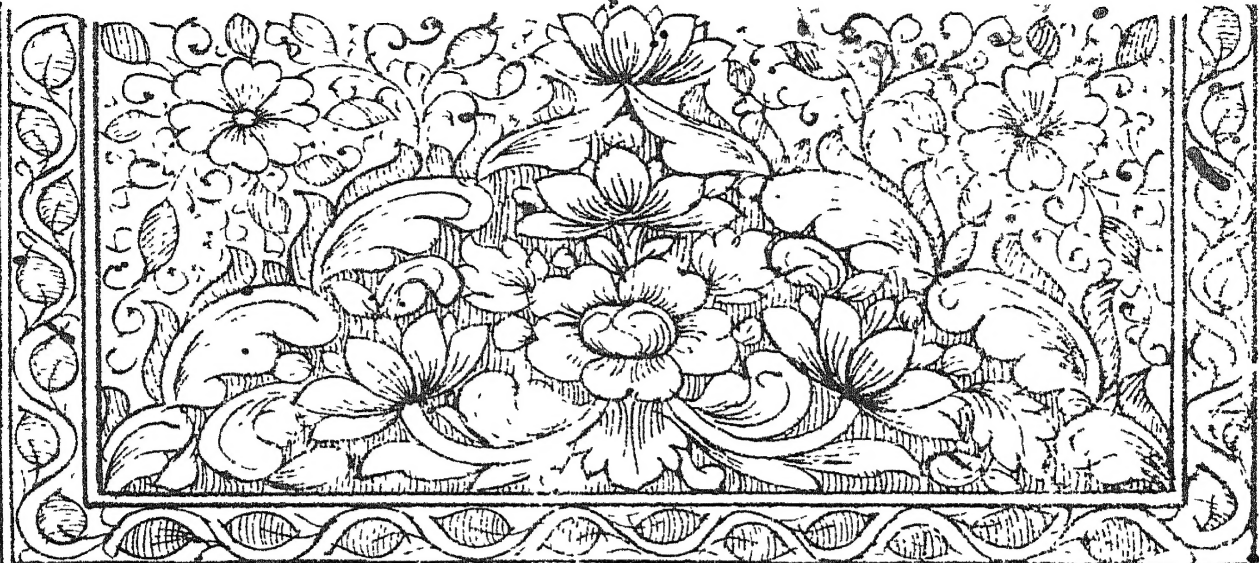
وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِنَايَاتِ الصُّدُورِ

الحمد لله الذي هدانا لهذا ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله



بإتمام قول الكونين بقرآنهم بسم الله الرحمن الرحيم

بمطبع دار الهدى في نواحي الطباعة



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اِنَّمَا يَرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ
اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً

یعنی ہمیں یہاں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تم سے نجاست یعنی ہر طرح کے گناہ اور غصہ اور سختی کو اے اہل بیت اور پاک رکھ کر تم کو پاک رکھنا۔ واضح ہو کہ مفسرین اور محدثین شیعہ اور سنی کے سب بتواتر لکھتے ہیں کہ یہ آیت شان میں آلِ عبا کے نازل ہوئی ہے اور وہ پانچ تن ہیں محمد و علی و فاطمہ و حسن و حسین اور جس سی مفسر نے کوئی روایت خلاف اس کے لکھی ہے وہ خوارج کی بنائی ہوئی ہے چنانچہ عکرمہ ایک غلام تھا ابن عباسؓ کا اللہ محفوظ رکھے ہر مسلمان کو وہ خارجی ہو گیا تھا سو اسی ابن جریر اور ابن ابی حاتم سنت جماعت کے دو عالموں نے یہ بھی لکھا ہے کہ انہا ت مومنین یعنی پیغمبر صاب کی بیویوں کو حق میں یہ آیت نازل ہوئی ہے سو بعد تحقیق کے اسکا خروج علمائے سنت جماعت کو بھی معلوم ہوا اسکا قول قابل اعتبار نہ رہا چنانچہ تہذیب الکمال اور تقریب اور لسان المیزان کتابائے معتبر رجال اور شیخ عبدالحق دہلوی کے ترجمہ مشکوٰۃ شریف

اور ابن خلدان وغیرہ کی تصنیفات اور تاریخ میں مفصل نہایت صحت سے ہو چکا ہے
 کہ یہ خارجی ہو گیا تھا اور خوارج کی رائے بموجب حدیثین بیان کرتا تھا یہ غلام تھا ابن
 عباسؓ کا انکے صاحبزادہ نے اسی لئے اسی بیڑا لایا تھا اور حدیثین جو خاص اہل بیت مومنین سے
 اور اہلبیت اور اصحابوں بلکہ اکثر ان لوگوں سے جو آل عباسؓ مخالفت ہی کرتے ہیں
 روایتیں کی گئی ہیں کہ بے شک اس آیت میں سوا آل عباسؓ کے دوسرا کوئی شخص
 مرد یا عورت ہرگز داخل نہیں چنانچہ صحیح ترمذی اور صحیح موطا اور صحیح ابی داؤد اور
 صحیح مسلم اور جامع الاصول اور مشکوٰۃ شریف اور سند احمد جمیل اور معجم کبیر طبرانی
 اور وسیط واحدی اور جمع بین الصحاح الستہ رزین العبدری اور جمع بین الصحیحین
 حمیدری اور صحیح نسائی اور مفتاح النجا اور نزل الابرار مرزا محمد محمد خان بدخشی
 اور مودات سید علی ہمدانی شافعی اور مناقب ابن مغازی شافعی وغیرہم میں اہلبیت
 اور راویان معتمد و متواتر انس بن مالک اور ابن عباسؓ اور سعد وقاصؓ اور ابی سعید
 خدریؓ اور وائلہ بن اصفعؓ اور ام المؤمنین جناب عائشہؓ اور حضرت ام سلمہؓ وغیرہ
 اکثر راویان معتمد سے ثابت اور متحقق ہے کہ پیغمبر صاحب ایک چادر ڈھری ہوئی تھی
 بلکہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ صحیح مسلم میں رنگ تک اس چادر کا لکھا ہے کہ
 منقش سیاہ بالونکی تھی جو جناب مولائے مومنین علیؓ ابن ابیطالبؓ اور سپہ
 نسا العالمین حضرت فاطمہؓ زہراؓ اور دونو شاہزادوں یعنی حسنؓ حسینؓ کو اس چادر
 کے اندر لیکر یہ آیت پڑھی قریب ظاہر ہوگا کہ یہ آیت ہی کئی بار نازل ہوئی اور سب
 میں احادیث میں ہی طریقہ ہائے گوناگون سے ہیں یعنی بارہا انواع و اقسام سے حضرت
 فرماتے رہے ہیں اور یہ آیت پڑھتے رہے ہیں اور مرض اس نزول اور ارشاد بار بار

میں اظہار عظمت و جلالت آل عبا کی تھی تاکہ لوگوں کو نکمرا سوزیادہ تر ملحوظ اور
 پیام گار رہے کیونکہ بیان آیہ مودۃ فی القربی میں بخوبی ظاہر ہو چکا ہے کہ بے محبت
 اور با پسند کسی حقوق اور اتباع انکو ایمان ہی نہیں ہوتا چنانچہ صحیح ترمذی اور صحیح مسلم
 اور صحیح ابوداؤد اور جامع الاصول میں انس بن مالک سے مروی ہے کہ بعد از نزول
 اس آیت تہلیل کے چہہ ہینڈ تک پیغمبر صاحب ہر صبح کو جناب سیدہ دوجہان کے
 دروازہ پر سر جب گزرتے تھے تو فرماتے تھے الصلوٰۃ الصلوٰۃ اہل بیت انما یرایہ
 لیدہبکم لہم الحسن اہل بیت ویطہرکم تطہیراً یعنی نماز پڑھو نماز پڑھو یعنی درود اور رحمت
 درود اور رحمت تم پر ہو جو اہل بیت تا آخر ترجیمایہ۔ پہلے سلسلہ ہجری میں قریب
 زمانہ رفاقت جناب سیدہ دوجہان جناب فاطمہؑ پڑا اور ایک دفعہ روز مسابہ
 کو اور ایک دفعہ حضرت ام سلمہؓ کے گھر میں غرض کہی باز نزول سکا ظاہر ہے ایک دفعہ
 جو یہ آیت نازل ہوئی تو اسوقت پیغمبر صاحب ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کے دوسترا
 میں تہیہ اصم المومنین فرماتی ہیں کہ میں اسوقت دروازہ پر بیٹھی تھی اور گھر میں حضرت
 آنحضرتؐ اور علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی حضرت علیؑ و فاطمہؑ
 و حسنؑ کو چادر اوڑھائی اور کہا کہ اللہم ہولار اہل بیتی فاذهب عنہم الرحمن فطہر فطہر
 یعنی بار خدا یا یہ میں اہل بیت میری لیجا تو انہیں گناہ اور طاہر کر تو انہیں طاہر کرنا
 میں عرض کی کہ یا حضرت کیا میں نہیں اہل بیت میں فرمایا کہ تو بھی طرف نیکی کی ہی
 اور بی بی بنی کی کینا فی صحیح ابی داؤد و ہو کتاب السنن۔ اور یہی یہ اصم المومنین فرماتی
 ہیں کہ میں و اس چادر کا کونہ اٹھایا تاکہ میں بھی داخل ہوں اور عرض کی کہ یا حضرت
 میں بھی داخل ہوں سو پیغمبر خدا نے چادر کو انکی ہاتھ سے کھینچ لیا اور فرمایا کہ تم

نیکی پر ہو کذا فی مسند احمد جمیل یعنی نیکی پر ہو تم اگرچہ اہل بیت میں نہیں ہو کیونکہ
 یہ خصوصیت آیہ تطہیر کی ہم پانچوں لوری جیسو نکو واسطے مخصوص ہو کذا فی اصول
 و جامع البرکات اور اسی روایت میں بیچ مسند احمد جمیل کے ہو کہ اہم سلمہ فرماتی ہیں
 کہ پیغمبر خدا نے چادر اُن چاروں صاحبوں کو اوڑھا کر ہاتھ اوپر اٹھ رکھا اور لفظ ارشاد
 لکھے کہ اللہ ہم ان ہولاء آل محمد فاجعل صلواتک برکاتک علی محمد و آل محمد انما حمید مجید
 یعنی یا خدا یہ ہیں آل میری پس گردان تو درود اور برکات اپنی اوپر محمد اور آل محمد
 کے تحقیق تو شکر کیا گیا بزرگ ہو تفسیر مدارک میں ہو کہ پیغمبر خدا نے چادر میں بیٹھا علی و
 فاطمہ و حسنین کو اور خود بھی اس چادر کے اندر ہوئی اور فرمایا کہ یہ ہیں اہلبیت میری
 یا خدا تو ظاہر رکھا نہیں پس حضرت جبریل یہ آیت خدا تعالیٰ کی طرف سے لپکرائی اور
 تیمنا اور تبرک چادر میں داخل ہوئی اور صاحب مدارک بھی لکھتا ہو کہ عکرمہ کہتا ہو
 کہ مراد ازواج ہیں بموجب ظاہر تفسیر کے کہ گھر میں جو روین رہتی ہیں لیکن خداری
 اور انس اور ام المؤمنین اہم سلمہ اور عائشہ سب کہتی ہیں کہ یہ آیت بیچ حق علی
 و فاطمہ و حسنین کی ہو اور اگر ازواج مراد ہوتی ہو سبب سکونت بنی کے گھر کی تو
 انتہ خدا تعالیٰ فرماتا لیدہب عنک یعنی صمیر مونت ہو فرماتا یہی بعینہ تفسیر
 مدارک کا۔ واضح ہو کہ یہ عکرمہ وہی غلام ابن عباس کا ہو جس کا ذکر اوپر لکھا گیا
 کہ بموجب رائی خواج کے روایت کرتا تھا اور سوا اسکے مزید کے باپ کے وقت میں
 بہت لوگ اس شتم کے بطمع زر اور مال نیادی کے ایسے ہو معاذ اللہ کہ خلاف
 میں اہلبیت کے روایتیں بناتے تھے۔ کتاب استیعاب ابن عبد البر وغیر کتب
 معتبرہ سنت جماعت اور اکثر کتب شیعہ سے یہ بات ظاہر ہے کہ معاویہ باپ یزید کا

بہت دشمنی اہلبیت سے رکھتا تھا چنانچہ صحیح مسلم اور استیعاب غیرہ اکثر کتابوں
 میں ہے کہ معاویہؓ معاذ اللہ خباب امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب کو مجبوراً
 کرتا تھا اور لوگوں کو کہتا تھا کہ توبہ توبہ یہ بات کرو چنانچہ صحیح مسلم اور سنن ابن
 ماجہ میں سعد وقاص سے روایت ہے سو اس قسم کی حدیثیں جس میں اہلبیت کی کچھ
 عظمت شان لوگوں پر ظاہر ہو اور مثل اور سب لوگوں کی شمار کرو جاوین اکثر
 اسکے وقت میں بنائی گئی ہیں۔ اور خود ابن عباس اس عکرمہ کے اقاس روایت
 ہے کہ یہ آیت خاص بنی و علی و فاطمہ و حسنین کی شان میں نازل ہو چنانچہ شیخ شہاب الدین
 وراث آبادی کتاب ہ باب میں بعد نقل عبارات اکثر تفاسیر اور تفسیر مدارک کے
 کہتے ہیں چنانچہ سب کا یہ ہے کہ لفظ اہلبیت مشترک المعانی تھا یعنی شامل تھا سب اہل
 واطفال جو وہ بیٹے کو اور خاص لوگوں کو مگر سبب تصریح کرتے مصطفیٰ کے معانی
 اس آیت سے قطع ہو گئے اور خاص حق مصطفیٰ و علی و فاطمہ و حسنین میں یہ آیت ہو گئی
 اور آل حقیقہ اور شریعت اور عرف میں اسی کو کہتے ہیں کہ جسکی نسبت رجوع کرے
 طرف صاحب آل کے اور یہ جو آل اہل بیت اور متابعت کو کہتے ہیں یہ مجازاً بولتے ہیں
 جیسے کہ آنحضرتؐ فرمایا امتی انبائی اور یہ جگر گوشہ میں اور یہ سبب ہے کہ آل عبد
 انہیں کو کہتے ہیں بلکہ فیضیت اولاد علی و فاطمہ کے لئے ہے کہ یہ اولاد رسول مقبول
 بموجب احادیث کثیرہ کے ہیں جیسا کہ مطولات میں ہم نے ذکر کیا اور یہ حاصل ہے
 در راوی کافی اور تشریح کا اور اس پر اجماع اور اتفاق عرف ہے چنانچہ یہ آل حسین
 کہلاتے ہیں انتہی ترجمہ وہ باب صحیح مسلم اور جامع الاصول اور صواعق محرقہ میں
 بہت معتبر طریقوں سے تفصیل ہے کہ حصین نے زید بن ارقم صحابی رسول مقبول سے

پوچھا کہ آیا ازواج اہلبیت ہیں انہوں نے کہا کہ نہیں بی بی کہی خاوند کے گھر میں
 ہوتی ہے کہی ماں باپ کو ماں اور نسبت اسکی ماں باپ سے ہوتی ہے بلکہ اگر طلاق
 ہو جاتی ہے تو خاوند سے تعلق بھی نہیں رہتا اصل اور عصبہ یہ اہلبیت ہیں کہ صدقہ انیس
 حرام ہے یعنی علی اور فاطمہ اور حسنین بالجملہ مسند احمد جہل وغیرہ اکثر کتب صحاح سے بعد
 نزول اس آیت کے واضح ہے کہ اکثر آنحضرت نے حسنین کو زانو پر اور جناب شاہ ولایت
 کو اور جناب سیدہ کو بغل میں دھنڑے بائیں طرف بٹھلایا اور آیت پڑھی اور دعا پڑھی
 تاکہ لوگوں کو عظمت دل نشین ہو بلکہ صحیح مسلم سے مشکوٰۃ میں جو بموجب روایت امام الثوری
 حضرت عائشہ کی ہے جو اوپر مذکور ہے وہ روز مبارک کا ذکر ہے کہ اسدن بھی نہیں
 چارون صاحبونکو چادر اوڑھا کے یہ آیت پڑھی اور بھی صحیح مسلم میں سورۃ قاص
 سے ہے کہ جب آیت مبارکہ نازل ہوئی تو پیغمبر خدا نے انہیں چارون صاحبونکو ساتھ
 لیکر فرمایا کہ اللہم ہولاء اہل بیت یعنی یا خدا یہ ہیں اہلبیت میری اور اور روایات
 متعددہ مسند احمد حنبل اور صحیح بخاری اور صحیح نسائی وغیرہ سے واضح ہے کہ اکثر
 جب یہ آیت پیغمبر صاحب کی زبان پر گزری ہے یا لفظ اہلبیت ارشاد فرمایا یا دعا
 ہار شاہ لفظ اہلبیت کی ہے تو انہیں چارون نوری ہسم کو چار میں لیا یا پانچ بٹھلایا
 اور ہاتھ اپنا رکھا ہے شیخ شہاب الدین دولت آبادی رسالہ مناقب میں
 بہت مفصل لکھتا ہے بلکہ شیخ مذکور اور علامہ سے لکھتا ہے کہ یہی وجہ ہے انکی تسمیہ
 آل عبا کی وہ لکھتا ہے آل ہی میں جو آل عبا میں اور مرزا محمد خان قزوینی نے
 میں بتفصیل لکھتا ہے کہ بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کا اجماع ہے کہ آیت تطہیر
 مخصوص ہے پانچ تو کو واسطے یعنی محمد علی و فاطمہ و حسن و حسین ابوعزیز طبرستانی

کہ چنانچہ ولایت اور تمام اولاد امجاد انکے سب بنی ہاشم میں ہیں اور شرح حدیث فقیر
 مقبولہ فریقین میں واضح ہے کہ علیؑ اور حسنؑین اہل الثقلین ہیں تو جو شخص عالم یا جاہل کسی
 فرقہ کا خلاف انکو بیان کرے یا عقیدہ رکھے بے شک وہ مخالف حضرت علیؑ
 اور اہل کی اولاد امجاد کا ہے سنی اور شیعہ سب کے طریقہ میں واضح ہے کہ وہ مخالف
 اہل الثقلین کا ہے یعنی نافرمانی کرنیوالا خدا رسول کا بعضے علماء کو ظاہر جو اہل
 چوں و چرا اور قضیہ دلالی اور سیت و عمل کو کام فرماتی ہیں ناحق متنازع اور جھگڑی
 نفسانی ہیں عیث کا غدر و شتمانی اور وقت عزیز کو اغوا سے شیطانی بیعت
 گنوا تھے ہیں دیکھنا قیامت کو کیسا پچھتا تھے ہیں اہل حق کے نزدیک اسباب ہیں
 استبداد و اصرار اور وجوہات و احتمالات کہ یکہ و دراز کا ظاہر کرنے کمال کوشش
 اور سعی کرنی ہے مخالف میں جناب رسولؐ کے غرض شیعہ صاحب رستی صاحب
 کی اس آیت میں بھی بہت تحریر طوالت کو پہنچی ہے اور متاخرین سنت جماعت نے
 اتباع علماء زمانہ بنی امیہ بحوالہ روایت خوارج عجب عجیب فاضل الضمیر ظاہر کئے ہیں
 اور ناحق مقدمہ اس طوالت کو پہنچا پایا ہے اور مدد انکی سر پہنچول کا محض فضائیت
 اور پرورش سخن ابا و اجداد اور ظاہر میں بیت کو ایک گھر تہ پرانیٹ کی بجائے
 جیسا کہ ظاہر میں ہوتا ہے سپر آپس میں سر پہنچول تو ہیں اور صاف نتیجہ اس سر پہنچول
 کا یہ ہے کہ معاذ اللہ بی بی فاطمہؑ اور حضرت علیؑ اور صاحبزادہ انکی مثل سائر الناس
 سمجھے جاویں اور یہ بیان پیغمبر صاحب کی ایسے بہتر اور شیعہ صاحب کہ یہ
 دوستی آل ظاہر رسولؐ میں ظاہر ہے کہ کیسی کچھ مشہور و معروف ہیں زبان ازی
 میں قصور نہیں منسراتی چونکہ فقیر کو غرض صرف بیان فضائل اہل بیت رسولؐ

اور ہدایت پر ایک جہول و ضلول کے بے شاہد نفسانیت مقصود ہے فقیر کو کسی کی
 عیب جوئی اور زبان درازی سے غرض نہیں سو فقیر الیسا لکھتا ہے جو اہل انصاف
 و ایمان و جان نثار اور دوست قلبی رسول مقبول اور انکی بلبیت کی ہونگی خواہستی
 ہوں خواہ شیعہ وہ البتہ خطاس سے اٹھاوین گے اور ہدایت پاوین گی لیکن یہ شرط
 ہے کہ محبت رسم و آئین جہالت اور عقیدہ اور عادت ضلالت پیشین کو کنارہ کہیں
 اور نظر انصاف و ایمان سے غور فرماوین تو تمام جگہوں پر لاشی محض اور نیامنیام معلوم
 ہووین اول تو لفظی ترجمہ اعتبارت کو دیکھیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے انا میرید اللہ لیزہب
 عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم تطہیر غور کریں کہ صراح للغة وغیرہ کتب لغات میں
 صاف ہے انا کلمہ حصر کا ہے بمعنی الا یرید صیغہ مضارع باب افعال الی الارادة خواہ
 یعنی چاہنا یرید صیغہ مضارع باب افعال سے اذ آب بردن یعنی لیجانا رجس کسیر
 را پلیدی و خشم و عقاب یعنی ہر طرح کا گناہ اور غصہ اور سختی قولہ تعالیٰ و یجعل الرجس
 علی الذین لا یعقلون قال الفرار انہ العقاب العصب اہل بمعنی شخص اور صاحب
 اور لائق اور مالک اور آل اور عیال کے مستعمل ہوتا ہے بیت بمعنی گھر کو یطہرکم یطہر
 صیغہ مضارع باب تفعیل سے کم ضمیر جمع مذکر مخاطب کے تطہیر مصدر ہے یطہر کرنا
 اسکے معنی ہیں پاک کرنا نجاست سے اور حیض سے اور اور چیزوں سے و او
 عیون سے اصل ماخذ اسکا طہر ہے بضم طاء جسکے اصل معنی ہیں پاک ہونا
 حیض سے اور نجاست سے فی الصراح امرأة طاهر من الحيض طاهر من النجاست
 والعیوب چنانچہ صاحب مجمل اللغة احمد بن فارس النخوی لکھتا ہے التطہیر التثنية
 عن الاتم یعنی تطہیر کے معنی ہیں دور رکھنا یعنی پاک رکھنا گناہ سے تو مفسرین نے

اذہابِ رجب کو نظر برمعانی مرقومہ مصرعہ اربابِ نعت نفی گناہ اور عقابِ اور شتم
 کو تفسیر کیا ہے اور تطہیر کو تفسیر کیا ہے اسے شترہ عن الاثم تو اذہابِ جس
 اور تطہیر قریب اور یکساں ہے تو چون کہ بعد اذہابِ جس کے خدائے تعالیٰ
 یہ ظہر کم فرماتا ہے تو گویا تاکید مکرر فرماتا ہے اور پہر اس کے بعد تطہیر فرماتا ہے
 تو کمالِ مبالغہ اور تاکید ظاہر ہے اور ارادہ جنابِ باری کا ان قراینِ موکدہ سے
 صاف ظاہر ہے کہ متحتم ہے نہ معلق اور کلمہ حصر کا صدر میں زیادہ مفید اور موید
 تحتم ارادہ باری تعالیٰ تو معنی اب صاف دوام اور تجدد اور استمرار طہارت کے
 بے شک ثابت اور ظاہر ہیں یعنی یہ اہلبیت ہمیشہ طاہر و مطہر رہیں گے چنانچہ
 احادیث کثیرہ مفسرہ اور موید اسکے ہیں اور فریقین کے ہاں بلا خلاف موجود ہیں
 کہ قریب النشا اللہ فقیر ہی ذکر کرتا ہے منصفِ خیر قطع نظر تمام اور روایات
 اور تحاریر اور تقاریر اہل ظواہر و اہل خفایق و معانی کے اگر صرف لفظی ترجمہ سے
 از روئے انصاف غور کرے تو تطبیق اس آیت کی سوا ان پانچ نوری جہون کی
 کسی اور پر نہیں ہو سکتی اور اہل ظواہر بھی اگر ایک ذرا انصاف کو کام فرمادیں
 تو اس مقام میں بجز ہر سکوت ہونٹوں سے کوئی حرف آشنا نکرین مابہر فطن سوچو
 ہسمین عجب پاکیزہ اور لطیف فصاحت و بلاغت کی باریک رعایتیں جناب
 باری نے رکھیں ہیں جو شخص کچھ ہی علم ظاہر و باطن اور ذہن سلیم اور طبع مستقیم
 رکھتا ہو وہ ان رعایتوں کا اور لطافتوں کا لحاظ رکھے تو کس کس طرح کی کفایت اٹھا
 سکتا ہو غور سے خیال کیا جائے اور گوش دل سے سنا چاہے کہ تطہیر کے معنی
 دیکھہ چکو ہو کہ نجاست سے پاک اور طاہر کرنے کے بھی ہیں لیکن پہر ظاہر ہے کہ یہ

وہاں لئے جاتے ہیں کہ جہاں صرف نجاست ظاہر مراد ہو مثلاً مقام غسل یا وضو وغیرہ
 اور یہاں ظاہر کرنا گناہ ہونے اور تمام عیبوں سے مراد ہے کیونکہ اوپر اس کے اذہاب
 رحیم نے فرمایا ہے اور بالاتفاق اس سے مراد لیجا ہر قسم کے عیوب اور گناہوں کا
 ہے لیکن واسطے صفرا شکنی اہل ظواہر اور خط اوٹھانے اہل حقائق و معانی کے
 سبب تم کے معانی کی تطبیق کلام معجز نظام میں واسطے انہیں پانچون نوری
 جسموں کے ہویدا ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ چونکہ تطہیر کا اصل ماخذ
 طہر ہے تو اگرچہ تطہیر کے معنی بالاتفاق یہاں پاک رکھنے کے گناہ سے ہیں
 لیکن اصل ماخذ کی رعایت معنی ہی بطمانیت اہل ظواہر مراد و ملحوظ رکھئے
 تو یہی نہایت کیفیت تطبیق انہیں پانچون نوری جسموں کے واسطے حاصل
 ہے کیونکہ ان پانچون تنوں میں چار تو اجسام نوری خود صاف مرد ہیں کہ
 انکا ہر حال میں ظاہر ہونا قریب ظاہر ہوتا ہے حدیث سدا ابواب و لیکچر ان
 جسم نوری جو ظاہر ہے کہ عورت مسجودہ ہی حیض سے ظاہر ہیں یعنی یہ سیدہ نشاء
 دو جہان ہیں کہ جبکہ لقب بتول ہے قاموس وغیرہ کتب لغتہ اور تمام کتب
 حدیث و سیرہ سببالاجماع ہویدا ہے کہ یہ مثل عورتوں کے نہیں ہیں یعنی
 حضرت مریم تک کہ جنہوں نے مشورہ نہیں دیکھا یہ رتبہ اور خاصیت نہیں
 رکھتی ہیں جو کہ انکو حق تعالیٰ نے عطا کیا تھا یعنی یہ ہمیشہ علی الدوام و نقصان
 ایام معمولی زنان جہاں اور بعد تولد فرزندوں کے یہی پاک و پاکیزہ تاز و روز
 کر سکتی ہیں یعنی یہ عطاے خدا تعالیٰ سے بموجب اصل ہدائش کی ظاہر ہیں
 حیض سے جو بات کسی پیغمبر بلکہ ہمارے پیغمبر صاحب کے یہی کسی بی بی تک کسی اور

صاحبزادہ کو بھی حاصل نہ ہوتی چنانچہ قول کی وجہ تسمیہ میں علماء لغت اور حدیث نے
 بالاتفاق لکھا ہے کہ یہ لغت ہے سیدہ دو جہان کی کیونکہ اسکی اصل معنی ہر
 جہاں کرنا اور لغت انکی یہ اسیدو اسطے ہے کہ یہ دنیا سے جدا کی گئی تھیں طرف خدا کو
 اور مثل اور عورتوں کے نہ تھیں یعنی حیض و نفاس سے منقطع اور پاک تھیں تو لطیف
 اس آیت کی قطع نظر نقل وایت ہائے شان نزول بموجب لفظی ترجمہ اور لغت کے
 یہی اور درحقیقت یہی انہیں پانچ تنوں کے لئے ہے اور سوائے انکی کسی عورت
 مرد کے لئے نہیں ہے الحق کلام الملوک ملوک الکلام جل جلالہ تعالیٰ شانہ ماہر فطن
 اور خبردار حقیقت و معرفت لطافت اور رعایات اصلی اور حقیقی کو کلام جناب
 باریکو غور اور خیال کرے سوائے آگے چون و چرا اور توجہات رکیکہ و بارہ علماء
 ظاہر کے قابل کان دہرنے کے نہیں اصل اصل ہے اور بناوٹ بناوٹ ہے
 رتبہ شناس اہلبیت کو بے خوف ملامت ملامت کرنیوالوں کے اقوال پر غور و قائل چاہئے
 خیال کرے کہ آیت مذکور میں حق سبحانہ تعالیٰ میت کو بغیر اضافت اور تشید کے
 طرف مضاف الیہ کے فرمایا یعنی یونہی نہیں ہے کہ اہلبیت رسول یا اہلبیت
 بنی یا اہلبیت محمد جیسا کہ اسی آیت سے پہلی کی آیت میں جو خطاب تھا اہبات
 مومنین یعنی ازواج معظمت پیغمبر خدا کی طرف تو فرمایا یا تسار البنی یعنی اے
 بیویوں بنی کی اور اس آیت میں صرف اہلبیت فرمایا یعنی اے اہلبیت اور تفکیک
 فریقین سے کہ اوپر بھی دیکھ چکے ہو یہ بات ظاہر ہے کہ چہ چہ بلکہ بعضوں نے
 لکھا ہے دس مہینے تک پیغمبر صاحب دروازہ پر جناب سیدہ دو جہان کو صبح کو
 وقت فرمایا کہ الصلوٰۃ الصلوٰۃ یا اہل بیت النبوة چنانچہ اوپر مفضل لکھا گیا

اور یہی جامع بین الصحاح الستہ ابو الحسن میں تفصیل ہے اور عبد اللہ بن عمر نے بھی
 ابو الحمرا سے بہت مفصل اس خبر کو لکھا ہے تو معلوم ہوا کہ بیت سے مراد بیت
 بنوہ ہے کیونکہ اہل کعبہ معنی ہیں شخص اور صاحب اور مالک خانہ و مکان اور مالک
 اور لائق کے معنوں میں یہی شامل ہوتا ہے اور بیت کے معنی ہیں گھر کے تو
 اصل اہل یعنی مالک اور صاحب اور لائق خانہ بنوت کا بنی ہوگا اور آل اسکی جو
 گوشت پوست لہو استخوان اس کے ہیں حقیقتہً یہی اور حکماً یہی چنانچہ آیہ بابلہ
 وغیرہ سے مفصل ہو رہا ہے کہ وہ علی و فاطمہ و حسن و حسین ہیں تو اہل بیت سوا
 ان پانچ تنوں کے اور کوئی نہیں ہو سکتا یعنی بنی تو خود مالک بنوت اور باقی یہ
 چاروں نوری جسم ہیں بموجب تفصیل و تفسیر خود ہمارے پیغمبر صاحب کی کہ مجلس صدر
 ظاہر ہے کہ اہل بیت بنوت کر کے چہرہ جینے بلکہ دس مہینے تک انکو ارشاد فرمایا کہ
 اور جب دعا جناب باریعین کی تو اللہم ہولار اہل سیتی اہلین چاروں نوری جسموں کے
 لئے کہا کہو۔ اور اہل تحقیق اور صاحب باطن بیت سے مراد بیت خدا یعنی خانہ خدا
 یعنی مسجد کو کہتے ہیں اور نفس الامر میں یہ بھی معنی متفرع اور چہان میں بیت
 بنوت سو کمالا یحییٰ علی العارف الفطن ماہر فطن بشرح حدیث قدسی کنت کثرہم تحفیا
 کو دیکھتے جو فقیر نے بشرح و بسط پہلی ہدایت میں لکھی ہے تو کیفیت اس رفر کی
 اٹھاوے اور فی الواقع یہ معنی یعنی بیت سے مراد بیت خدا ہے نہایت مطابقت
 کہلاؤ میں حدیث سداً ابواب ہو کہ فریقین کے ہاں بروایات متواترہ ثلاثت ہے
 فضائل خاص مولائی مومنین میں فقیر نے بھی اسکو شرح لکھا ہے مختصراً یہ کہ سب
 لوگوں کے دروازہ مسجد میں سے جسے خانہ خدا کہتے ہیں بموجب فرمان خود

خدا سبحان کی مسدود و موقوف کئے گئے الادار و ازہ جناب شاہ ولایت کا یعنی
 پیغمبر صاحب اور جناب شاہ اولیا اور جناب نبیین کے لئے حکم تھا کہ جناب اور غیر
 جناب یعنی نہانے کی حاجت اور غیر نہانے کی حاجت ظاہری سے مسجد میں نہی
 آوین جاوین چنانچہ حضرت موسیٰ اور انکے نایب حضرت ہارون اور انکو صاحبزادوں
 کے لڑکے سیطرح مسجد میں رہنے کا حکم تھا اور سوا انکے اور کسی کے لئے یہ حکم نہ تھا لکھا صرح
 فی مناقب ابن مغازی شافعی وغیرہ اور جناب سیدہ دو جہان کا حال کتبہ حدیث
 وسیر فریقین سے از بس ہویدا ہے کہ جناب محدودہ ہمیشہ باوصف کتھا مثلی مثل
 معصوم تا کتھا صاحبزادوں کے متین اور وجہ تسمیہ بتول میں حال طہارت ظاہری
 چنانچہ سابق میں مفصل ذکر کیا گیا تو یہ لائق خانہ خدا میں یعنی اس ہر حالت میں ہی
 خانہ خدا کے اہل یعنی لائق ہیں جس حالت میں کہ اور لوگ ممنوع ہیں تو یہ اہل خانہ
 خدا میں اور اہل یعنی صاحب گھر کا ہر شخص گھر میں رہ سکتا ہے تو اطلاق حقیقۃً اہلبیت
 کا سوا ان پانچ تنوں کے کسی کے لئے نہیں ہو سکتا مگر جسکے لئے یہ فرماوین۔

مسند احمد جمیل اور مناقب ابن مغازی شافعی اور مؤدات سید علی ہمدانی اور
 مستدرک حاکم اور جمع بین الصحاح التتہ وغیرہ کتب کثیرہ معتبرہ سنت جماعت
 اور یہی کتب شیخان اہلبیت غرض فریقین کے ہائے واضح ہے کہ فرمایا ہماری

پیغمبر صاحب نے انا و علی ثمن نور واحد الحسن والحسین نوران من نور العالیر
 والفاطمہ الصغیرۃ منی یعنی میں اور علی ایک نور ہیں اور حسن و حسین دو نور ہیں
 پروردگار سے اور فاطمہ زکریا میرے جگر کا ہے اگر ان احادیث کی توثیق اور شرح
 و تفصیل طالب حق کو منظور ہو تو پہلے ہدایت اور ہدایت فضائل خاص ہر ایک

ان نوری جسموں میں دیکھو۔ اے عزیز نفس الامری جو انسان غور کرے تو کوئی
 بشر انکے رتبہ کو نہیں پاسکتا اور انکی کنہہ حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا صرف
 اتنا نکتہ باخبر کو بس ہے وہ غور کرے کہ اگر یہ مثل اول بشرون کے ہوتے تو کیا
 معنی کہ انکی نجاست ظاہری یعنی حالت نہانے کی حاجت کی ہی اور غیر اس کے
 ہی یکسان ہو اور کیا معنی کہ ایک ظاہر میں عورت عورتوں کی صورت تولد تاسل
 سب عورتوں کا سا اور حیض و نفاس اور ازالہ لکارت معدوم۔ اور حال اخلاق
 انکا اور غصہ اور سختی کا کام نفرماتا پہلی ہدایت سمجھا دے تو اے عزیز محض
 نور کبریا اور ظہور قدرت الہی ہیں اذہاب حبس یعنی لیجا ناخشم اور عقاب اور قشقم
 کی پلیدی اور گناہ کا اور پاک رکنا ہر گناہ سے غور کر جو انکو لے صادق ہو سوا
 ان کے کسکے اوپر صادق آتا ہو کون بشر ہے سوا ان کے جسے ابتداء تو لدی
 تا کو بچ کر نیلے اس جہان سے کوئی حرکت خلاف حکم الہی نہیں سرزد ہوئی یا کوئی
 آیت کہی عتاب الہی کی نہیں نازل ہوئی ہو ابتداء سے تولد سے تا خاتمہ کلمہ غیر
 مصطفوی ہو لظاہری ہی نہ آسنا ہوئی اور وقت تولد مرثیم و حوا اور حور بان شتی
 ملائک مقربین کون بشر ہے سوا انکو اور کسکی لئے یہ طہارت ہو کہ فریقین کے
 ہانسی یہ سب ہویدا ہو تو ایسے یا ان جیسا ظاہر اور افضل کسی شہر کو جاننا حقیقت
 میں کتاب خدا اور فرمان رسول مجتبیٰ سے مخالفت کرنی ہے مطابق فریقین کے
 کتب احادیث کی۔ اور بیت سوم مراد خاص بیت اللہ یعنی خانہ کعبہ کہتے تو یہی
 نہایت لطافتیں اور حقیقت ہائے اصل معانی ہویدا ہیں اور یہ ہی چسپاں ہے
 مراد بیت نبوت سے اور مناسبت رکھتی ہیں شروع آیات سورہ توبہ سے

جسے ہویدا ہے کہ جو کوئی ایمان نہ لاوے یعنی شہادت توحید خدا اور پیغمبری محمد
 مصطفیٰ نہ ادا کرے تو خانہ کعبہ میں بخاوی بالجملہ جو کوئی دین محمدی میں نہ داخل ہو اجازت
 دخول خانہ کعبہ کے نہیں اور دین محمد اقرار یگانگت خدا اور پیغمبری محمد
 مصطفیٰ اور مودۃ قریبے یعنی ان اہلسنت کی اور ادا سے صوم و صلوٰۃ حج و
 زکوٰۃ اور جہاد اور درود پیغمبر خدا پر ہے اور جو حکم حضرت نے فرمایا سچ ہے
 اور درود ظاہر ہے کہ بغیر آل کے نا تمام ہے یعنی علی و فاطمہ اور حسنین اس میں
 شامل ہیں چنانچہ تفسیر آیہ ان اللہ و ملائکتہ سے بخوبی واضح ہے غرض دخول
 کعبہ اور اختیار دین پیغمبر خدا کے یعنی ماننے پر اور اطاعت پر ان کو ہے
 اور جب تک دین محمدی کوئی شخص نہ اختیار کرے تو حج خانہ خدا سے ممنوع
 ہے تو دخول خانہ خدا منحصر ہے اجازت مصطفویٰ پر یعنی جناب مصطفویٰ
 اہل یعنی مالک اور صاحب خانہ کعبہ ہوئے اور بموجب احادیث انا و علی من
 نور واحد اور من شجرۃ واحدة اور الفاطمۃ البتہ منی اور الحسن و الحسین
 ریچانتاے فی الدنیا و الآخرۃ اور یا علی انت وارثی اور جسک صبی روحک
 روحی ترکیب حربی اور انی حرب لمن حاربہم و سلم لمن سلمہم وغیرہ احادیث
 نثرہ و متواترہ متفق علیہا کی کہ اپنی اپنی جگہ ہر ایک حدیث باسناد صحیحہ شرح
 کی گئی ہے یہ چار دن تن نفس اور جسم اور روح اور جان اور جگر اور فرزند
 وارث جناب مصطفویٰ ہیں تو جیسے کہ اہل خانہ کعبہ کے ذات پاک مصطفویٰ
 بین ویسے ہی یہ ہوئے کیونکہ یہ نسبت اور خصوصیتیں اور کسی بشر کو اسطرح
 ساتھ پیغمبر خدا کو ظاہر و باطن میں نہیں جو کہ ان اجسام طاہرہ کو ہیں تو یہ

پانچون تن خانہ خدا کی اہل پکار سے گئے اور بعد نزول آیت توبہ کے ایک امر جو پیش آیا اسمین
 عجیب نکتہ اور لطافت اور باریکی ہے تاریخ مراتب الجنان یا فنی اور تاریخ طبری اور
 روضۃ الاحباب جمال الدین محدث اور مدارج النبوت شیخ عبدالحق دہلوی وغیرہ
 اکثر کتب تواریخ معتبرہ سنت جماعت اور کتب شیعہ سے صاف ہویدا ہے کہ حقیقت
 آیات توبہ نازل ہوئیں تو جناب ابوبکر معہ چند اور اصحابوں کے واسطے پہنچانے مضمون
 آیات مذکورہ کے بیت اللہ کو روانہ کئے گئے یہ ابھی تشریف لیگے تھے کہ پروردگار
 عالم نے حضرت جبریل کو اپنی حبیب کے پاس بھیجا وہ فرمان رب العزت لای کہ یا محمد اس
 پیغام کو چاہو کہ تم خود لوگوں کو پہنچاؤ یا کوئی شخص تم میں سے ہو اور تم جیسا چنانچہ
 کتب مذکورہ سے ہویدا ہے کہ جناب شاہ ولایت فوراً خاص ناقہ سواری حضرت
 مصطفوی پر بیت اللہ کو روانہ کئے گئے اور وہ آیتین حضرت ابوبکر سے لیکر آپ
 ابلاغ رسالت کیا کتب مسبوطہ میں فریقین کے ہاں اگرچہ یہ مضمون بہت طمطراق
 سے ہیں لیکن فقیر کو غرض اظہار اصل کہ نہ حقیقت ہے نہ جہگڑہ منازعت نفسانی
 کے اور لطیفہ باریک تراسمین یہ ہے کہ آیات مسطورہ میں یہ بھی مضمون ہے
 کہ بیت اللہ میں کوئی کافر نہ داخل ہو تو عقیل یا خبر اس نکتہ کو دریافت کرے
 کہ منع دخول بیت سے اہل یعنی مالک و مختار بیت کو منراوار ہے چنانچہ وہ ہی لطیفہ
 طور میں آیا اور اسی جگہ سے ہے کہ ام المومنین حضرت ام سلمہ اور حضرت عائشہ
 کو چادر میں آنحضرت نے نہ لیا بلکہ چادر گھسیٹ لی جیسا کہ حدیث صحیح مسلم وغیرہ
 سے بیان کیا گیا اور قطع نظر از مراتب مصرعہ اور چادر اور عبا کے یہاں اطلاق
 اہلبیت میں خاص جناب شاہ ولایت پر ایک اور لطیفہ اور نکتہ ہے یعنی تولد ہی

آپ کا خاص خانہ کعبہ میں ہے اور نام بھی خدا تعالیٰ نے اپنا آپ انکو دیا چنانچہ
 دلائل النبوت اور شرف النبوت مودات سید علی ہمدانی شافعی وغیرہ کتب معتبرہ
 سنت جماعت اور شیعہ سجدگانہ تشریح لکھا گیا ہے تو اہلیت خاص بیت اللہ
 اس طرح بیواسطہ ہی انکو لئے ہے چنانچہ تفصیل اسکی بحوالہ اسناد کتب فریقین ثنائیہ
 ہدایت فضیل علیٰ مدین بیان ہوگی کہ حضرت عیسیٰ پیغمبر کی والدہ معظمہ تک کو
 خانہ کعبہ میں جنے کا حکم نہوا اور انکا تولد وہیں ہوا تو اسنے زیادہ اہلیت کا اطلاق
 واسطے بیت اللہ کے اور کیا ہوگا کہ انکا تولد خاص اندرون بیت اللہ ہے یعنی
 انکانال ہی وہیں گڑا ہے یہ مثل ازبس عموماً اور خصوصاً نہایت مشہور ہے
 کہ جس شخص کو کسی جگہ کی ملکیت و اہلیت کی نسبت دیتے ہیں تو کہتے ہیں
 کیا ہمارا نال بیان گڑا ہے نفس الامر میں جو غور کرو تو اہل بیت اللہ ہونا مولا
 موسیٰ بن علی ابن ابیطالب کا ہم بواسطے پیغمبر صاحب کفایت اور اخوت اور
 ولامادی وغیرہ جمیع مراتب اور ہم بھت تولد بالذات کس خوبی سے چسپان
 کہ انکانال ہی وہاں گڑا ہے اس سے زیادہ بالاتر نکتہ یہ ہے کہ شہادت ہی انکی
 خاص خانہ خلا میں ہے جو صاحبزادوں کے باپ اور بی بی صاحب کے شوہرین جن
 ان پانچوں نوری جسموں کے لئے اہلیت بیت اللہ کس کس لطافت سے واضح
 ہے کہ سبحان اللہ و بجدہ اب عارف خیر اور ماہر فطن نظر بر تمامی مراتب مصر صدر
 بموجب مذاق اور فہمید اہل ظواہر کے یہی یہ نکتہ خیال کیسے کہ اہل خانہ خدا یعنی
 ملائکہ اور مالک اولاد اور بالذات تو ذات بابرکات مصطفویٰ اور مرتضویٰ ہیں
 اور ثانیاً اور بالطبع وہ آل مصطفویٰ جنکی مودت بموجب نفس حضرت رب العزت

کے واجب ہیں یعنی فاطمہ اور حسن اور حسین جب کو چادر اور عبائیں آنحضرت نے لیا اور ہولار اہلبیتی فرمایا ف واضح ہو کہ بعد استنباط مضامین کتب احادیث و تفاسیر فریقین کے ایسا ہویدا ہے کہ جب اطلاق مطلق لفظ اہلبیت کا یا لفظ اہلبیت مضاف طرف بنوت کے ہوتا ہے یعنی مثلاً کہا جائے اہلبیت جیسے کہ اس آیت میں ہے یا کہا جائے اہلبیت بنوت اور قائل اسکے خود پیغمبر صاحب نہون تو یہ پانچوں نوری جسم مراد ہوتی ہیں اور جب لفظ اہلبیت مضاف طرف نام نامی خود پیغمبر صاحب کے ہوتا ہے یا پیغمبر صاحب کے ساتھ اضافت کے طرف پانچ متکلم کے یا بے اضافت ارشاد فرما دیں تو یہ چاروں تن مراد ہوتے ہیں جیسا کہ بموجب تصریحات جامع بین الصحاح الستہ وغیرہ مفصل اور پر لکھا گیا کہ چہ ہینے بلکہ دس ہینے تاکہ ہر روز صبح کو آپ دروازہ پر جناب سیدہ دو جہان کے منہ پر کیا کئے تھے الصلوٰۃ الصلوٰۃ یا اہلبیت النبوۃ اور ان پر عباد اہل کے اور روز مبارک ساتھ لیا تے ہوئے فرمایا ہولار اہلبیتی اور جہان آنحضرت بضمیر جمع متکلم ارشاد فرماتے ہیں یعنی مثلاً فرماتے ہیں انا اہل البیت اذہب اللہ عنا الفواحش کما فی المودات السید علی ہمدانی شافعی اور فرماتے ہیں نحن اہل البیت لا یقاس بنا احد کما فی کتاب انیس المتعبدین عن البیت بن مالک تو اسوقت پانچوں طاہر اجسام مراد ہوتے ہیں اور بیت وہی بیت النبوۃ یا بیت اللہ یا بیت خدا۔ کتب تفاسیر اور احادیث فریقین سے واضح ہے کہ جبوقت تک یہ آیت دانی الہدایتہ نازل ہوئی تو صرف حسین تولد ہو چکے تھے یعنی جبکہ بعد پر نہیں نازل ہوئی تو انکی اولاد میں خبا کہ شامل ہونا اہلبیت

میں کتب احادیث فریقین سے ہویدا ہے اسوقت تک کوئی اور صاحبزادہ انکا
 نہی تولد نہیں ہو چکا تھا شرح حدیث اثنا عشر خلیفہ میں فریقین کی تفاسیر احادیث
 کی کتابوں سی فقیر نے شرح اور مفصل جداگانہ لکھا ہے کیونکہ حضرت مالک بن
 اس بیت کی اور مالک اپنی چیز کو خواہ حقیقتہ ہو خواہ حکماً بے شک اپنی طرف نسبت
 کر سکتا ہو چنانچہ شیخ شہاب الدین دولت آبادی نے وہ باب مناقب میں لکھا ہے
 فی الدرر لما نزلت انما یرید اللہ الایۃ قال صلعم نزل ہذا الایۃ فی علی وفاطمہ الحسن
 والحسین یعنی تفسیر درر میں ہے کہ جب آیہ مذکور نازل ہوئی تو آنحضرت فرمایا
 کہ یہ آیت نازل ہوئی بیچ حق میرے اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنینؑ کے دفی شرف البنوۃ
 قال یقیع الحارث خادم رسول اللہ کان رسول اللہ یجئ عند کل صلوۃ الفجر یصاۃ
 بافاطمہ ثم قال الصلوۃ رحمکم اللہ انما یرید اللہ لیدہب عنکم الرجز اہل البیت و
 یطہرکم تطہیر او قالت العائشۃ وام سلمہ قال رسول اللہ علی وفاطمہ الحسن والحسین
 ہولاء اہل بیتی انتہی خلاصہ معنی یہ کہ شرف البنوۃ میں ہے کہ بقیع حارث خادم
 پیغمبر صاحب کا کہتا ہے کہ پیغمبر صاحب ہر صبح کی نماز کے وقت تشریف لائے
 تھے اور پردہ دروازہ جناب یدہ دو جہان کا پکڑتے تھے اور فرماتے تھے نماز
 کو اٹھو یاد رو پڑ ہو حمت بیجے خدا تملکو جزا میں نیست کہ ارادہ کرتا ہے خدا تاکہ
 لیجاوے تم سے ہر قسم کی پلیدی اے اہل بیت اور حضرت عائشہ اور ام سلمہ
 فرماتی ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا واسطے علیؑ وفاطمہؑ اور حسنینؑ کے یہ ہیں اہل البیت
 میری اور مودات سید علیؑ سیدانی شافعی وغیرہ سے پہلی ہدایت میں وہ حدیث
 مذکور ہوئی ہے کہ فرمایا پیغمبر صاحب نے انا اہل البیت اذہب السد عن الفواحش

تفصیل سی آیت کی ہے اور تفسیر ہے یرید اللہ لیدھب کی۔ ای عزیز قرآن مجمل ہے
 اور قول رسول مفصل ہے یعنی مراد اذہاب جس اور تظہیر سے یہ ہے کہ خدا متعالیٰ
 بر جس اور فحش کو الٹے لیگیا اور پاک کیا انکو اور یہودیا ہے اس جگہ کہ جہاں آنحضرت
 ہم اہلبیت بصیغہ جمع فرماتے ہیں اور وہاں ذکر اذہاب گناہ وغیرہ ہر قسم کی قبایح
 کا ہوتا ہے تو یہی نوری اجسام ساتھ پیغمبر کے مراد ہوتی ہیں اور یہودیا ہے کہ بیت
 وہی بیت مرقومہ مصرعہ صدر ہے اور باقی چون و چرا اور لیت و فعل محض نفسانی و
 ظن شعریں اور جو حدیث کوئی خلاف اُسکے ہو وہ زمان بنی امیہ کی موضوع جانا
 چاہئے کہ اس واسطے کہ فریقین کی کتب معتبرہ سے باتفاق یہ حدیث ثابت ہے کہ پیغمبر
 صاحب خود فرماتے ہیں کہ جو حدیث ہمارے نام سے سنو اسی تطبیق کتاب خدا ہو کہ
 اگر مضمون اُسکا مطابق اُسکے پاؤ تو جانو کہ بے شک ہمارا قول ہے نہیں تو اسی
 صحیح مت جانو بلکہ موضوع جانو اور یہی فرمایا ہے کہ قرآن کلام صامت ہے اور ہم
 اہلبیت کلام ناطق ہیں یعنی جو اجمال و ابہام اور تشابہات اور اطلاق اور تقييد
 اور عموم اور خصوص اور ناسخ و منسوخ اور مجاز اور مرث ترک اور مشکک اور مانند
 اسکے انہیں ہیں قول اہلبیت مفسر اُسکا ہے ای عزیز اسی جگہ سے ہے کہ اہل البیت
 البصر بانی البیت یعنی صاحب خانہ بہتر بصیرت رکھتا ہے اور بہتر جانتا ہے اس
 چیز کو کہ گہر میں ہے یعنی گہر والا گہر کی بات چیت سب چیز کو خوب جانتا ہی ہے نیز قائل
 عارف قطب الدین الفارسی شیرازی شافعی اپنی مکاتیب میں بعد میں قصہ طویل کے
 فرماتے ہیں کہ جناب شاہ ولایت نے فرمایا کہ انا کلام اللہ الناطق و ہذا کلام اللہ الصامت
 تو بے عزیز غور کر ابی سعید خدری اور ابی المحرر وغیرہ صحابی اور راویان معتبر اور بیہوتا

صاحبزادہ کو بھی حاصل نہ تھی چنانچہ قول کی وجہ تسمیہ میں علماء لغت اور حدیث نے
 بالاتفاق لکھا ہے کہ یہ لغت ہے سیدہ دو جہان کی کیونکہ اسکی اصل معنی ہیں
 جدا کرنا اور لغت انکی یہ اسید واسطے ہے کہ یہ دنیا سے جدا کی گئی تھیں طرف خدا کو
 اور مثل اور عورتوں کے نہ تھیں یعنی حیض و نفاس و منقطع اور پاک تھیں تو تطہیر
 اس آیت کی قطع نظر نقل وایت ہائے شان نزول بموجب لفظی ترجمہ اور لغت کے
 یہی اور درحقیقت یہی انہیں پانچ تنوں کے لئے ہے اور سوائے انکی کسی عورت
 مرد کے لئے نہیں ہے الحق کلام الملوک ملوک الکلام حل طالبہ العالم شانہ ماہر فطن
 اور خبر درحقیقت و معرفت لطافت اور رعایات اہلی اور حقیقتی کو کلام جناب
 باریک غور اور خیال کرے سوائے آگے چون و چرا اور توضیحات رکیکہ و بارہ علماء
 طوابع کے قابل کان دہرنے کے نہیں اصل اصل ہے اور بناوٹ بناوٹ ہے
 رتبہ شناس اہلبیت کو بے خوف ملامت ملامت کرنیوالوں کے اقوال پر غور و تاہل چاہئے
 خیال کرے کہ آیت مذکور میں حق سبحانہ تعالیٰ میت کو بغیر اضافت اور تشید کے
 طرف مضاف الیہ کے فرمایا یعنی یون نہیں ہے کہ اہلبیت رسول یا اہلبیت
 بنی یا اہلبیت محمد جیسا کہ اسی آیت سے پہلی کی آیت میں جو خطاب تھا احبات
 المؤمنین یعنی ازواج معظمت پیغمبر خدا کی طرف تو فرمایا یا النساء البنی یعنی اہل
 بیوی بنی کی اور اس آیت میں صرف اہلبیت فرمایا یعنی اسے اہلبیت اور تفکیک
 فریقین سے کہ اوپر بھی دیکھ چکے ہو یہ بات ظاہر ہے کہ پہلے جیسے بلکہ بعضوں نے
 لکھا ہے دس مہینے تک پیغمبر صاحب دروازہ پر خطاب شدہ دو جہان کو صبح کی
 وقت فرمایا کہ الصلوٰۃ الصلوٰۃ یا اہل بیت النبوة چنانچہ اوپر مفصل لکھا گیا

کیونکہ صاف مخالف قرآن اور خلاف اقوال و افعال و رسول منہان ہے جو بجد تو اترو کو
 پہنچے ہیں اکثر علمائے اپنی اپنی طرح اس مقام میں لکھا ہے فقیر اگرچہ اوپر لکھا ہے اپنی
 لیکن چونکہ اس تذکار بطاہرہ کو اور تذکرہ ذکر کو بہترین عبادت بموجب احادیث
 رسول مقبول جانتا ہے اس لئے اکثر و نکی قول کہ ہر ایک میں اپنی طرح کئی نازگی
 اور لذت ہو لکھتا ہے چنانچہ واضح ہو کہ شیخ شہاب الدین دولت آبادی
 نے باب ششم وہ باب میں جو لکھا ہے ترجمہ اسکا یہ ہے انما کلمہ واسطے حصر کے
 ہے اور ثابت کرنے مابعد اور نفی ماسوا اسکے اور تیریدار اودہ سے ہے مراد اسکی
 یہ ہے کہ بے شک ارادہ ہو نیوالا ہے اللہ اسم ذات ہے جو مجتمع ہے جمیع
 صفات کمال کو لہذا یہ لام بمعنی کے ہے اور وہ واسطے حکمتہ کے ہے اور وہ
 حکمتہ ہے ہو نیوالی اس لئے کہ افعال جناب باری محلل یا غراض نہیں ہا اور
 لہذا یہ مذہب مذہب ہے اور واسطے مبالغہ کے اور اسی سے مذہب بھی ہے
 اور یہ ذکر کیا جاتا ہے محل عدم میں اور عن واسطے دوری اور تجاوز کے ہے آدم
 واسطے خطاب کے حیووت کہ بیچ حق مومنو کے ہو تو واسطے کمال لطف کے ہے
 اور حیووت بیچ حق کافرون کے ہو تو واسطے کمال قہر کے اور رحمت عذاب اور
 پلیدی اور گندگی اور جوشے کہ نجس ہو اور آل البیت اسی علی وفاطمہ و انباہما
 اور تخصیص ذکر کی قرآن میں مقتضی ہے تعظیم کی کہ قول ہے اللہ تعالیٰ کا
 اربعہ حرم یعنی چار بزرگ ہیں پہلے کم تطہیر تاکید ہے اولیٰ کی کیونکہ جب جس لگیا
 تو پاک ہوئے پہر جو تطہیر مکرر ہے تو تاکید ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ
 پاک آدمیوں کی ایمان سے ہے اور یہی ہے زاہدہ میں بیان تمام ہوا ترجمہ عربیہ

مقام مقصود کا۔ الحق صدق البذل جلاکہ لا رطب ولا یابس الا فی کتابین
کلام ایزدمنان ہر قسم کے لوگوں کی تشفی اور تسکین دینے والا ہے یعنی اگر اصل حقیقت
بمقتضائے صفائی طہیت اور حقیقت کے بموجب اپنی عقول کے سمجھیں تب ہی
کلام ایزدمنان سے اصل حقیقت ظاہر ہوتی ہے اور جو اہل ظواہر بموجب اپنی
عقول کے سمجھ سکیں تب ہی اصل حقیقت کھل جاتی ہے ورنہ درالقائل درخانہ
اگر کس سے ایک حرف بس ست عنایت الہی شرط ہے اگر منصف یا خبر غور
کرے تو بموجب مذاق اور فہمید اہل ظواہر کے بھی یعنی بیت سے اگر مراد چار دیواری
اور مکانات خشت و گل اور چوب کڑی وغیرہ کہے جاوے تو یہی اصل حقیقت
پوشیدہ نہیں رہتی اور حقیقت خاص اہلبیت طاہرہ خاصان حضرت باریں
کی سیطرہ کا خلل اور خدشہ نہیں آسکتا ہے اور منصف یا خبر حق تلفی اہلبیت میں
کی سیطرہ نہیں خیال کر سکتا کس واسطے کہ حدیث ام المؤمنین حضرت ام سلمہ اور
وائلہ بن اصفع روایات متواترہ متکاثرہ موجودہ کتب فریقین سے یہ بات یقیناً
ہے کہ یہ آیت اسدن نازل ہوئی جب دن کہ پیغمبر صاحب جناب ام المؤمنین
معظمہ منظورہ کے گہرین شریف رکھتے تھے اگرچہ حدیث مسطور بہت طویل ہے
فقیر حرز المطالط طریق اختصار اور خلاصہ لکھتا ہے المختصر یہ کہ ام المؤمنین
حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ علی وفاطمہ اور نبیؐ کے دونوں صاحب زادہ صغیرین
تھے دروازہ پہنچتے سوا سوقت آنحضرت نے مجھ کو حکم دیا کہ تم ٹکڑے ہو و
دروازہ پر جاؤ اور میری اہلبیت کو میری پاس بھیج دو مسند احمد صبل میں ہے
نبیؐ روایت ہے کہ ام المؤمنین ام سلمہ فرماتی ہیں کہ میں دروازہ پر نماز پڑھتی تھی

الغرض دونو صاحبزادہ اور جناب شاہ ولایت اور جناب سیدہ دو جہان حضور
آنحضرت میں حاضر ہوئے آپ نے صاحبزادہ کو نعلین میں لے لیا اور چومتے تھو
دونو صاحبزادہ کو۔ اور ایک ہاتھ گلے میں حضرت علیؑ کے ڈال دیا اور ایک ہاتھ
گلے میں جناب سیدہ دو جہان کے اور چومتے تھے پیشانی جناب سیدہ دو جہان کی
عرض آگے پیچھے بہایا ان چاروں صاحبزادہ کو اور اپنی مہائے مبارک یا چادر علیؑ
اختلاف الروایات ان چاروں نوری جسموں کو اوڑھا کر یہ فرمایا اللہم الیک لا
الی النار انا و اہلبیتی یعنی یا بار خدا یا طرف تیری نہ طرف آگ کے اور میں اہلبیت
میری اور بموجب ایک روایت کے فرمایا اللہم انا ہولاء آل محمد فاجعل صلواتک
برکاتک علی محمد و علی آل محمد انک حمید مجید یعنی اے بار خدا یا یہ میں آل محمد کی گزرا
تو درود اور رحمت اپنی اور برکتیں اپنی اوپر محمد اور آل محمد کی تحقیق تو حمد کیا گیا ہو
بزرگ بموجب ایک روایت کے فرمایا اللہم ہولاء اہل الہم ہولاء الحق یعنی یا بار خدا یا میں
اہلبیت میری یا بار خدا یا یہ میں حقدار اور بموجب ایک روایت کے فرمایا اللہم
ہولاء اہلبیتی یعنی اے بار خدا یا یہ میں اہلبیت میری اور بالجملة معلوم ہوتا ہے کہ
اُس دن اُس وقت یہ آیت وافی الہدایت نازل ہوئی تھی کہ یہ کلمات آپ
فواتے تھے اور یہ آیت آپ تلاوت کرتے تھے انما یرید اللہ لیزہب عنکم الرجس
اہل البیت ویطہرکم تطہیراً۔ جناب امام المؤمنین فواتے ہیں کہ مینی مدد و اندہ پر سے
انکو چاہا کہ چادر کا کونہ اٹھا کر داخل اس چادر کے ہو ورنہ آپ فرمایا کہ تم مت داخل ہونا
ان کے مینے عرض کی کہ یا حضرت کیا میں نہیں ہوں اہلبیت تمہاری ارشاد
کیا کہ تم بی بی ہو میری البتہ تم ہی نیکی پر ہو اہلبیت میری یہ میں یعنی داخل اس

اور تفسیرات خود پیغمبر صاحب کی اور اجماع تمام نبی ہاشم اور اہلبیت کا اور گواہین
 اہبات مومنین کی جو کہ مفصل مذکور ہیں علاوہ اسکے۔ غرض فقیر کی مناد الکسیر
 شائن اہبات مومنین نہیں بلکہ غرض فقیر کی اظہار فضائل اہل بیت حقیقی اور اہل
 کا ہے اس آیت میں سوا ان پانچوں نوری جسموں کے غیر کو تصور کرنا کسر شان
 بلکہ غضب حقیقت انکی ہے فضائل اہبات مومنین علاوہ اسکے اور اپنی جگہ گور
 ہیں مثلاً وہ بموجب حکم پاک پروردگار کے اہبات مومنین پکاری گئیں کیا
 طلاق دینے پر پیغمبر صاحب کے کیا بعد وفات حضرت کو ہر حال میں اور وہاں پر
 نکاح ہی السنہ حرام ہے لیکن ان نوری جسموں اور حقیقی اہلبیت سے کیا اہت
 مومنین اور کیا غیر ان کے کوئی بشر کیا ذات میں اور کیا صفات میں کوئی لگا
 نہیں کہا سکتا چنانچہ حدیث لایقاس بنا احد یعنی فرمایا آنحضرت نے کہ نہیں
 قیاس کیا جاتا کوئی شخص اوپر ہمارے چنانچہ مفصل اوپر ذکر کیا گیا کہ یہ کلمہ نسبت
 انہیں پانچوں نوری جسموں کے فرمایا شاید عادل قول فقیر ہے اور نزول آیات
 عتاب اور صدور مناکر و مناسبت ہے انکی اغیار کا تا بعضی اہبات مومنین اور اکثر
 صحابہ کبار مشہور مقربین تک بھی بسا اوقات از بس ہویدا ہے اور عزیز تو تو
 میں میں نفسانی اور متازعات و سادس شیطانی میں پڑنا محض خانہ ایمان کو
 برباد دینا اور اینٹ کا گھر مٹی کرنا ہے غور چاہئے کہ علم الہی میں موجود تھا کہ ہمارے
 مخلوقات میں اسرفات و صفات کے لوگ بھی پیدا ہونگے کہ وہ ایسے پیارے
 پیغمبر کی خاص عترت و اہلبیت طاہرہ کی حقیقت فضائل خاصہ میں امتی اسکی ہو کہ
 تصور کر میں گے تو اسنے سب قسم کے لوگوں کی صفرا شکنی اور تشفی کے واسطے

کوئی دقیقہ اور درجہ باقی نہ پوڑا تاکہ کسی کو چون و چرا اور لیت و لعل کی گنجائش
 نہ ہو۔ من لم یعمل التذلل لوراء فماله من نور بالجملہ نظر بر مصراحت صدر اگر گھیری
 اینٹ مٹی کا خیال کیا جاوے تو یہی واضح ہوا کہ وہ اس وقت کا گہر خاص ہو گیا۔ بین
 یہ پانچون نوری جسم اس وقت تشریف رکھتے تھے اور آیت نازل ہوئی تو آیت
 نسبت ان خمسہ موجودہ کے نازل ہوئی یعنی یہ معنی ہوئی کہ اسے جو لوگ اس وقت
 اس گھر میں ہو اور وہ یہی پانچون نوری جسم تھے بلکہ حضرت ام سلمہ کے خاص
 گہر انکا تہادروازہ پر تشریف رکھتی تھیں وقت تلاوت کرنے آنحضرت کے
 اس آیت کو حجرہ کے اندر تشریف لے گئیں اور چادر کا کونہ اٹھایا۔ اہل ظاہر
 دیکھ لیں اوپر یہی ذکر ہو چکا ہے کہ اضافت بیت یعنی گھر کی طرف نام نامی
 بنی کا اس جگہ نہیں ہے کہ وہ اہلبیت ازواج بنی کو تصور کر کے انکی طرف خطاب
 اہلبیت خیال کر سکیں جیسا کہ اسی آیت کے سابق جو آیت کہ خاص ازواج عظمہ
 کے حق میں ہے صاف اضافت نسار کی طرف نام نامی آنحضرت موجود ہے
 یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے یا نساء البنی اور بہت ظاہریات ہے کہ ضمیر خطاب
 یہی جمع مذکر کی ہے سب کوئی جانتا ہے کہ ازواج معظمت بنی کی مذکر نہیں اور
 یہ یہی اہل ظواہر نہیں کہہ سکتے کہ خالصین چند اشخاص مذکر میں چند مونث تاکہ
 احتمال تغلیب کافی ہو اگر ایک مونث اور چند مذکر ہوتی تو یہی احتمال اہل ظواہر قابل
 کان دہرفی کہے ہوتا اور قطع نظر ان باتوں کے اگر کوئی بسبب عبادت طبع اور
 وساوس طمع و ہوا نفس محبت دین و اقوال اسلاف اپنی کے بالعرض والتقدیر
 ضراحتہ انکار بدایتہ کا کرے اور تحکماً یہاں اہلبیت کو اہلبیت بنی الہامی خانہ

ظاہر سے تو یہی ظاہر ہے کہ معنی نہایت بے ربط بلکہ خبط ہو جاتی ہیں کیونکہ اہل بنی
خانہ بنی کی طرف خطاب ہوگا تو پھر ظاہر ہے کہ بنی خود پنجو اس خطاب کے داخل نہیں
ہو سکتے کیونکہ کیا عرب کیا عجم کیا ہندی کیا کسی زبان والا ہو سب کو ہی جانتا ہے
کہ مثلاً جب کوئی شخص کہے کہ اے بنی کی بیوی تو خطاب اُن بیبیوں کی طرف ہوگا
نہ بنی کی طرف تو چاہئے کہ بنی شامل اس خطاب میں نہوں تو اس فضیلت اذہاب
رحس اور تلمیذ میں بھی بنی معاذ اللہ معاذ اللہ بموجب تجویز رائی اہل ظواہر کو دخل
نہوں اور یہ بات بھی سب مسلمانوں کو ہاں باطل ہے بلکہ کتب فریقین کی احادیث
متواترہ و متکاثرہ سی ہویدا ہے کہ پیغمبر صاحب خود بھی اس آیت میں شامل ہیں
اور چار نوری جسم علی وفاطمہ اور حسنین اور اگر بغرض و تقدیر اقوال منکرین ہدایت
بموجب عقیدہ اور ظن فاسد مکذبین احادیث متواترہ خاتم الرسالہ کے اہلبیت
سے تمام رہنما والے بیت بنی کے مراد لئے جائیں تو کچھ تخصیص صرف ازواج معظمت
بنی یا اولاد بنی یا اقربا بنی کی نہیں ظاہر ہوتی بلکہ جو رہنے والے بنی کے گھر کے ہوں
خواہ بی بی خواہ بیٹے خواہ لے پالک خواہ لونڈی خواہ غلام سب شامل ہوتے ہیں
کیونکہ لفظ اہلبیت اہل ظواہر پر بھی ظاہر ہے کہ عام ہے تو معنی یوں ہونگے کہ خدا تعالیٰ
ارادہ کرتا ہے کہ لیجاوے سب قسم کے گناہ اور عیوب تم کو اے بنی کے گھر کے رہنما
یعنی جو لوگ بنی کے گھر میں رہتے ہو یعنی کیا بی بی کیا لونڈی کیا غلام کیا نوکر کیا چاکر
غرض جو پیغمبر کے گھر میں رہتے ہوں وہ اذہاب رحس اور تلمیذ میں سب یکساں ہوں
یعنی ہر قسم کے گناہ سے ظاہر نہوں اور یہ بات بالاتفاق کیا سنی کیا شیعہ سب
مسلمانوں کو نزدیک محض باطل ہے کیونکہ تفسیر زاہدی اور مدارک وغیرہ تفاسیر کثیرہ

اور کتب صحاح احادیث اہل سنت جماعت اور کتب تفاسیر و حدیث شیعہ اور سب کے
 ہائیتی ہویدا ہے کہ بعد نزول اس آیت کے خاص بعض بعض اصحاب کبار اور اہمات مہین
 سے خاص حالت حیات آنحضرت میں اکثر ایسی باتیں خلاف حکم خدا و رسول کے
 اس قسم کی صادر ہوئیں کہ آیات عتاب اونکے لئے بار بار نازل ہوئیں اور بعد وفات آنحضرت
 کے بھی ایسی باتیں اکثر و کثرت واقع ہوئیں کہ وہ بالصراحتہ خلاف حکم خدا و رسول میں
 چونکہ فقیر کو غرض تفصیل بیان مثال اور معایب سے نہیں اسلئے تشریح اور تشریح
 ایسی باتوں کی خلاف مقصود عقیدہ جانتا ہے لیکن حسب ضرورت بطریق بیان
 واقع نظر بر ابطال مساوات اہلبیت طاہرہ اور انکی اغیار کی یہ مقصود اظہار فضائل
 اہلبیت طاہرہ اصلی اور حقیقی کے مناسب مقام اور ضروری اصل مہام مختصراً
 اور مجملہ مجبور لکھ دیتا ہے۔ تفسیر زاہدی وغیرہ کتب سنت جماعت سے یہ تفسیر
 آیہ وقد صنعت قلوبکم اکی ہویدا ہے کہ یہ آیت سچ حق جناب ام المؤمنین حضرت
 عائشہ اور حضرت حفصہ کے نازل ہوئی جو وقت کہ ان دونوں ام المؤمنین نے
 خلاف فرمان رسول منان آنحضرت کے بہید کی باتیں افشا کرین تو خدا تعالیٰ
 نے پیغمبر صاحب کو خبر دی اور اس آیت سے ان دونوں بیبیوں کے حق میں
 خطاب عتاب فرمایا یعنی اے بی بی عائشہ اور اے بی بی حفصہ تحقیق قلب تمہاری
 توار راہ خدا حق سے منحرف ہو گئے یعنی پہر گئے اور ابتدا اس قصہ کی جمال الدین
 محدث نے دفتر اول روضۃ الاحباب میں اور محقق دہلوی شیخ عبدالحق صاحب
 مذاہج اور عبدالبصاحب استیعاب غیر ہم نے جو بہت تفصیل سے لکھی ہے خلاصہ
 سب کا یہ ہے کہ پیغمبر صاحب بہد کو بہت بر غثبت تناول فرماتے تھے اور ام المؤمنین

زینب بنت جحش اکثر حضرت کے لئے واسطے رضا جوئی آنحضرت کے شہر و گھر
 چھوڑتی تھیں تو حضرت کو بسبب اس کام کے اُن کے پاس زیادہ دیر گنتی مہینہ
 ان دونوں ائمہ المؤمنین نے آپس میں موافقت کر کے یہ بات بنائی کہ معاذ اللہ معاذا اللہ
 ہم دونوں میں سے جس کے پاس پیغمبر صاحب تشریف لاوین تو ہر ایک کہوے کہ یا
 حضرت آپ کو دین مبارک سے معافی رکھی ہو آتی ہے کہ جسکی بو کو کرہنگہ کسی ہوتی ہے
 چونکہ اُسکی بو بہت مکروہ طبع ہوتی ہے اور پیغمبر صاحب ایسی بو سے پرہیز کرتے ہیں
 تو آپ اُنکی پاس کا جانا چھوڑ دینے غرض انہوں نے بموجب اپنی مشورہ کے کام
 فرمایا اور انجام کار پیغمبر صاحب نے جو کچھ بطور ازکی فرمایا اسکو افشا کر دیا تیس آیت
 عتاب نازل ہوئی چنانچہ عبارت جمال الدین محدث دفتر اول روضۃ الاحباب کے
 کہ فارسی بہت صاف ہے بعینہ اس مقام کے لکھی جاتی ہے کہ واقعہ سال نہم
 از ہجرت میں ہے غسل برائے زینت جحش بہ بدیہ آوردہ بودند و وہے برائے
 آن سرور نگاہ داشتہ بود چہ غسل برادوست میداشت و چون حضرت بہ نزد
 او می رفت شربت غسل برآوی میکرد و بنا برآنکہ غسل دیر آب میشوید زیادہ بہرہ
 در خانہ او توقفی واقع میشد عائشہ گوید من و حفصہ باہم موافقت نمودہ بایکدیگر
 گفتیم کہ حضرت بر ہر کدام از ما کہ در آید بایک کہ بگوید از تو بوسے معافی می شنویم مگر
 معافی خوردہ و معافی جمع معفور است و معفور صمغ درخت عرط است و عرط درختی است از قسم انگو
 کہ را یکہ کریدارد و حال آنکہ حضرت از چیز ہائے کہ بوسی بد داشت محترزمے بود کہ چہ بلاملایکہ
 در گفت و شنید بود و ایشان از رواج جنبۃ متاذی می شنوند چنانچہ بنی آدم
 متاذی مے شنوند القصہ حضرت بریکے از ایشان در آمد و بے آن سخن را چنانچہ

مقرر بود گفت حضرت فرمود معافیر نخورده ام بلکه شربت غسل آشفامیده ام پیش
 زینب بنت جحش آن زن گفت جرست تخلیۃ العرفط یعنی چریده است زینب
 این غسل در درخت عرفط فرمود چون چنین است دیگر هرگز از آن غسل نیاشام
 و روایتی آنکه فرمود سوگند خوردم که از آن غسل نیاشامم ولیکن این سخن را با
 بیچ کس گوئے آن زن قبول نمود فاما بقول خویش و فائز کرده بان دیگرے گفت
 جبرئیل آمد و آیت آورد انتہی کلامہ۔ اور احادیث صحیحہ میں ظاہر ہے کہ بسبب الکونین
 ماریہ قطیبہ کی پیغمبر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئی کہ حضرت حفصہ بہت خفا
 ہوئیں اور آخر خود ہی اور حضرت عائشہ ہی مرکب خلاف فرمان رسول مقبول
 اور مورد عتاب الہی ہوئیں چنانچہ صحیح مسلم وغیرہ کتب احادیث اور تفسیر زہری
 سے ہویدا ہے عبارت دفتر اول روضۃ الاصباب اس مقام کے یہی حفاظ اللطافت
 لکھی جاتی ہے یہ عبارت بھی عبارتہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قریب ہر سید عالم درخانہ حفصہ
 بود و سے باذن آن سرور بیدین پرورد خانہ برون رفت حضرت فرستاد و
 کنیزک سرتیہ خود را ماریہ قطیبہ بانجا طلیہ و ریادے صحبت داشت چون حفصہ
 مراجعت نمود دید کہ در حجرہ و سائبہ است لخط توقف کرد آن سرور درخانہ
 را کشاد و بیرون آمد حفصہ کہ یہ آغاز کرد با حضرت معاتبہ نمود و روایتے آنکہ
 گفت یا رسول اللہ درخانہ من در فراش من با کنیزک صحبت میداری و روایتی
 آنکہ گفت ارمیان ازواج اینکار بہ نسبت با من بجائے آرے پیغمبر گفت
 راضی نیستی کہ اورا بر خود حرام گزاشتم گفت ہستم پس فرمود کہ اورا بر خود حرام گزاشتم
 حفصہ گفت چگونہ حرام می سازی بر خود پیغمبرے کہ خداوند تعالیٰ بر تو طلال گردانید

فرمود کہ بخدا سوگند کہ بوسے نزدیکی نہ کنم و لیکن این سخن نزد تو امانت باشد یا بد کہ با
 یحیٰس بن یحویٰ حفصہ قبول نمود و چون حضرت برون رفت دیوار یکہ میانہ او و عائشہ
 بود بدست خویش ہر دو تا عائشہ واقف شد و بیاید و حفصہ آن سخن را باوے گفت
 و روایت آنکہ حفصہ سنانہ عائشہ دفت و گفت بشارت باد ترا کہ حضرت کنیزک قسطیہ
 خود را بر خویش تن حرام ساخت و از و خلاص شیم و چون عائشہ بانحضرت ملاقات
 نمود بر سہیل تعریض گفت یا رسول اللہ روزِ نوبت من با کنیزک یعنی ماریہ صحبت دار تا
 باقی روز با مرزبان ترا سالم ماند جبریل آمد و آیات او ایل سورہ تحریم آورد چنانچہ سالتا
 مذکور شد آن سرور حفصہ را فرمود گفتہ بودم کہ یحیٰس را خبر دار کنی روا باشد کہ این
 سرافا ش کردی گفت ترا کہ خبر دار گردانیدہ فرمود خداوند انار بار یک بین مرا خبر او
 چنانچہ آیت کریمہ **وَ اِذَا سَأَلَ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَشْرَافِهِ حَدِیْثًا فَلَمَّا نَبَاَتْ بِہِ**
وَ اَظْہَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْہِ عَرَفَ بَعْضَہٗ وَ اَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَاَ ہَا بِہِ قَالَتْ مَنَ
اَنْبَاکَ ہَذَا قَالَ نَبَاَنِ الْعَلِیْمِ الْخَبِیْرِ اِنْ تَتَوْبَا اِلَی اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُکُمَا
وَ اِنْ تَظَاهَرَا عَلَیْہِ فَاِنَّ اللّٰہَ ہُوَ مُوَلِّیْہُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمَلَائِکَۃُ
یَعْتَذِرُ لَکَ ظَلِیْرُ اَزَانِ خَبَرِ مِیْدِہ تمام ہوا کلام صاحب روضۃ الاحباب کا او معنی
 تمام آیت مذکورہ کے یہ ہیں جبوقت بہید کہا بنی نے طرف بعض بیویں اپنی سے
 یعنی بہید کی طرح سے بات کہی پس ظاہر کر دیا اُس بی بی نے اُس اور ظاہر کیا خدا
 اس بات کو او پر پیغمبر کے توجہ یا پیغمبر نے بعضے بات کو اور روگردانی کی بعض
 پس جبکہ خبر دار کیا پیغمبر نے اُس بی بی کو ساتھ اُس افشا کرنے کو کہنے لگے
 جتنا ہی تجہ کو یہ بات پیغمبر صاحب نے کہا جتنا یا نہ کہ جو جاننے والے خبر دار نے یعنی

خدا متعالیٰ نے اگر توبہ کرو تم دونوں طرف خدا تعالیٰ کے پس تحقیق خوار اور برگشتہ ہو گئی
 غالب تمہاری اور اگر مدد کرو تم دونوں پر اسی ارادہ کی پس تحقیق اللہ تعالیٰ وہ یار و
 مددگار ہے اسکا اور جبریل اور صالح المؤمنین اسکے یار و مددگار ہیں اور تمام فرشتے
 بعد اسکے مددگار ہیں پیغمبر صاحب کے۔ واضح ہو کہ تفسیر کو آشی اور کتاب طلیۃ الاولیاء
 حافظ ابوالفتح اصفہانی ہونے پر کتب علماء سنت جماعت میں اور تمام کتب تفاسیر
 شیعہ میں ہے کہ مراد صالح المؤمنین ہی امیر المؤمنین علی ابیطالب ہیں۔ اور تفسیر زیدی
 میں بھی ہے وَأَنَّ لِقَاءَ هَذَا إِي تَتَّاعُونََا حَفْصَةَ وَعَالِيشَةَ فِي مَحْصِيَةِ الرُّسُولِ إِيذَائِهِ
 یعنی اگر آپس میں مددگاری کریں عایشہ اور حفصہ بیچ نافرمانی رسول کی اور اذیت دینی
 اسکے تو تحقیق خدا متعالیٰ حافظ و ناصر اسکا ہے اور جبریل اور علی اور ملائکہ اور علی العیاض
 قصہ ایلا یعنی مسمیٰ کہانا پیغمبر صاحب کا کہ ایک مہینے تک سی ام المؤمنین کے گھر تشریف
 نہ لیکے بلکہ ام المؤمنین جناب حفصہ کو ایک دفعہ طلاق تک دیدی اور جب حضرت عمر باپ
 انکو پیغمبر صاحب کے سامنے بہت روئے تب حضرت زرجوع فرمائی اور آیتہ یا ایہا البنی

قُلْ لَّا زَوَاجَ لَکُمْ إِن کُنْتُمْ تَرْضَوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَرِیْثَتَهَا فَمَّا لَیْنٌ اِمْتَحَنَ وَاَسْرَحَنَ ہر اچا
 جمیل نازل ہوئی یعنی اسے پیغمبر اپنی بیویوں کو کہو کہ اگر تم چاہتی ہو زندگانی دنیا کی اور
 زینت اٹھکی یعنی عیش و آرائش دنیا تو آؤ کہ فائدہ دون تمکو اور رخصت کروں میں
 تمکو یعنی طلاق دیدوں۔ اور علامہ اسکے یہ آیت عتاب بھی ازواج معظمہ کی شان میں
 ہے عسے ریتہ ان طلقن ان یبدلہ ازواجاً خیراً منکم مسلمات مومنات قانتات
 قانتات عابدات ساجدات ثیبات واکبار یعنی نزدیک ہو کہ اگر طلاق دے پیغمبر
 تمکو تو پھر وگرا اسکا بد لادلو سے اسکو جو روین بہتر سے مسلمانیاں ایمان الیاب

فرمان برداری کرنیوالیان تو بہ کرنیوالیان عبادت کرنیوالیان اور چلنے والیان
طاعت خدا اور رسول میں پیوائیں اور کواریان خلاصہ یہ کہ ان سب سے بہترین بیان
خدا تعالیٰ اور اپنی پیغمبر کو دیو لگا اور علاوہ اسکے جو آیات کتاب انکو حق میں نازل
ہوئی ہیں اور قصص مفصل انکو کتب تفاسیر و توارخ فریقین میں لکھے ہیں بہت طویل
طویل ہیں فقیر کو تفصیل بیان ایسی باتوں کی اور تطویل مقصود نہیں مگر خلاصہ طلب
تمام کتب مذکورۃ الصدر سے ہویدا ہے کہ اصل بنابر اس قدر عتاب اور خطاب
کی بیشتر یہ دو نوام المؤمنین رہی ہیں کہ ان کے لئے خطاب خاص بصیغہ تشبیہ یعنی
صرف دو نو صاحبہ کیواسطے آیہ و ان شتوا بامین ظاہر ہے بالجملہ یہ باتیں تو حال
حیات آنحضرت کی ہیں اور بعد وفات آنحضرت کے بھی جو کچھ پیش آیا کتب تفاسیر
و توارخ فریقین سے ہویدا ہے کہ اسی آیہ تطہیر سے پہلی کی آیت میں خدا تعالیٰ

تمامی ازواج بنی کی حق میں فرماتا ہے و قرن فی بیوتکم و لا تبرجن تبرج الجاہلیۃ الاولی
و اقمن الصلوٰۃ و اتین الزکوٰۃ و اطعن الصدور سولہ یعنی بیٹھو تم بیچ گھروں اپنی کے
اور نہ آراستہ اور تیار کرو تم اپنی تین آراستہ اور تیار کرنے جاہلیتہ پہلی کا یعنی جیسا
کہ حضرت ادریش اور حضرت نوح کے درمیان کے وقت میں عورتیں کرتی تھیں اور
بعضے تفسیرون میں حضرت داؤد کا بعض میں حضرت ابراہیم کا وقت لکھا ہے اور حضرت
موسیٰ کی بی بی صفوانام لڑائی پر چڑھ کر حضرت یوشع بن نون وصی موسیٰ سے جدال
اور قتال کے ساتھ پیش آئیں یہ ہیں جاہلیت اولیٰ کی باتیں اور قایم رکھو نماز کو
اور دو تم زکوٰۃ اور فرمان برداری کرو تم خدا کی اور رسول اسکے کی۔ واضح ہو کہ ساری
باتوں کی بعد پر اطاعت خدا اور رسول کی خدا تعالیٰ تاکید فرماتا ہے یعنی وہ جتنی حکم اور

گزرے سب بموجب حکم خدا ہی کے ہیں لیکن ظاہر ہے کہ باوصف ادا کرنے اُن
تمام حکموں کے سوا اسکے پر جو خدا و رسول اُسکا فرمان دیوے اُسکا بجا لانا بھی
واجب ہے اور جو نماز روزہ عبادت بہت کچھ باتیں ہر ممتہ الصدر عمل میں آوین اور
سوا انکو نافرمانی پیغمبر صاحب کی معاذ اللہ عمل میں آوے تو ہر مرتکب نافرمانی کا وہی
حال ہے جیسے کہ نافرمان کا ہوتا ہے۔ کتب فریقین سے ظاہر ہے کہ حضرت علیؓ
کی تابعداری اور محبت کو کسب کیو پیغمبر صاحب نے بہت تاکید کی ہوئی تھی
خصوصاً ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سب سے زیادہ اور بہتر یہ بات جانتی تھیں کیونکہ
یہ بہت صغیر سن سے پیغمبر صاحب کو پاس تھیں اور بہت نزدیکی رکھتی تھیں بارہا
پیغمبر صاحبؐ سے چلی تھی کہ لڑائی علیؓ کی لڑائی پیغمبر صاحب کی ہے اور آئیے مباہلہ
میں سن چکین تھیں دیکھ چکین تھیں کہ علی بموجب حکم خدا امتعائے کے نفس رسول
ہیں اور وقت مباہلہ انکو ساتھ پیغمبر کے دیکھا خطاب اہل بیت میں پیغمبر صاحب کی
زبانی سنا چنانچہ صحیح مسلم اور کشاف میں خود اُنہی حدیث موجود ہے کہ سابقاً ذکر ہوئی
اور بارہا سنا کہ فرمایا پیغمبر صاحبؐ نے یا علیؓ لا تبغضک الا منافق یعنی یا علیؓ تمہیں
بعض رکھنہ کا تجھ سے کوئی شخص مگر منافق چنانچہ مستدرک حاکم اور معجم کبیر طبرانی اور
صواعق مخرقہ ابن حجر وغیرہ کتب سنت جماعت میں اور شیعہ سیکے ہاں بالاتفاق یہ
سب کچھ تفصیل ہے چنانچہ خاص فضائل علیؓ میں خاص انہیں کے مرویات یا بسائند
معتبرہ کتب صحیح سے ہدایت فضائل مولائے مومنین میں انشاء اللہ تعالیٰ قریب
دیکھو گے۔ کتاب تمام النعمت کتاب معتبر سنت جماعت میں ہے کہ جاہلیۃ الاولیٰ
خروج زن موسیٰ کہ نام انکا صغور ہے واسطے جنگ یوشع بن نون کے ہے بعزات

موسیٰ کے اور جاہلیہ آخری خروج ام المومنین حضرت عائشہ کا ہوا اسلئے جنگ حضرت
 امیر المومنین علی ابن ابیطالب کے بعد انتقال حضرت رسالت پناہ کو۔ عبداللہ بن
 مسعود سے ایک بڑی حدیث وہ لکھتا ہے جس سے ہویدا ہے کہ فرمایا پیغمبر صاحب
 نے کہ یوشع بن نون حضرت موسیٰ کے وصی نے بعد وفات حضرت موسیٰ کو تیس
 برس زندگانی کے سو صفو اور خیر حضرت شعیبؑ نے بی بی تہی حضرت موسیٰ کو خروج
 کیا اور یوشع سے کہا کہ میں اولیٰ اور حقدار ہوں امر و صایتہ میں اور اسوا اسلئے
 مقابلہ ہوا اور حضرت یوشع نے فتح پائی انکی لشکر کو قتل کیا اور انکو قید کیا
 بعد اس کے پیغمبر صاحب نے فرمایا کہ عائشہ بی بی بیٹی حضرت ابوبکرؓ کی قریب
 کہ امیر المومنین علیؓ پر خروج کر گئی اور وہ مثل یوشع کی اسکی لشکر کو قتل اور انکو
 قید کر نیگے اور ہی استیاب ابن عبدالبر اور مدارج النبوة شیخ عبدالحق دہلوی وغیرہ
 کتب صحاح سنت جماعت اور کتب شیعہ میں بہ تواتر ہے کہ بی بی عائشہ کو تباکید
 پیغمبر صاحب فرمایا کہو ہیں کہ خبردار پر ہیز رکھنا تو نہ ہو وہ بی بی میری جو کہ علیؓ سے
 مگر با این ہمہ تاریخ طبری ابن جریر میں کہ عربی ہے لکھتا ہے حال میں ان بی بی
 صاحبہ کے لاقدّر علی ان تذکرہ بخیر یعنی قادر نہ تھیں بی بی عائشہ کہ ذکر کرین علیؓ
 کا ساتھ نیکی کے اور فتح الباری وغیرہ شرح و صحیح بخاری میں ہے کہ لا تطیب نفساً
 ان تذکرہ بخیر یعنی خوش نہیں ہوتیں تھیں بی بی عائشہ کہ ذکر کرین علیؓ کو ساتھ
 نیکی کے اور فی الواقع کہ ایسی ہو نوبت ہوتی ہے جب جدال و قتال کہ نوبت پہنچتی
 ہے۔ ای عزیز فقیر کی اس لٹماس کو کچھ سعاۃ نظر براظہار عیوب نہیں خیال
 کیا چاہئے بلکہ بیان وقعیہ ہے کہ خاص ان بی بی صاحبہ سے بعد پیغمبر کے جو کچھ وقوع

میں آیا از پس ظاہر اور ہویا ہے کہ کس قدر جدال اور قتال نفس رسول مقبول سے وقوع
پہن آیا اور کتنے اصحاب کبار رسول مقبول کے مجروح اور مقتول ہوئے تاریخ ابن عساکر
میں عجیب طرح سے اس مضمون ملائت مشحون کو لکھا ہے جسکو دیکھ کر انسان کے
رونگو ٹکڑے ہو گئے ہیں یہ مونیج ہی بہت معتبر سنت جماعت کا ہے لکھتا ہے

کہ عروہ نے ایک روز بی بی عائشہ صاحبہ سے کہا کہ من کان احب للناس الى رسول اللہ

یعنی کون شخص تھا محبوب زیادہ محبوب خدا کا بی بی صاحبہ نے جواب دیا کہ علی ابن ابی طالب

پہر اسنے سوال کیا کہ اتی شیئ کان سبب خروجاک الیہ۔ یعنی کون چیز تھی سبب خروج

کرنے تیریکطرف اُسکے یعنی یہ کیونکر لڑائی کی علی ابن ابی طالب سے بی بی عائشہ نے

جواب دیا تم تزوج ابوک ایک یعنی کیونکر جو رو نبایا تیرے باپ نے تیری مان کو اسکو

کہا ذالک من قدر اللہ یعنی یہ بات تقدیر خدا تعالیٰ سے ہوئی بی بی صاحبہ نے

جواب دیا کان ذالک من قدر اللہ یعنی یہ لڑائی ہی تقدیر خدا تعالیٰ سے ہوئی

اور غزیر یہ مقام استعاذہ اور رجوع بخدا ہے کون شخص چاہتا ہے کہ پیغمبر صاحب کائنات

پہر پیغمبر کا جان بوجہ خلاف کرے اور قرآن کا اعتقاد کر کے کون چاہتا ہے کہ احکام

اور اسرارِ نو اہی کا سکر ہو اور تعمیل نہ کرے غرض مقام دم مارنیکا نہیں خیر مقتدر میں جو

ہونا تھا سو ہوا فقیر کو یہاں اسقدر مقصود ہے کہ بعد پیغمبر صاحب کے ہی خاص ان

ام المؤمنین محدود ہے جو کچھ کہ صادر ہوا اگر آیہ تطہیر انکی شان میں بھی اہل ظواہر اب

اعتقاد کریں تو ازراہ الصافات کے دیکھ لیں کہ معاذ اللہ معاذ اللہ صافات خدا تعالیٰ

کے فرمان کی تکذیب لازم آتی ہے کیونکہ معنی آیت بالصراحتہ دیکھ چکے ہو کہ خدا تعالیٰ

نے ارادہ کیا تطہیر فی طہین آیت کا اور لیجانے ہر قسم کے گناہ کا اٹنے اور یہاں بعد

نزد ال آیت پے در پے جو جو کچھ کہ صادر ہوتا گیا کا الشمس فی وسط السماء ظہر اور یوم
ہے من البصر لنفسہ ومن عمی فعلیہ رمز آگاہ آگاہ دل اور اہل اللہ فنا فی اللہ فنا فی الرسول
و اہلبیت کو چاہی کہ استعاذہ بخدا رکھو اور دساوس شیطانی آوین تو لا حول اور ردو
پڑے اور دعا کرے کہ خداوند اتباع خدا اور رسول آل رسول پر حکم رکھو مخالفت
اور مخالفت احکام خدا اور رسول سے بری رکھو اسے عزیز فقیر کو بیان فضائل اہلبیت
مقصود ہے نہ اظہار مثالب اور معایب کسے اور کی لیکن اگر توشیح و اثبات
فضائل میں اہلبیت کے التزام ظہور ایسے امر کا نسبت کیسے مستحب ہو تو فقیر
معذور ہے اور بے قصور ہے فقیر التماس کر چکا ہے اور خالصتہ تقدیر کرتا ہے
کہ فقیر کے التماس کو بے شائبہ لغصب و عناد خالی مشر و فساد سے تصور کر کے
بگوش دل طرف فضائل اور حقوق اہلبیت کے بدون محبت رسم و اعتقاد
مخالفت حقیقت حقیقت اہلبیت کی متوجہ ہو کر سماعت چاہئے۔ فقیر کی کیا
حقیقت اور کیا ذی ہے کہ کسی بنی نوع انسان کی نسبت کلمہ ہانت اور
طعن و ملامت کا زبان پر لاسکے کیا خوب کہا ہے شاعر نے ہند کے۔
تجگو پر اسی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو۔ خصوصاً مہات مومنین یا اور مثلاً
سال قریب رہی ہوئے پیغمبر صاحب کے کہ ہزار ہا بلکہ بے شمار اعمال حسنہ ہم
تم سے زیادہ اوشے صادر ہوئے ہوں بلکہ فقیر کا یہ رنگ ڈھنگ ہے کہ میان
شیطان صاحب کہہ ہی مقرب بارگاہ حضرت سبحان تھے بلکہ امد کذا میں
وظائف منصوصی تک کا ہی نام بخیر اوقات قرات آیات قرآن خواہ نماز میں
خواہ تلاوت قرآن و احادیث و ادعیہ ماثورہ فریقین میں بانصاف سب میں

نزد الٰہیت ہے درپے جو جو کچھ کہ صادر ہوتا گیا کا الشمس فی وسط السماء نظر اور یوں
ہے من البصر لنفسی ومن عمی فعلیہ رمز آگاہ آگاہ دل اور اہل اللہ فنا فی اللہ فنا فی الرسول
والہلبیت کو چاہی کہ استعاذہ بخدا رکھو اور وساوس شیطانی آوین تو لا حول اور مدد
پڑے اور دعا کرے کہ خداوند اتباع خدا اور رسول آل رسول پر حکم رکھو مخالفت
اور مخالفت احکام خدا اور رسول سے بری رکھو اسے عزیز فقیر کو بیان فضائل اہلبیت
مقصود ہے نہ اظہار مثالب اور معایب کسے اور کی لیکن اگر توشیح و اثبات
فضائل میں اہلبیت کے التزاماً ظہور ایسے امر کا نسبت کیسے مستنبط ہو تو فقیر
معذور ہے اور بے قصور ہے فقیر التماس کر چکا ہے اور خالصتہً تقدیر کرتا ہے
کہ فقیر کے التماس کو بے شائبہ تعصب و عناد خالی مشر و فساد سے تصور کر کے
بگویش دل طرف فضائل اور حقوق اہلبیت کے بدون محبت رسم و اعتقاد
مخالفت حقیقت حقیقت اہلبیت کی متوجہ ہو کر سماعت چاہیے۔ فقیر کی کیا
حقیقت اور کیا ذی ہے کہ کسی بنی نوع انسان کی نسبت کلمہ اہانت اور
طعن و ملامت کا زبان پر لاسکے کیا خوب کہا ہے شاعر نے ہند کے۔
تجگو پر اہی کیا پڑی اپنی بیٹ تو۔ خصوصاً مہات مومنین یا اور مثالہا
سال قریب رہی ہوئے پیغمبر صاحب کے کہ ہزار ہا بلکہ بے شمار اعمال حسنہ ہم
تم سے زیادہ اوشے صادر ہوئے ہوں بلکہ فقیر کا یہ رنگ ڈھنگ ہے کہ میان
شیطان صاحب کہہ ہی مقرب بارگاہ حضرت سبحان ستہے بلکہ امد کذا میں
وظلمان منصوبی تک کا ہی نام بخیر اوقات قرات آیات قرآن خواہ نماز میں
خواہ تلاوت قرآن و احادیث و ادعیہ ماثورہ فریقین میں بالتصاف و تسبیح

اتباع پر مخالفت ہو خدا و رسول و اہلبیت رسول کی تفصیل اس اجمال کے رسالہ ہدایہ العلوم
 میں ذیل حدیث صحیح بخاری و مسلم سیما امتی میں فقیر نے یہی تبشیر لکھی ہے جو
 شخص تفصیل دیکھنا چاہے وہاں دیکھو مختصراً یہاں اتنا بس ہے کہ پیغمبر صاحب نے
 خود فرمایا کہ روز قیامت کو بعض اصحاب اولے ہاتھ کی طرف ہو پکڑے آوین گے
 یعنی جد ہر کو اصحاب تاریخی مستحق جہنم آوین گے تو میں اہنین دیکھ کر خدا تعالیٰ
 سے عرض کروں گا کہ بار الہا یہ تو میرے اصحاب ہیں تب درگاہ الہی سے حکم ہو گا کہ
 تم ہنین جانتے ہو کچھ تمہارے بعد انہوں نے احداث کیا آپ عرض کریں گے کہ
 میں گواہی دیتا ہوں انکی جب تک کہ میں زندہ رہا یعنی یہ ایمان لائے نماز پڑھتے
 تھے روزہ رکھتے تھے زکوٰۃ دیتے تھے سب ایمان والوں کی باتیں میری رو برو
 تک کرتے تھے تب یہ حکم الہی ہو گا کہ یہ مرتد ہو گئے اور اپنے پھیلے پانوں پر گر گئے
 بغیر تمہاری مفارقت کے یعنی تمہاری اطاعت ہو باہر نکل گئے بجز تمہاری وفات
 کے یعنی تمہارے اوپر وفات پائی اور یہ خلاف حکم کرنے لگے اے عزیز کتب سیر
 حدیث فریقین سے ہویدا ہے کہ اکثر لوگ بعد پیغمبر صاحب کے انکی اہلبیت سے برگشتہ
 ہو گئے اور کتب فریقین دیکھنے سے واضح ہو گا بالاتفاق کہ بعضے بعضے اہنین بہت
 مقرب تھے مگر نفسانیت بد بلا ہے خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے از بس ہویدا ہے کہ
 وہ جو باوصف اصحاب ہونے پیغمبر صاحب کے اس طرح جانب شمال سے آوین گے
 جب کا ذکر پیغمبر صاحب نے یہ کچھ فرمایا وہ وہ لوگ ہوں گے جو اہلبیت رسول کی اطاعت
 سے یعنی رسول مقبول اور خدا تعالیٰ کی اطاعت سے باہر ہو گئے اے عزیز یہ وہ اہی
 ہونگے جو پیغمبر صاحب سے سن چکے تھے کہ خود فرمایا کہ یہ آیت تطہیر میرے اور علی اور

فاطمہ اور حسنین کے حق میں نازل ہوئی اور دس مہینے تک کچھ چکے تھے کہ خود
 دروازہ پر جناب سیدہ و وجہان کے ہر صبح کو الصلوٰۃ الصلوٰۃ یا اہل بیت النبوة فراتے
 تھے اور یہ آیت تلاوت کرتے تھے او پھر یہ صواحب بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے آیت کو ازواج
 کی شان کی آیات میں شامل کرنے لگے اور اجماع بنی ہاشم اور اہل بیت کے خلاف رائے
 ظاہر کرنے لگے جن اہل بیت کا خلاف بعینہ خلاف رسول خدا ہے کیونکہ احادیث متواترہ
 فریقین سے مثل حدیث ثقلین اور حدیث سفینہ اور حدیث منزلت اور آیات قرآنی
 وغیرہ سب سے کہ اپنی اپنی جگہ سب بشرح کلمہ گئی ہیں از بس ہویدا ہے کہ ان
 نوری اجسام اہل بیت طاہرہ یعنی علی و فاطمہ و حسنین کے حق میں کیا کیا کچھ
 فرمایا چنانچہ او پر ہی تہوڑا سا ذکر کیا گیا یہاں تک کہ ان اہل بیت کے اتباع کو عین
 اتباع خدا و رسول فرمایا انکی عظمت اور فرمانبرداری کو برابر تعظیم و فرمانبرداری آن
 ایز و مشائخ کے ارشاد کیا ان سے لڑنیکو بعینہ لڑنا اپنا ارشاد کیا ان سے صلح رکھنی
 بعینہ اپنے سے صلح ارشاد کی بالاجمال اور بالعموم کے علاوہ وسطے ہر ایک اس
 نوری جسم کے جداگانہ جو جو کچھ ارشاد کیا ہر ایک کی ہدایت فضیلت میں تفصیل مذکور
 ہے المختصر کہ صواعق محرقہ اور معجم طبرانی اور سند احمد حنبلی وغیرہ اکثر کتب سنت عجمت
 اور تمام شیعہ سنی کے یہاں ہے ہویدا ہے کہ اگر تمام عمر کوئی شخص عبادت میں گزارنے
 اور حج بیشمار کئے ہوں اور نماز پڑھتے پڑھتے باؤن سوچ گئے ہوں لیکن ایک سرسبز
 مخالفت علی کی یا کسی اہل بیت کی ان پانچوں نوری جسموں میں سے معاذ اللہ اس
 شخص کے دل میں ہو تو خاتمہ اسکا بخیر نہیں حشر اسکا منافق اور کفار کا ہوگا مولوی
 محمد سالم دہلوی البخاری حنفی اپنی کتاب صول ایمان میں جو فصل فضیلت

محبت مولائے مومنین علیہ السلام میں اور ذکر آیتہ تطہیر میں لکھتے ہیں عبارت
 فارسی بہت صاف پُر مذاق ہے فقیر بعینہ نقل اسکی جو کہ مناسب مقام ہے
 لکھتا ہے۔ حضرت اویس قرنی کہ کبریا اولیا اللہ و بہترین تابعین بودند کمال محبت
 کہ در خباب ابلیث داشتند چون در کنار آب آواز طبل شنیدند پرسیدند کہ چه واقعتا
 گفتند کہ میان علی و معاویہ محاربت است و حال نبضت علی متوجہ شدند و رین اشار
 شہادت یافتند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ الہی تو با حق خیر الانام بشیر خدا شاہ عالم مقام
 بحق بتول و حیث حق بداری مرا با امان و امن انچه از احادیث اقوال علماء بہ ثبوت
 پیوستہ است و رد خایر عقبے از عمر بن و شاس الاسلامی آمدہ کہ فرمود رسول خدا ہر کہ
 دوست دارد علی را بدرستی کہ دوست دارد مرا و ہر کہ دشمنی دارد علی و دشمنی دارد من
 و ہر کہ رنجائند او را پس بدرستی کہ رنجائند مرا و ہر کہ رنجائند مرا پس بدرستی کہ او
 رنجائند خدا نے عز وجل را و آخر ج الدیلمی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت
 قال رسول اللہ ص حب علی عبادۃ یعنی دوستی علی عبادت است
 قطعہ حب حیدر عبادت حق است۔ حب حیدر عنایت حق است و ہر کہ صاحب حیدری
 باشد۔ و ایما رویہ بہتری باشد۔ نیز طبرانی از جابر آوردہ کہ فرمود رسول خدا الناس
 من شجرۃ شتی وانا و علی من شجرۃ واحدة یعنی مردمان از درخت متفرق اند و من
 و علی از یک درخت ہستیم و فرمود رسول خدا لانا سید ولد و علی سید العرب
 رواہ الحاكم عن ابن عباس یعنی من سردار اولاد آدم ام و علی سردار عرب است

حب علی و آل علی نیست و حب است
 جز کہ نبوت بروست است لایت برین

چون حب مصطفیٰ ہمہ خلق و حب است
 بین بنی و علی ایچ تفاوت مبین

پیغمبر که بد سرور انبیا علی را بدان سرور اولیا
 در تحفه اثنا عشریه مذکور است که محبت علی فرض است مثل محبت
 پیغمبر و دشمنی او حرام است مثل دشمنی پیغمبر بیت جز علی بعد از محمد نیست
 پیغمبر اوست در دنیا و عقبه دستگیر و نیز گفته اند مذیب حق حب احمد و حضرت
 در ولای آل شان بودن فدایم که او شد منحرف از این طریق و ایما در حاد و بیابان
 حریق نور و خایر عقبه از عبدالمطلب بن عبد اللہ بن حطاب آمده که گفت فرمود
 رسول خدا اے مردمان وصیت میکنم شما را بحب خدا و حب برادر من علی کرم الله
 وجهه که ابن عم من است بدرستی که نه دوست دارد او را مگر مومن خالص و نه
 دشمن دارد او را مگر منافق و از ابن عباس آمده که فرمود رسول خدا دوستی علی
 میخورد گناہان را چنانچه میخورد بهیم را آتش - اسد اللہ ساقی کوثر اسد اللہ طی
 محشر اسد اللہ منظر اسرار - اسد اللہ منظر التوار - اسد اللہ ہادی ربیعہ اسد اللہ کاغذ
 اسد اللہ سرور غالب اسد اللہ رہبر طالب یا علی یا علی بخوان ہر دم تارہائی شود
 ترا از غم پستی اگر تو با خدا داری حب احمد و مرتضی داری حب احمد ترا شود شافع
 حب حید ترا شود نافع و روایت کرد ابی متوکل الباجی از ابی سعید خدری فرمود
 رسول خدا فرمود حق تعالی برای من و مر علی را داخل کنید در جنت کسی را که دوست
 دارد شمار او داخل کنید در نار کسی را که دشمن دارد شمار او - رسالہ طاعی قاری در ذخایر
 عقبہ از اہل بیت کہ گفت رسول خدا بالا بر آید بر منبر و ذکر کرد کلام بسیار پس فرمود
 کجا است علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ پس گفت علی حاضریم یا رسول اللہ پس
 خیم کرد ویرالبینہ خود و بوسہ داد میان ہر دو چشم وی و فرمود با او از بلندیامعشر

این برادر من است و این عم من و هذا لحمی و دمی و شعرے ۵
 چه عجب وصل آنجناب باو لحکم لحمی است خطاب باو
 پس چو فصل کند کسے بمیان ۶ کرد بر باد دین خود بعیان ۷ این پدر حسن و
 حسین است که سید جوانان اهل بهشت اند این کشائنده در دهاے زمن و
 شیر خدا و تیغ وی بر زمین بردشمنان علی لعنت خدا و لعنت کنندگان و حق تعالی
 از دشمن وی بری است و من نیز بنیز ارم پس یکدو دوست دارد که خدا و رسول خدا
 بنیز از شو ازو پس بنیز ار شود از علی پس باید که برسانند جمیع حاضران این خبر را
 به غایب و نیز از ابن عباس آمد هر که دشمن دارد علی را لعنت خدا بر او و لعنت
 لعنت کنندگان تار و ز قیامت پس ازین معلوم شد که لعن حضرت علی کرم الله
 وجهه موجب کفر و خران آخره است چنانچه گفته اند آنرا که دوستی بعلی نیست کافراست
 گو مرشد زمانه و گو شیخ راه باشد کسے را که لعن علی در سر است ۸ تحقیق دانی که او
 کافر است ۹ حب حیدر و ایما در دل بداد تا بیای عیش در دارالقرار ۱۰ حب حیدر کرا
 در دل بود ۱۱ او ز دنیا مومن کامل رود ۱۲ حب حیدر هر که باشد در دلش ۱۳ و زبان
 یابد همیشه پرورش ۱۴ حب حیدر کن بهر دم حرز جان ۱۵ تا ز هر پنج و بلا بیای امان ۱۶
 پند این مسکین را در گوش کن ۱۷ جام حب حیدری را نوش کن ۱۸ و گفت امام احمد
 سَأَجَاءُكَ أَحَدٌ مِنَ الْفَضَائِلِ سَأَجَاءُكَ لِعَلِيٍّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ یعنی نیامده کسی را
 از فضایل در مراتب آنچه آمده است مر علی را و وجه کثرت درود اخبار و آثار و فضایل
 وی آنکه چون طایفه بنی امیه در شان وی کرم الله وجهه تقصیر کرده و بغض و عداوت
 را راه داده و بالا آمده بر منابر سب میکردند و باعث سب دیگران می شدند و موقت

کبر و مذا ایشان را خوار ج بلکه حضرت علی کرم اللہ وجہہ را نسبت بکفر میکردند معا و انہ
 پس علمائے امتیہ و رابطہا فضائل سے بقصد رد و زجر کوشیدہ و ہر جا کہ ویرین باب
 حدیثے یافتہ نقل کر دند۔ گفت ابن عمر برادرے دارد رسول خدا بیکدیگر وعقد مودت
 و اخوت بستن این بعد از پنجاہ روز از قدوم مدینہ بو کہ آمد حضرت علی کرم اللہ وجہہ
 در حالیکہ لشک میرخت ہر دو چشم او و پس گفت برادرے وادی میان یاران خود
 و برادرے نداری میان یا ہیچ یکے را پس فرمود رسول خدا تو برادر ہستی در دنیا و
 آخرت و نیز واروست کہ فرمود رسول خدا مَنْ لَمْ يُقِلْ عَلَيَّ خَيْرًا لِّلنَّاسِ فَقَدْ كَفَرَ
 كَذَابِي فَخَصَّرَ تَزْيِيهِ الشَّرِيعَةَ لِلْبَيْتِ حَتَّى جَانِبَ شِيزِي رَحِمَتِ اللّٰهُ عَلَيْهِ
 فرمودے علی ز بعد متحد ہر کہ بہت بہت ہو اگر تو موہن باکی نظر بغیر مدارے و نیز
 گفتہ اند کہے بعد از خدا بزرگ بنی بعد از ان علی * آگاہ شد کہے نہ ازین نکته
 جز ولی * و نیز بو علی قلندہ گفتہ اندے ذکر علی و آل علی بہت خوش گوارے بر قلب
 عازقان خدا نفس استوار * و نیز گفتہ اندے بچکس از جز علی بہرہ عرفان نیافت
 ہر کہ توسل گرفت حکمت لقمان نیافت * راہ ہمین است یا اگر تو بدانی بحق - ہر کہ بدین
 راہ رفت روضہ رضوان نیافت - و سند المحدثین عبد الحق و ہلوسی نور اللہ
 مرقده در قصاید خود ذکر کردہ اندے و بعد بنی عالم اسرار عینب
 غیر علی ہیچ یکے را مگو - حب علی ہر کہ ندارد بشر - گرچہ مصلی است
 مسلمان مگو - بیہ ہستی بعینہا عبارت مولوی محمد سلیم صاحب کی کتاب
 کی اور فاضل عارف شیخ ابوبکر التائبادی کہتا ہے - گر منزل افلاک شود
 منزل تو - و ز کوشش اگر شستہ گرد و گل تو - چون مہر علی نباشد اندر دل تو

مسکین تو دُرِ بچھائے بے حاصل تو۔ اے عزیزِ یہ مضمون سراسر موافق احادیث
فریقین اور فرمودہ ربِّ خافقین کے ہے تفصیل اس کی آیت مودۃ فی القربیٰ میں ہے
تشریح مذکور پہ شاعرِ ہند ہی مناسب اسی محل کے خوب کہتا ہے۔ بے اہلیت
عبادت حرام ہے۔ زہدِ تیری نماز کو میرا سلام ہے۔ بالجملہ مقامِ غور سے
منصف خیر دیکھے یہ اہلیت طاہرین وہ ہیں جو خدا تعالیٰ کے طاہر کئے ہوئے
ہیں اور فریقین کے یہاں ہے واضح ہے کہ ان کے حق میں ایک آیت بلکہ ایک کلمہ تک
عتاب کا کبھی نہیں نازل ہوا برخلاف اور لوگوں کے یہاں تک اسبابِ معظروں میں تک
کے حق میں آیات عتاب بکھلین تو انکی فضیلتِ طہارت میں شامل کرنا ان کا
انکی کسرِ شان تھا اور حق تلفیِ طاہر ہے اے عزیزِ ایمان کا وجود انھیں پر منحصر ہے
قرآن کے برابر انھیں کے حق میں پیغمبرِ صفا فرماتے ہیں انکا منک کہ حدیثِ
میں تبشیر ہے خدا کا منکر انکا مخالف انکا منکر خدا کا مخالف غرض انکی تطہیر کا خدا
وعدہ کرتا ہے تو انھیں پاک صاف طیب طاہر جانا چاہئے اور اس فضیلتِ عبادت
ایزوی اور موعود باری میں ان کے غیر کو ہوائے نفسانی سے شامل کرنا صاف
حق تلفی اور کسرِ شان ان کی ہے یعنی انکو مساوی کر دینا ہے اکو کم رتبہ والوں سے
یعنی صاف انکا رتبہ گہا دینا ہے اور احادیث کثیرہ متواترہ مرقومہ صدر وغیرہ بالیقین
فریقین سے دیکھ لے کہ انکا حق تلفی کر نیوالا خدا اور رسول کا دشمن اور خدا و
رسول اس کے دشمن اور مستحقِ جہنم کا ہے۔ مولوی محمد سالم بخاری غفری نے ذیل آیت
تطہیر میں ثقات معتبرین اہل حق سے یہ آیات لکھی ہیں *

چہ گوئیم توصیف اہل عبا

فہذوں است ز تحریر و تقریر ما

کہ انوار حق اند بصورت بشر نہ بودے کسی را ظہور و چود بنودے زمین و نہ بودے فلک برائے ہمیں شد ہمہ در عیان	چہ گفتہ شود وصفِ شان اے سپر گو آہنہا بنودے جہان ہم بنود بنود انس و جن و بنود ملک نہ بودے زمان و نہ بودے مکان
---	---

رباعے

مقبول اللہ اہل بیت اند نور سے کہ اذان ظہور عالم	محبوب اللہ اہل بیت اند آن نور اللہ اہل بیت اند
--	---

شیخ فرید الدین احمد نیشاپوری گفتہ۔ فلا تعدل باہل البیت خلقا
فأهل البيت هم أهل السعادة فبعضهم من آل نبي الله صلى الله عليه وآله
وَجِبَاهُمْ عِبَادَةٌ كُنْزِي بِرَابِئِمْت كَرَسِي خَلُوقِ كُوسَاتِهِمْ اِبِلِيَّتِ كِي بِرَابِئِمْتِ
وہ اہل سعادت ہیں پس عداوت انکی جو انسان کرے وہ دیان کا رین
حقیقی ہے یعنی نقصان دینی ہے اور محبت اُن کی عبادت ہے۔ اور عزیز
جب ترجمہ اور تمام معانی بموجب مذاق اہل بواطن و معانی اور مذاق اہل ظاہر
کے اور تصریح و تشریح اذہاب رجب اور تطہیر اور تاکید تطہیر اور سب نکات و
لطافت مصرعہ صدر ظاہر ہو چکے تو منصف خیر بدون تعصب نفسانیت کو
بے شک و شبہ ریب غور کرے کہ صاف اور صریح ظاہر ہے کہ یہ پانچوں تن
سب مستم کے گناہ کبیرہ اور صغیرہ اور خشم و عقاب اور غیظ و غضب اور عناد حق
اور نفسانی سے پاک اور مبرا ہوئے بموجب لفظ خدا تعالیٰ کے یعنی معصوم
اور پاک ہیں اِن سب باتوں سے اور جو کچھ جس حالت میں ارشاد فرمایا ہیں اب

اور مسئلہ کا جواب بموجب رضائے حضرت باری کریم اور حکویہ معصوم کہیں معصوم اور حسی
غیر معصوم کہیں وہ غیر معصوم یہ جسے مقبول کہیں وہ مقبول جسے یہ مردود کہیں
وہ مردود معصوب الکا معصوب الہی اور مقبول الکا مقبول الہی نافرمان الکا
نا فرمان حق جل و علی اور تابع فرمان الکا تابع فرمان کبریا چنانچہ اسی جگہ سے ہر
کہ فرمایا رسول خدا نے انا اهل البيت اذيب الله عنا الفواحش چنانچہ اشارہ طرف
تشریح اسکے ہدایت اول میں گذرا یعنی فرمایا حضرت نے کہ ہم اہلبیت وہ
ہیں کہ خدا تعالیٰ سب یہودہ اور یغائدہ باتین ہم سے لیگیا اور صدور کسی
مستم کو گناہ کا یا صدور کلمہ تکوین طرک کا حالت غیظ و غضب میں بموجب ہوا
نفس اور غلطی نفسانی کی معاذ اللہ النہ ہووے تو فرمان خدا کہ صاف محتوی
اذہاب رحس اور تطہیر ہے اور ارشاد پیغمبر صاحب کہ متضمن اذہاب فواحش
یعنی لیجا تا یہودہ یا تو نکا ہے معاذ اللہ معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد خلاف واقع
ہووی معوذ باللہ من ہذا الوسوس آو غریز شیطانی بڑا دشمن ہے انسان کا
چونکہ اعتقاد فضائل اہلبیت مصطفوی اعظم ترین ذریعہ نجات انسانی ہے تو
اس میں زیادہ تر یہ اغوا اور وسوسہ کوشش سے کرتا ہے جناب ہادی مطلق
اور حافظ حقیقی کے جناب میں رجوع اور الحاج ضرور ہے کہ آلہ العالمین بتصدق
اپنی پیارے محبوب اور اہلبیت کی رجز شیطانی اور وسوسہ نفسانی سے اپنی
حفظ اور حمایت میں سب لمانو نکور کلمہ فقیر نے اکثر علما کے اقوال دیکھے وسوسہ
شیطانی سے کہی آدمی کو ایسا بھی خیال آتا ہے اور شیطان دھوکا دیتا ہے
کہ اس آیت سے عصمت معاذ اللہ ثابت نہیں کیونکہ خدا تعالیٰ قرآن میں

سب اصحاب بدر کے حق میں بھی فرماتا ہے و لکن یرید لیطہرکم ولیتم نعمت علیکم
 حکم شکر و ن اور ایک جگہ فرماتا ہے و یدہب عنکم رجس الشیطان تو اگر
 ایسے کلموں سے عصمت ثابت ہو وی تو چاہئے ساری اصحاب بدر وغیرہ اور
 لوگوں کو بھی معصوم کہا جاوی اور اکثر دیکھنے میں آیا کہ بعض لوگ اس قسم کے
 دھوکے کھاتے ہیں اور دھوکے دیتی ہیں لیکن نفس الامر میں تائید ایزدی
 اگر انسان لا حول پڑے تو واضح ہوتا ہے کہ یہ دھوکا محض بی اصل اور صرف سوسہ
 شیطانی ہے ای غریزان آیتوں کو بغیر آیات ماقبل و مابعد ان کے زبان پر لانا
 مثل اس کے ہے جیسے آدمی صرف لا تقربوا الصلوۃ تو کہے اور و انتم سکارے کو
 نوش کر جاوے۔ آیتہ تطہیر اور ان آیتوں میں زمین و آسمان کا فرق اور قیاس
 مع الفارق ہے محض جہالت اور سفسطہ انسان دیکھو کہ تطہیر کے معنی میں پاکی
 نجاست ظاہری سے اور عیب سے اور پاکی گناہ سے تو جہان نجاست ظاہری
 اور عیب کا قرینہ ہو تو وہاں یہ مراد ہے جہان گناہ کا ہو تو وہاں وہ مراد ہے پہلی
 ایک ٹکڑا ہے اُس آیت کا جو دریاب وضو اور غسل اور تیمم کے نازل ہوئی ہے
 چنانچہ حق تعالیٰ بعد حکم وضو اور غسل اور تیمم کے ارشاد فرماتا ہے۔ ما یرید اللہ
 علیکم من حرج و لکن یرید لیطہرکم ولیتم نعمتہ علیکم حکم شکر و ن یعنی خدا تعالیٰ
 ان احکام سے ارادہ تمہارے حرج کا نہیں رکھتا لکن چاہتا ہے کہ تم کو پاک
 و پاکیزہ کرے اور تمام کرے نعمتیں اپنی تم پر کاشکے تم شکر کرو اور اس سے پہلے ہی
 آیت میں غسل اور وضو اور تیمم کے احکام ہیں تو صاف ظاہر ہے کہ اس آیت
 میں وہ طہارت مراد ہے جو وضو اور غسل اور تیمم سے بہم پہنچتی ہے نہ طہارت

گناہوں سے کہ عصمت لازم آئی اور یہی اون احکام کی قرینہ ظاہر ہے کہ اتانہمت
 اتانہم احکام دین ہے کہ ہر حکم پر اُسے خود نعمت ہے کیونکہ مکلف اس سے مستحق ثواب
 کا ہوتا ہے چنانچہ آیتہ املت لکم دینکم و اتنمت علیکم نعمتی سے کہ تمام مسلمانوں کے
 حق میں ہے ہویدا ہے اور دوسری آیت کی حقیقت کتب تفاسیر فریقین یکہو
 سے واضح ہوتی ہے کہ بالاتفاق سفر مدبرین پانی نہیں میسر آیا اور اکثر اصحاب کو
 نہانی کی حاجت ہو گئی اور بسبب احتیاج غسل اور شدت پیاس اور ضرورت
 استنجا کو بہت حیرانی ہوئی اسوقت شیطان نے اکثروں کے دل میں وسوسہ
 ڈالا کہ بہت تعجب کی بات ہے کہ ہم مسلمان ہیں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں اور
 جہاد کو جاتے ہیں اور ایسی حالت میں مبتلا ہیں سو حق تعالیٰ نے اس حالت میں
 نزول باران رحمت کو حکم فرمایا اور سب سیراب ہوئے اور غسل کیا اور وسوسہ شیطانی
 رفع ہوا تب خدا تعالیٰ نے آیت نازل کی و ننزل من السماء ماءً لیسطہرکم بہ و ینسب
 عنکم رجز الشیطان یعنی خدا تعالیٰ نازل کرتا ہے تم پر آسمان سے پانی تاکہ پاک کرے
 تم کو ساتھ اس پانی کے اور لیجاوے تم سے وسوسہ شیطان کو پر ظاہر ہے کہ یہاں
 طہارت نہایت بول و نہایت اور نہایت سے صاف مراد ہے کیونکہ صاف پانی کا
 نام خدا تعالیٰ نے لیدیا ہے اور پانی سے پاک کرنا معنی عصمت کو نہیں دیتا اور ازہاب
 وسوسہ جو کہ وہاں پانی کے نہونے سے اسوقت عارض ہوا تھا ازہاب محوم گناہ
 عیوب نہیں وہ وہی وسوسہ تھا جو پانی نہ میسر ہونے سے آگیا تھا۔ پانی میسر ہو گیا
 وسوسہ رفع ہو گیا۔ اس آیت میں ہی صرف ینسب عنکم رجز الشیطان کو بغیر حلیہ
 سابق کے زبان پر لانا بمنزلہ اسی کے ہے کہ لا تقر بوالصلوۃ کہتا اور واتنمت سکارے

کو کہا جاتا ہے عزیز آیت تطہیر میں غور کر کہ اذہاب جس ہی کن معنوں میں ہے اور
 تطہیر ہی کن معنوں میں اور پھر تطہیر کی تاکید کس طرح پر ہے چنانچہ اوپر ہی ذکر
 ہوا اور آگاہی انشاء اللہ ظاہر ہوتا ہے اور آیات مذکور الصدر کی اور اس قسم کے
 وہو کہ محض وساوس شیطانی سے ہیں اے عزیز غور کر یہ بین تفاوت رہ از کجا است
 تا بجای آیت تطہیر میں اذہاب جس اول مذکور ہے اور بعد اسکے لفظ طہر اور بعد اسکو
 پر تطہیر اور پر تطہیر کرنا پیغمبر صاحب کا ساتھ اذہاب فواحش کے اور پر علاوہ
 ان سب باتوں کے اور آیات و احادیث متفق علیہما فریقین کے وجہ خاص ان
 اہلبیت کے لئے ہیں کہ کسی کو غضب میں یا الحمد صاحب بصیرت اور منصف صفا طینت
 پر ان سب مراتب مفسرہ و مصرعہ سے ہویدا ہے کہ ان پانچوں نوری جسموں سے
 حق تعالیٰ نے ہر طرح کی برائی کیا ظاہری کیا باطنی سب قسم کی مذموم باتیں محصیت
 کی اور غصہ اور سختی اور تندی اور تیزی نفسانیت کی غرض گناہ صغیرہ کبیرہ عمدہ اور
 سہوہ وغیرہ سب بری باتیں لے لیں یعنی انکا غضب و غصہ بحسب ظاہر بسبب
 لحوق و عروض جسمیت ظاہری کے اگر اہل ظاہر کو تغیر اور تبدیل رنگ اور وضع گفتگو
 سے کسی بات میں ظاہر نہ ہوتا ہی تھا تو وہ بحیثیت نفسانیت نہیں تھا بلکہ اس سے
 غصہ اور غضب الہی جانشا چاہئے چنانچہ احادیث متواترہ لغضب اللہ لغضب الفاطمہ
 یعنی غضب ہوتا ہے خدا تعالیٰ ساتھ غضب فاطمہ کے اور حدیث میں غضبی فدا
 غضب اللہ اور یا علیٰ حربی اور انا و علیٰ من نور واحد اور الحسن و الحسین نوران
 من نور رب العالمین وغیرہ کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور مدارج النبوت شیخ
 عبدالحق دہلوی اور مصابیح اور شرف النبوة اور نہاد احمد حنبلی وغیرہ میں کہ جو

کتاب سنت جماعت کو مان کی ہیں اور تشیع میں بھی بالاتفاق موجود ہیں بہت تفصیل تشریح
 کو اپنی جگہ پر قوم میں تفصیل اسی حال کی ہے اور غیر قرآن مجمل ہے اور قول رسول اور اہلبیت
 مان کی کا اسکا مفسر اور مفصل ہے ارشاد ان بزرگوں کا عین معانی قرآن ہے تفسیر آیت
 فاستلواہل الذکر من مفسرین فریقین کے ہائے واضح ہے کہ اہل کراہیت میں اور
 فی الحقیقت اگر خدا تعالیٰ ہر قسم کی محبت اور خشم و عقاب الہی نلیجاتا تو کیونکہ ان کا
 غضب عین غضب الہی ہوتا اور غیر دیکھنے غضب اللہ غضب الفاطمہ میں غضب مقید
 کسی وقت کا نہیں معلوم ہوتا ہے اگر معاذ اللہ کبھی غضب ان کا خطائے بشریت
 غیر حق ہوتا یعنی الہی عذر یا سہو خطا ممکن الصدور ہوتے تو پر ظاہر ہے کہ کیونکہ
 پیغمبر صاحب ایسا کلمہ فرماتے اور معاذ اللہ انکی غضب ناحق سے کیونکہ خدا غضب
 ہوتا اسی جگہ پر واضح ہے کہ مومن راسخ الاعتقاد تابع فرمان خدا اور رسول کو کبھی
 نہیں چاہئے کہ انکی غصہ اور غضب کو نفسانیت اور حیثیت بشریت سے خیال کرے بلکہ
 معاذ اللہ ایسے خیال سے صاف اتباع حکم خدا اور رسول سے باہر ہو جانا ہے معاذ اللہ
 جب یہ غضب ہوں اگرچہ بظاہر بجد و بے انتہا محاسن ظاہری اور زہد اور پرہیزگاری
 بظاہری نہ کہتا ہو لیکن بموجب حکم خدا اور رسول وہ مغضوب الہی ہے دل سے اس سے
 بیزاری واجب اور لازم ہے اور دعا کرنی چاہئے کہ خدا محفوظ رکھے اپنی اور اپنی رسول
 اور آل رسول کی غضب سے آمین رب العالمین فقیر نے دیکھا ہے جو بعض علمائے ظواہر
 سنت جماعت کو کہ وہ مقابلہ میں علمائے شیعہ کے غضب جناب سیدہ دو جہان کو
 غضب نفسانی بشریت معاذ اللہ تعبیر کرتے ہیں بلکہ بعضی کتابوں میں بطریق رد و
 کہ دیکھا گیا ہے عزیز فقیر کو اس تنازع سنی اور شیعہ اور منازعت لفظی تعصب سے

کچھ غرض نہیں غرض فقیر کی صرف ہدایت پر خالصتہ اللہ منصف کو لازم ہے غور کر
 کہ اہلبیت کی فضیلت کیسے جاننے سے اور صراطِ مستقیم اختیار کرنے سے فقیر کو کوئی مفاد
 دنیاوی کیسیطرح کا نہیں متصور ہاں جو فقیر کی التماس تصریح اور تفصیل سے کہ ہشتاد
 نفسانیت کرتا ہے اگر کسی بنی نوع انسان کو کہ اشرف مخلوق خالق عالم ہے راہ ہدایت
 اور اعتقاد درست باعث ذریعہ نجات اخروی اسکا ملک یا تو امید ہے کہ فقیر ہی روبرو
 حبیب محبوب پروردگار عالم کے سرخرو ہو ورنہ ہر شہر کو لازم ہے کہ بغیر رسم و تلقین
 اسلاف کے اصل حقیقت اور ماہیت پر غور کرے جو بات سنی و شیعہ فریقین کو ہائے
 ہویدا ہی پر خواہ عالم یا جاہل کوئی کسی فرقہ کا مان باپ یا بہائی یا جورو یا ختم غرض کوئی
 خویش و اقربا خلاف اسکے کہے یا برامانی اُسے ناچیز محض سمجھے شفاعتِ حشر کو
 پیغمبر اور انکا ان اہلبیت نوری اجسام پر منحصر ہے وہاں کوئی عالم غیر عالم کتبہ قبلہ
 کام نہیں آئیگا عوز کیا چاہئے سنی و شیعہ سب کے ہائے جب واضح ہے بغضب اللہ
 بغضب الفاظتہ پر کیونکر کوئی مسلمان غضب فاطمہ کو غضب نفسانی مثل اور شہر و
 خیال کر سکتا ہے مگر یہ کہ درحقیقت منکر ہو خدا اور رسول کا اور حقیقت میں وہ
 خود دشمن ہے جناب سیدہ دو جہان کا کیونکر سوا دشمن کے کہے اور کے منہ سے
 ایسا کلمہ نکل نہیں سکتا ہاں دشمن شدت اور غلبہ غیظ و غضب میں ایسا کلمہ
 کفر کا بھی کہہ سکتا ہے غرض جب یہ ہر قسم کی برائی اور عصیان و گناہ نفسانی نہی
 بری اور پاک ظاہر ہوئے تو یہی معنی ہیں عصمت کے۔ اے عزیزا! نہیں معصوم
 طیب ظاہر جانتا چاہئے یعنی جیسے کہ بچہ ماکہ میٹ سے پیدا ہوتا ہے اور جمیع گناہ
 صغیر و کبیرہ سے پاک اور بری ہوتا ہے وہی حال ہے ان پانچوں نوری جسموں کا

کیونکہ جب ذات واجب الوجود ان کے اذہاب رحبن اور تطہیر پر مستقیم ہوا تو پھر
تو تم ایقاع صدور گناہ صغیرہ و کبیرہ خواہ عمداً خواہ سہواً یعنی چہ بلکہ انسان کو
ایسا خیال و سوسہ شیطانی کفرستان میں پہنچاتا ہے کہ یہی شر شیطان سے
بعض بنی نوع الشاکویہ و سوسہ ہوتا ہے کہ معاذ اللہ اس آیتہ سے افادہ عصمت
اصلاً نہیں اور شیطان اپنی استحکام و سوسہ کے لہو انسان کو یہ خطرہ ڈالتا ہے
کہ اگر خدا تعالیٰ کو عصمت منظور ہوتی تو یہ صیغہ ماضی فرماتا یعنی یون فرماتا و ادیب
عنکم الرحمن و طہرکم تطہیراً۔ اور آیہ مذکور میں خدائے تعالیٰ یہ صیغہ مضارع فرماتا ہے یعنی
یہ صیغہ مذہب اور یطہر۔ ای غریزہ خدا محفوظ رکھو و سادس شیطانی اور شامت نفس سے
اگر انسان کو تائید ازلی سے ہدایت نصیب میں ہے تو غور کر سکتا ہے کہ یہ سوسہ
محض سفسطہ ہو کیا پوچ پھر خطرہ ہے اس مبتلائے اغوائے شیطانی کا کس واسطے کہ
عقیل و خبیر تہوڑا سا پڑھا لکھا آدمی بھی ادنیٰ غور و تامل سے جان بوجہ سکتا ہے
کہ ارادہ جو زمان ماضی میں بہم پہنچا ہو جبکہ اظہار بقا اور استمرار اسکا زمانہ حال و
استقبال میں منظور ہوتا ہے تو اسکی یہ صیغہ مضارع لاتے ہیں چنانچہ اگر کوئی شخص
مثلاً اکیسویں برس سے ارادہ کسی بات کا رکھتا ہو تو عربی میں کہتا ہے کہ اریداؤ
فارسی میں کہتا ہے کہ ارادہ دارم اور ہند میں کہتا ہے کہ ارادہ رکھتا ہوں
اور اس طرح سے جب کہ افادہ تجد اور دوام کامراد و مقصود میں مطلوب ہوتا ہے
تو اسکو بھی یہ صیغہ مضارع استعمال کرتے ہیں مثلاً قول حق تعالیٰ جل جلالہ انما یرید
الشیطان ان یوقع بینکم العداۃ و البغضار و یرید الشیطان ان یضالہم اور
سوا اسکے بہتری ایسی مثالیں لاتعد دلا تھلے میں پر ظاہر ہے کہ ارادہ شیطان کا

واقعہ کریمین بعض اور عداوت کی اور گمراہ کر نیکی ابتدا سی ہی لیکن اس ارشاد کیو
اظہار اور استمرار اس ارادہ کو اور واسطے فائدہ دینا اس بات کی کہ ارادہ اس کا سطح
کا ہے کہ مجدداً ایقاع عداوت اور ضلال کرتا رہوے ارادہ اور مراد اسکے دو نوبہ صیغہ
مضارع استعمال فرمائی اے عزیز غور کر تو صاف واضح ہے کہ یہاں نکتہ ازلیس ظریف
ہے ازلیسکہ بلکہ عصیان جب تک کہ موجود ہے صدور معاصی ہر صورت التالی
سے ممکن معلوم ہوتا ہے ایسا واسطے واسطے اظہار امتناع اسکے آیہ کریمہ تطہیر میں حق
جل علی لے ارادہ اور مراد دو نوبہ صیغہ مضارع استعمال فرمائے تاکہ دلالت او پر تجد
اور دوام کے کرے یعنی ای اہلبیت جبوقت کوئی جس چاہے کہ تم تک پہنچو حق تم
مجدداً از باب میں اسکے ارادہ رکھتا ہے اور رکھو گا اور پاکیزہ رکھتا ہے اور رکھو گا
پاکیزہ رکھتا اور بالاتفاق ملکہ عصیان معصوم سے معدوم نہیں کہ انتقار اس کا جواب
انتقار ترتیب خبر کا ہو ہر عاقل لطافت میں ان معنوں کی غور کرے تو کیفیت اٹھا
سکتا ہے کہ آیہ تطہیر اس طرح دلالت او پر افادہ معنی عصمت کے رکھتا ہے کہ یہاں اس
کوئی معنی نہیں اطفال میزان تک جانتے ہیں کہ صیغہ مضارع حال اور استقبال
روٹو کیواسطے ہی ہے کہی شر شیطان سے ایسا دوسو سے بعض انسان کو ہوتا ہے
کہ خیر بعد نزول اس آیت کے یہ سب باتیں درست لیکن قبل از ورود اس آیت
کے وقت تولد سے تاحین نزول آیہ مذکور معاذ اللہ صدور گناہ اللہ سے ہوا ہو اور
معاذ اللہ دوسو سے شیطان سے ایسا خدشہ ایسا انسان ڈالتے ہیں کہ توبہ اگر پہلی
سے ہی یہ نور بنی جسم ظاہر اور پاک سب طرح کی رحمت ہو تو معاذ اللہ فرمان
حضرت سبحان کہ معنی نہ کرے کیونکہ پاک کو کوئی نہیں کہتا کہ میں چاہتا ہوں کہ پاک

کروں اے عزیز یہ خدشہ بھی محض وسوسہ شیطانی سے ہے خبردار ہوشیار ہو شان رسول
 و آل رسول وہ شان ہے کہ ایک ذرا سوئے عقیدگی سے انکو جناب میں آدمی کا۔
 مطلق ٹھکانا نہیں نرا کافر ہو جاتا ہے اول تو جانا چاہئے کہ جب ارادہ ماضی نہ ہو
 یعنی قیدی ارادہ بصیغہ مضارع لاتے ہیں تو یہ وسوسہ ہی مردود ہے دوسرے
 جانا چاہو کہ صرف اور اذہاب کا جیسا کہ ازالہ امر موجود میں استعمال کرتے ہیں
 ایسا ہی منع طریان میں بھی استعمال کرتے ہیں جیسے کہ قول عرب میں کہتے ہیں
 صرف اللہ عنک کل سور یعنی پہر دیو سے خدا متعالیٰ تجسے ہر دیکو۔ اور اذہاب اللہ
 عنک کل مخدور یعنی لیجاوے تجسے خدا ہر مخدور کو تو مقصود اس دعا میں یہی ہوتا ہے
 کہ اللہ تعالیٰ کوئی بدی اور کوئی مخدور نہ پہنچا دے کس واسطے کہ اس دعا
 کو خاص واسطے صاحب سور اور مخدور کے مخصوص نہیں کیا ہے یعنی جو کہ بدی
 اور مخدور میں مبتلا ہیں اسکو بھی یہ دعا کہتے ہیں اور جو کہ مبتلا نہیں ہیں ان کے
 لئے بھی کہتے ہیں اوپر ظاہر ہے کہ مفسرین اور محدثین فریقین خاصۃً فخر رازی
 اور امام زہدی وغیرہ جیسے ذی علم و ذی رتبہ مشہور مفسر سنت جماعت کے
 اور تمام مفسرین شیعہ کے لکھتے ہیں کہ مراد جس سے جمیع گناہ ہیں تو ظاہر ہے
 کہ اذہاب جس بیان منع طریان میں مستعمل ہے تو معنی تظہیر ظاہر رکھنے کے
 ہیں یعنی خدا تعالیٰ ارادہ رکھتا ہے کہ ظاہر کو تم کو ظاہر رکھنا چنانچہ فقیر نے ابتدا کے
 ترجمہ میں بسط و تفصیل سے لکھا ہے اور گواہی اسکی خود پیغمبر صاحب کی زبان
 مبارک کی دعا ہے جو جامع الاصول میں بیچ حرف دال کے لکھی ہوئی ہے اور
 یہ کتاب بہت مستند سنت جماعت کے ہاں کی ہے وہ یہ ہے کہ آپ دعا کرتے تھے

اللہم طہر من الذنوب یعنی اے بار خدا یا طاہر رکہہ تو مجھ کو گناہوں سے۔ اے
 عزیز اگر کوئی مبتلائی اغوائے شیطان دھوکا دیوے تو اسکو یہ دعا خاص زبان
 مبارک کی جو بعد شرف ہونے خلعت پیغمبری کو بارگاہ حضرت باری میں از
 راہ عجز و نیاز کے اکثر کرتے تھے پڑھ کر سب کا پر ظاہر ہے کہ پیغمبر صاحب بعد شرف
 ہونے پیغمبری کے تو اس مبتلائے اغوائے شیطان کے نزدیک ہی معصوم
 جو قبل بعثت پیغمبری اغوائے شیطان سے اپنی طیب طاہر پیغمبر کو معصوم
 نہ سمجھے اب وہ غور کرے کہ پیغمبر صاحب جبکہ حالت پیغمبری میں طاہر تھے تو اس
 دعا کو کیا معنی ہونگا اس مبتلائے وسوسہ اور غضب الہی کے عقیدہ میں ارشاد
 پیغمبر صاحب کو ایسی حالت میں کیا تصور کیا چاہی ہو جب اسکے قول کے تو پاکیزہ
 کو نہیں چاہی گناہ کا الہی تجھ پاک کر۔ اے عزیز دیکھہے تو معنی یہاں ہی ہیں
 کہ یا خدا یا پاک رکہہ تو مجھے گناہوں سے یعنی پاک تو کیا ہے تو نے ہمیشہ پاک رکہہ
 اسطر سے خدا تعالیٰ کے ارشاد میں مراد ہے کہ اہلبیت کو جمع گناہوں سے ابتداء
 سے پاک کیا ہے اور آئندہ بھی پاک رکھو گا اور دعا کرنے پیغمبر صاحب کے واسطے
 اظہار عجز و انکسار عبدیت اور تعلیم تہذیب اخلاق امت کی ہے چنانچہ اکثر
 دعائیں اہل بیت کی اس میں مضمون عجز و انکسار کی ہیں کہ انسان کی رونگٹے کھڑی
 ہو جاوین اے عزیز اس مضمون کی مضامین محض واسطے اظہار عجز و انکسار کو لازمہ
 عبدیت کی جناب محبود حقیقی میں اور واسطے عبرت اپنی امتی اور پیروں کے اور
 انکی تعلیم کے لئے ہیں ورنہ وہ نوری جسم طاہر ہے آیات قرآنی اور خود ان کے
 احادیث سے کہ سب مضمون سے پاک اور متبراہین جیسے کہ اوپر تفصیل سے

لکھا گیا صدق اللہ و صدق رسولہ بالجملہ یہ پاک اور طاہر ہیں وقت تولد سے وقت وفات تک غور کر کہ سنی شیعہ سبکی ہاشمی واضح ہو چکا کہ اجماع ہے تمام اہلبیت اور نبی ہاشم کا اور اہل بیت مومنین اور اصحاب رسول امین کی مرویات سب ہی واضح ہو چکا کہ یہ آیتہ پانچوں نوری صہون کے حق میں ہے جن میں خود پیغمبر صاحب بھی شامل ہیں اب اگر معاذ اللہ ایسا خیال کیا جاوے کہ قبل از ورود آیتہ یہ جناب معصوم نہیں تھے تو دیکھہ ہوشیار ہو ایسا خیال کر نیوالا ہرگز اترہ ایمان میں داخل نہیں رہ سکتا غور کر کہ پیغمبر بھیجا ہوا خدا تعالیٰ کا ایمان انسان کو تب نصیب ہو جب پیغمبر کو دل سے سچا پیغمبر جانے یعنی پیغمبر صاحب جس حالت میں جی بڑھکا حکم لاوی اور فرماوے خواہ اس کو نفس بمقتضائے بشریت کو قبول کرے یا نہ کرے فرمان پیغمبر صاحب کو عین فرمان خدا واجب الاطاعت سمجھے اے عزیز دیکھہ تفسیر آیتہ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول میں کہ اطاعت رسول کو کسی وقت کا مقید خدا تعالیٰ نہیں فرماتا اگر معاذ اللہ معاذ اللہ پیغمبر تا قبل از ورود آیتہ معصوم نہ تصور کئے جاوین تو غیر معصوم کے اطاعت مثل اطاعت اپنے کے خدا تعالیٰ کیونکر ارشاد فرماتا معاذ اللہ معاذ اللہ پر ہم میں اور تم میں اور پیغمبر صاحب میں کیا فرق رہتا۔ یہ بات تمام کتب تفاسیر و تواریخ و احادیث سب فرقوں مسلمانوں نے ہویدا ہے کہ پیغمبر صاحب چالیس برس کے عمر میں نامور اظہار بعثت دعوت و نبوت اور محکوم انذار ہوئے اور تیرہویں سال میں بعد اسکے مکہ معظمہ سے ہجرت فرمائی اور مدینہ منورہ میں یہ آیت نازل ہوئی تو بفرض و تہذیر محقق و ساوس اور مبتلائے شر شیطانی کے اگر قبل از ورود آیتہ معاذ اللہ

پیغمبر صاحب کو مصدر عصیان صغیر و کبیر و عمداً یا سہواً کو نبی بیشتر شر شیطان
 سے تصور کرے تو پڑ ظاہر ہے کہ اتنے دنوں تک باوصف مبعوث بنوت
 اور واجب الاطاعت ہونے پیغمبر صاحب کے قول اور فعل پیغمبر صاحب کا
 قابل اعتماد و اتباع نہ ہے اغوذ باللہ من ہذا الوساء اس کو واسطے کہ جب قل
 انکا جائز الخطا ہوا تو کیا معلوم ہے کونسا قول نفسانیت سے ہے اور کونسا بموجب
 حکم خداوند کے کونسا خطا ہے کونسا صواب پڑ ظاہر ہے کہ کسی پیغمبر کی امتین
 سے کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو اپنی مانو ہوئے پیغمبر کو معاذ اللہ کبھی دروغ گو بھی
 تصور کر سکے یا کسی طرح کا عیب لگا دے الا مبتلائے وسوسہ شیطان ہوا ایسے
 ناہنجار لوگوں کو سرگزشتار میں اہل ایمان کی شمار کرنا نہیں چاہئے اسے غیر طالب
 ایمان کو لازم ہے کہ قول احوال اس قسم کے مبتلائے وساء وس شیطان کے
 جب نہ دیکھے تو قائل اسکا کیسا ہی ظاہر العلم عالم فاضل ذی رتبہ دیکھلائی
 دیوے اور کیسا ہی شیخ یا شاہ مشہور پوچھتا ہی اصلاً و مطلقاً اعتماد اس کا
 نہ کرے اسی شیخ بخدی جاتی اور لازم ہے کہ لا حول پڑے کتب تفاسیر اور احادیث
 مرویہ اہلبیت و اصحاب شیعہ سنی سیکے ہائے بالاتفاق ہویدا ہے کہ پیغمبر صاحب
 اور انکی اہلبیت نوری جسم مہر سے لحد تک محصوم تھے صرف ایک فرقہ کا
 کوئی ملا مولوی اگر ایک بات کہے اور وہ مخالف ہو عقل و نقل یعنی قرآن و احادیث کے
 تو اس پر سرگزشتار و اعتقاد نہیں چاہئے حدیث کا مقدمہ بہت نازک ہر ہزار ہا
 احادیث بنی امیہ کی حکومت میں وضع ہو گئی ہیں اور ہزار ہا احادیث میں
 خلط ملط نسخ نسخ ہو گیا ہے قرآن جانے اپنی پیاری پیغمبر کے اسی لئے وہ تدارک

ان حرکات کا پہلے ہی سے فواکیر یہ بھی معجزہ ہے پیغمبر صاحب کافر یقین کے جاننے واضح ہے کہ فرمایا آپ نے کہ حبس وقت کوئی حدیث تم سنو تو اسے رو کر و طرف قرآن کی یعنی رجوع کرو اور تطبیق دو قرآن کے موافق ہے تو جانو کہ میرا فرمودہ ہے اور نہیں تو جانو کہ جھوٹ ہے اور قرآن میں موجود ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے قان تنازعتم فی شئ فردوا الی العمد و الرسول انکم تم تو ممنون بالقد و الیوم الاخر ذلک خیر و احسن تاویل یعنی اگر منازعت واقع ہو تم میں ایچ کسی چیز کے امور دین و دنیا کو پس پیرو تم اسکو طرف خدا و رسول کے اگر تم ہو ایمان لائو الے ساتھ خدا اور روز قیامت کے یہ بات بہتر ہے اور نیک زیادہ از راہ تاویل یعنی عاقبت اور انجام کو اسے عزیز جو حدیث خلاف قرآن اور احادیث متفق علیہا ہو اسو قرآن اور احادیث متفق علیہا سے تطبیق ضرور ہے اے عزیز اس جگہ یہ بھی ظاہر ہے کہ فرمودہ رسول مقبول عین فرمودہ حضرت باری تعالیٰ ہے۔ اے عزیز یاد رہے کہ فقیر وہ حدیث اور وہ روایت لکھتا ہے جو فریقین کے ہاں باتفاق موجود ہے میں نے کتب احادیث شیعہ میں کہ ان کے ہاں بتنی آحاد موثقہ میں سند تو ثیق ان کے اہلبیت طاہرین رسول مقبول سے ہے جو حدیث دیکھی اور اسکو متروک العمل اور برخلاف پایا یا رسم و رواج سنت جماعت سے تو میں نے بہت کوشش کی اسکی تلاش میں بیچ کتب سنت جماعت کے بعد سعی اور کوشش کے یہ بات میں نے اختیار کی کہ جو حدیث کہ شیعہ کی کتاب میں پائی خواہ بعینہ خواہ قرآن اور موافق اس کے جو مضمون سنت جماعت کی کتب احادیث و لفظ پیرو میں پایا تو ساتھ حوالہ لفظ متفق علیہا اور پر بھی بحوالہ نام کتاب کے لکھا اور یہی نہایت تنی جو ایک ہی فرقہ کی ہاں ہے اسی نہ لکھتا لیکن اے عزیز میں نے فضائل رسول

و اہلبیت رسول میں ہی عجب معجزہ دیکھا یا وصفیکہ دونو فرقوں کی کتابوں سے ہویدا ہے
 کہ بنی اُمیہ خصوص بنی ہاشم کے باپ کے وقت میں اہلبیت کے فضائل کے ٹھٹھنے میں
 اور برخلاف انکو وضع احادیث میں بہت کوشش ہوئی لیکن یہ ایک ذرا سا
 نمونہ ہے دلائل فضائل سے ان الفضلان اشرف المخلوقات خالق ارض و
 سموات کے کہ انکی فضائل میں کوئی مضمون حدیث نہیں دیکھا جو فریقین کے
 ہاں نہ ہو اگرچہ رسم و رواج اکثر سنت جماعت میں خلاف اسکے دیکھا جاتا ہے
 بلکہ کتب عقائد میں انکی صاف خلاف احادیث موجودہ ان کی کتب کو پایا جاتا ہے
 اے عزیز فقیر کو اصلاً و مطلقاً غرض مناظرہ اور تعصب مذہبی سے نہیں یہ مقولہ فقیر کا
 صرف بیان واقع بغیر لاگ لپیٹ کے ہے قصد تعرض و کنایہ کے جان بلکہ
 فقیر بچوانے مضمون مقال شاعر شیراز علیہ الرحمہ خواہی سپید جامہ و خواہی
 سیاہ پوش تعرض لقب سے کچھ غرض نہیں رکھتا یہ جو حوالہ کتب میں بہ تعبیر تیر و
 تصریح القاب شیعہ اور سنی عرض کیا کرتا ہے یہ محض نظر بر شہرت ان دونو
 فرقوں کے اور صفراشکنی علمائے ظاہری کے ہے کہ وہ خاص حوالہ سے اپنی علماء
 کے کتابوں کے سرنگون ہو سکتی ہیں اور چون و چرا نہیں کر سکتی اے عزیز فقیر کو
 خالصتہً لہ صرف ہدایت عام مقصود ہے اے عزیز یاد رہے کہ مرید کو لازم ہے کہ
 بجاں و دل پیرو ہو اپنی پیر کا طالب ایمان غور کرے کہ پیغمبر صاحب اور اہلبیت
 انکی سب اہل اسلام کے پیر اور پیر زادہ ہیں کتب سیر اور حدیث سے ظاہر ہے
 کہ ہدایت کرنے میں کس قدر صرف محبت تھی انکو باوجودیکہ لوگ انکو اذیت پہنچا رہے
 تھے اور کس کس طرح کی تکلیفیں دیتے تھے لیکن وہ خیر خواہی میں ان نادان اور

ناواقفوں کے باوصف اپنی تکلیف اٹھانیکے کوتاہی نہیں کرتے تھے اے عزیز
 عقلاً بھی دیکھ لی کہ خالصتہً لئذ وہ ہی امر ہے جس میں اپنا کوئی فائدہ دنیاوی نہ ہو
 اے عزیز جو جامہ کہ اُن کو خدا تعالیٰ نے عطا کیا تھا وہ کیا جان ہے کسی کی کہ
 مثل ان بیک سرتار اسکو کام میں لاسکے لیکن مرید اور پیر کو واجب اور لازم ہے کہ
 حتی الوسع اپنی پیر کی پیروی میں کوشش رکھو اور مضمون ہدایت مشحون
 لایخاقون لامرہ لایم کو ہمیشہ پیش نظر رکھے خوشنودی خدا اور رسول کو ہر وقت اور ہر لمحہ
 سب باتوں پر مقدم رکھنا چاہئے فقیر نے اختیار عقیدہ باپ دادا بہائی بند
 کنبہ قبیلہ کے عقاید دیکھ کر نہیں کیا اور قرآن اور احادیث سے بھی یہی ظاہر
 ہے کہ اختیار عقائد فجواہی انا وجدنا ابائنا کہ یہ مقولہ کفار کا تھا نہیں کرنا چاہئے بلکہ
 جو کچھ پیغمبر صاحب پروردگار عالم کے ہائے لائے ہیں اور انہوں نے اور ان کی
 اہلبیت نے کیا اور فرمایا اُس پر عمل کرنا چاہئے اور اُن عقائد کو دل میں مستقیم کرنا چاہئے
 اس میں مان باپ خویش اقربا برامانین یا چوٹ جاوین تو پرواہ کرنی نہیں
 چاہئے اے عزیز یہ مقام بہت نازک ہے کتب سیر اور تواریخ دیکھو سے بشتر طیکہ
 انسان عقل اور ادراک صحیح رکھتا ہو تو کیفیت اٹھا سکتا ہے فقیر نے اکثر فرقوں
 کی کتابیں دیکھیں کتب تاریخ سے عجب عجب طرح کی حال ظاہر ہیں فقیر کو ابتداء
 حال سے تحقیق کی طرف بہت نظر رہی اکثر علماء فریقین اور بیشتر فقہر اسی ^{نظر} ^{نظر}
 اسرغایت اور غرض کی ملاقات کا استفادہ علوم رسمی و ظاہری پر ہی شیعہ سنی
 دو فرقہ کے عالموں نے کیا علماء کو بیشتر متبلائے نفسانیت پایا ہاں فریقین میں
 جن عالم کو فقیر کے صحبت کا کچھ چکا لگا ہوا پایا اس میں کچھ کیفیت پائی ورنہ ناگفتہ

ہر خوب ہو غور کیا تو واضح ہے کہ علمائے مختلف حیثیات نفسانی سے کہ تفصیل
 میں اس کے وقت صرف کرنا فقیر محض تفسیر اوقات اور خلافت مقصود مانجھ و فہم جاننا
 عجیب طرح کی اغراط تفریط کر ڈالی ہے اگر تفصیل اور تصریح اس قسم کے امور ات کو
 اس جگہ لکھی جاتی ہے تو مقدمہ طول کو پہنچتا ہے اور اصل مقصود بیان فضائل فوت
 ہوتا ہے اس مقدمہ میں رسالہ ہدایت العوام میں فقیر نے کچھ تفصیل سے لکھا ہے
 جس کو دیکھنا منظور ہو تو اس میں دیکھو اور اختیار لقب میں ہدایت فضیلت
 اتباع و دوستداران اہلبیت میں انشاء اللہ لکھا جاوے گا۔ کتب عقاید اور تفاسیر
 و احادیث فرقہ شیعہ میں بالاتفاق پایا گیا اور عند المذاکرہ بعض شیعہ صاحبوں سے
 جو سنا بھی گیا تو واضح ہوا کہ یہ البتہ پیغمبر کو اور انکی اہلبیت کو بے شک و شبہ
 وقت تولد سے وقت وفات و شہادت تک معصوم جانتے ہیں اور کسی طرح کا
 سہوا اور خطا عمداً یا سہواً کبھی کسی طرح کسی حالت میں ان سے نسبت نہیں دیتے
 کتب عقاید سنت جماعت میں جو دیکھا گیا اور عند التحقيق علماء سے بھی کہ بعضوں
 خاص فقیر نسبت تلمذ رکھتا ہے سنا گیا تو واضح ہوا کہ انکی ہاں صرف پیغمبر کو
 بعد مبعوث ہونے کی پیغمبری پر معصوم جانتے ہیں سو یہی قصد اگناہ سے اور اہلبیت
 رسول کو اصلاً معصوم نہیں جانتے مگر بعض محفوظ لکھتے ہیں چنانچہ کتب احادیث
 مثل صحاح الستہ و سنت جماعت کی بعضی حدیثوں سے ہوا ہے کہ بعد پیغمبری ہی
 پیغمبر صاحب ہو سہواً معاذ اللہ خطائیں صادر ہوئیں اور نماز میں سہواً واقع ہوا
 نماز قضا ہونے بسبب سوجانے کو جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے لیکن
 انکی ہاں یہی بعضے وہ علماء جو حقیقت اگناہ اور فقر کا چپکار کہتے ہیں جنکی طرف فقیر نے

اوپر اشارہ کیا البتہ اُن کے اقوال سے ہویدا ہے کہ عقیدہ اول کا درجہ عصمت مثل
 عقیدہ شیعوں کے واضح ہے یعنی وہ پیغمبر صاحب اور انکی اہلبیت کو ہمیشہ صغائر و
 کبائر سے عہد اسہوا ہند سے حد تک معصوم جانتے ہیں۔ بعض فی زمانہ ابھی جن
 خاص فقیر سے اتحاد و بے تکلفی کی ملاقات رہی ہویدا ہو کہ اگرچہ ظاہر میں لقب
 اور عقیدہ اول کا بموجب مندرجہ کتب عقاید اُن کے کی ہو لیکن اظہار ایسے عقاید
 کا کچھ تو بوجوہات مختلفہ مفاد و مضار دنیوی ہے اور کچھ پیاس شرم ترک ہومات
 قدیمہ آباؤ اجداد و اسلاف اور کنبہ قبیلہ موجودہ کے۔ اکثر احادیث کتب سنت جماعت
 میں ہی موجود ہیں کہ جبے عصمت پیغمبر صاحب اور انکی اہلبیت کے جب کا ذکر بسط
 تفصیل سے اوپر ہوا ہویدا ہے اور مطابق اسکے کتب شیعہ میں اہلبیت سے احادیث
 مرویہ دیکھی گئیں کہ اُن میں صاف صاف تصریح ہے کہ کیسی طرح کی گنجاک اور محل
 تاویل نہیں قریب وہ بھی لکھی جاتی ہیں اور یہی سبب ہے کہ بعض علماء حقیقت
 آگاہ ان کے ہی قائل عصمت بموجب تصریح صدر پائے جاتے ہیں اور جو عالم
 ہو کر اس رخصی بے برہ پایا جاوے تو جانتا تو کہ مقہور و منضوب الہی ہے۔
 وہ حدیثیں جو علی العموم و اطلاق عصمت رسول و اہلبیت رسول پر کتب سنت جماعت
 میں ہی ہیں ان کی تطبیق تو البتہ کتب شیعہ میں پائی جاتی ہے اور جو حدیثیں
 سہو و خطا کی ہیں وہ صرف کتب سنت جماعت میں پائی گئیں اس کی عقل و
 فہم قطع نظر تحقیقات عقلی اور نقلی وغیرہ مراتب کے خیال کر سکتا ہے کہ ازلیکہ
 وہ حدیثیں ہم خلاف عقل و نص قرآنی اور ہم خلاف نقل یعنی احادیث متفق علیہا
 فریقین کے ہیں تو پُر ظاہر ہے کہ قابل اعتماد نہیں لیکن فقیر نے فریقین کی کتابوں

بہت سعی و کوشش کر کے انکی یہی تحقیقات کی اور ان کے راوی کتب جالبین سے بہت تفتیش سے نکال دیا اور واضح ہوا کہ یہ اسی قسم کی احادیث میں سے ہیں جو زمان حکومت بنی امیہ میں موضوع ہوئی ہیں اور ان میں وہ راوی ہیں جن کو نزدیک کے باپ نے ہزار ہا روپے اسی کام کے لئے دیئے ہیں تفصیل اسکی فقیر لکھ چکا ہے کہ یہاں غیر مقصود مورث تطویل ہے ہدایت العوام میں کتب معتبر سیر و تواریخ اور اسمائے رجال سنت جماعت سے بھی فقیر نے بہ تشریح لکھا ہے جس طالب تحقیق کو دیکھنا منظور ہوا سمین دیکھو یہاں مختصراً اتنا لیس ہے کہ قاضی عیاض مالکی اور محقق دہلوی اور نووی شایع صحیح مسلم وغیرہم اکثر علماء معتبرہ سنت جماعت سے بھی تکذیب و جرح ان احادیث کے مضمون اور ادوں کے راویوں کو صاف واضح ہے اور کتب شیعہ سے قاطبتہ بلکہ بعضے راوی اس حدیث کو وہ ہیں کہ چہ سا ثبہ برس بعد اس واقعہ کے حیکا وقوع معاذ اللہ روایت کرتے ہیں خود مشرف بحضوری پیغمبر صاحب ہوئی اور اسلام ظاہر کیا اور فی الحقیقت پہلا سہو کرنا پیغمبر صاحب کا نماز میں اور سو جانا اور قضا ہو جانا نماز کا کس طرح عقل و اعتقاد معتقد پیغمبر صاحب کا گوارا کرے جبکہ خدا شتم اپنے اس فضل اور خاتم النبیین کے حق میں فرماوے۔ الم نشرح لک صدرک اور فرماوے سنقرک فلا تنسے اور امثال اسکے اور ام المؤمنین حضرت عائشہ سے یہ حدیث مروی ہو جو متفق علیہا فریقین کی ہے حضایہ پیغمبر صاحب میں کہ عالم خواجہ ظاہری میں کہ بمقتضائی عروض بشریت ظہور الحق اسکا ضرور ہے آپ کی آنکھیں سوتی ہتھیں اور قلب جاگتا تھا اور صد ہا حدیثیں فریقین کی متفق علیہا ہستی

کی ہوں کہ ہر ایک اپنی جگہ مذکور ہے ہر کیونکہ دل صاحب ایمان کا اور زبان اہل
 ایقان کی یاری دے کہ ایسے پیغمبر کو نسبت سہو و خطا کی دے سکے اے عزیز
 بات یہ ہے کہ سلاطین بنی امیہ وغیرہ جائزین کا حال کتب تواریخ فریقین سے
 ظاہر ہوتا ہے کہ شرابین پی پی کر مند بنوی پر بیٹھتے تھے نماز و نماز سہو
 اور خطا کرتے تھے ان عیبوں کے چہا نیکو رسول اور اہلبیت رسول کے
 فضائل میں کو اور اپنی اکثر اہل اور احباب اصحاب بنی کے یکساں کر نیکو ستا
 اہلبیت کے کہ بیشتر اونہیں کوئی چالیس برس کی عمر میں کوئی اس سے زیادہ
 کوئی کم اس سے مشرف باسلام ہوا اور اتنی مدت عمر تک علی الاعلان
 بت پرستی اور شراب نوشی وغیرہ ساری اس قسم کی باتوں میں گزرا نی
 اور ان میں سے سوائے اہلبیت بنوی کے کسی کے لئے کوئی عصمت یا حفظ
 کا قائل نہیں ہوا بلکہ خطائیں پے در پے اکثر اُسے صادر ہوتی تھیں اور اہلبیت
 اور خود جناب بنوی پر ظاہر ہے کہ حقیقتہً ان سب باتوں سے ابتدا ہی سو پاک اور مبرا
 تھے اور سب یکو دونوں پر یہ بات ہویدا تھی اگرچہ ظاہر میں بسبب خوفِ حکومت
 کے دم نہ مارتے تھے سو واسطے آئینوالی نادیدہ اور ناواقف جماعتوں کو غرض
 بسبب چند در چند اسباب و اغراض مختلفہ کے وضع احادیث اس قسم کی کو ان
 اور ہونے خصوص نزدیک کے باپ نے اس قسم کی باتیں جو جو کچھ کروا میں کتب
 تواریخ دیکھنے سے ہویدا ہوتا ہے ان دونوں جو شخص اتباع و موافقہ اہلبیت
 معلوم ہوتا تھا وہ جاسے مارا جاتا تھا بلکہ کوئی شخص غیر اتباع و مقلد اہلبیت
 نہی اگر فضائل میں کوئی حدیث ظاہر کرتا تھا تو جانپر آہنتی تھی چنانچہ حال صاحب

صحیح نسائی کا کتب فریقین سے ہویدا ہے کہ اُس نے کتاب لکھی جس میں کچھ فضائل
 اہلبیت ہو آخر غریب یہاں تک تنگ ہوا کہ پھر صحیح نسائی لکھی اور پہری
 مستہم مارا گیا ابن عرفہ معروف قضویہ کہ محدثین معتبرہ سنت جماعت سے ہو اپنی
 تاریخ میں لکھتا ہے کہ اکثر احادیث زمانہ بنی امیہ موضوع ہوئیں قریب کے لم اُس نے
 برخلاف میں بنی ہاشم کے فضائل میں انکی اعتبار کے صاحب خلاصۃ الخصالہ اور
 صاحب جامع الاصول بہت تفصیل سے لکھتے ہیں کہ جماعت کثیر نے بسبب مختلف
 اغراض و مقاصد کے بہت احادیث وضع کیں صاحب جامع الاصول بعد کلام
 طویل کے لکھتا ہے کہ واسطے ملوک کے بہت حدیثیں وضع ہوئیں سب عقیدہ
 سلیم الاذہان اور ماہرین تجربہ کا زمانہ غور کر سکتے ہیں کہ لغجوائے مقولہ حضرت
 سعدی شیراز رحمہ اللہ الناس علی دین ملوکم خاص و عام کا اس زمانہ لکھیا
 حال ہوگا ہم دیکھتے ہیں اس زمانہ میں بھی کہ بہتیرے لوگ مسلمان ہیں امت محمدی
 میں کہ قرآن و حدیث کا اعتقاد کا ادعا کرتے ہیں لیکن جبکہ کام غیر دین اسلام
 تنخواہ پیش قرار دیتی ہیں اور سند افتا یعنی تجویز انفصال مقدمات سپرد
 کرتے ہیں اور حکم انہیں دیتی ہیں کہ ہمارے آئین و قانون کے بموجب فتویٰ جاری
 کرو یعنی تجویز انفصال اس آئین پر جو مخالف ہے قرآن اور احادیث کے تو لوگ
 باوصف علم و فضل کامل صاف آیہ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون
 کو پس پشت بلاق لہ بیان پر رکھ کر طبع حکومت زخارف دنیوی کہ فی الحال
 وبالفعل حاصل ہوتی ہے بموجب خوشنودی حکام کے صاف اور بکے ہر عمل
 کرتے ہیں ہر روز دیکھنے میں آتا ہے کہ اکثر ظاہر الاسلام مفتی ڈگریاں سود کی

یعنی حکم دلوانے سود کا اور صد ہا احکام برخلاف اپنی مانے ہوئے دین کے دھڑا دھڑ
 جاری کرتے ہیں اور دعوا ایمان و عمل کا قرآن اور حدیث پر گنا سجدہ کا ماتہ پر صدق
 رسول اللہ جامع الاصول کتاب معتبرہ احادیث صحاح سنت جماعت میں اور یہی
 کتب شیعہ میں جو مضمون ہے فی الحقیقت منجملہ معجزات پیغمبر صاحب کے ہے
 آپ پہلو ہی سے فرما گئے تھے کہ میری بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے کہ نمازین اور
 قرآن پڑھیں گے مسجدوں میں آویں گے بالجمہ سب باتیں ایمان کی اون پر
 بہت ظاہر ہیں ہوں گے لیکن درحقیقت ایمان سے ایسے مغرور اور دور ہوں گے
 جیسے تیر بعد ایصال کے کمان سے اے عزیز یہی حال کتب تواریخ دیکھنے سے جو جب کا ہی
 ظاہر ہے نقسانیت اور طمع دنیوی بد بلا ہے خدا محفوظ رکھو حال شہادت خباب
 سید الشہداء اگر گوشہ رسول مقبول پر کہ وہ پیغمبر واضح ہے کہ پیغمبر صاحب کی سب
 امتی معتقد رسالت اہل ایمان کہلاتے تھے جنہوں نے یہ کچھ کو تک کو اور عزت
 طاہرہ کی کس تعلیم اور رحم دلی سے پیش آئے اور حرمت خانہ نبوی کیا ملحوظ رکھی
 امام حسن کہ مشبہ ترین صورت مطہر رسول مقبول تھے حال انکی شہادت کا نہر سے
 اور زہر دلوانا اور خوشی ہونا ساتھ استماع خبر شہادت کی یزید کو با کثرت العباد
 اور استیعاب ابن عبد البر اور فصل الخطاب احمد یار سا اور اعتراف صاحب خیر الجلال
 اور ملا نور الدین جامی اور مولفان وفار الوقافی اخبار دار مصطفیٰ اور تصدیق نزل الابرار
 مرزا محمد معتمد خان بدخشی وغیرہم کتب سنت جماعت اور اکثر کتب شیعہ سے از بس
 واضح ہے یہاں تک کہ فاختہ بن قریطہ نے اس کے مسرت کرنے پر کیسی عزت
 فضیحت کی معاذ اللہ معاذ اللہ منبر پر سب کرنا ہولائے مومنین علی ابن ابیطالب

اور دونو شاہزادوں اور انکو ہمراہی مثل حضرت محمد بن ابی بکر وغیرہ کو مستقصا اور
 استیجاب کے اور الصدور وغیرہ سے ازلیہ واضح حال حدیث متفق علیہا فریقین کے
 نہایت صحیح موثق سب جانتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ نے من سب علیا فقد سبنی
 ومن سبنی فقد سب اللہ یعنی جس شخص نے سب کیا علی کو اُس نے مجھے سب کیا اور جو
 مجھے سب کیا اُس نے اللہ کو سب کیا یعنی بڑا کہا تھوٹا المحبین مرزا محمد معتمد خان حبشی
 اور دافطنی وغیرہ کتب معتبرہ سنت جماعت میں صاف لکھا ہے کہ مروان وغیرہ جو سب
 حکم زید کے یا پکے جو مرتکب اس حرکت شنیعہ کے ہوئے تھے اُسے پوچھا گیا کہ تم
 کیونکر یا وصف جانتے اس حدیث کے ایسی حرکت شنیعہ کرتے ہو مروان کا جواب
 دیا کہ سچ حدیث ہم جانتے ہیں لیکن کام ہمارا البتہ اس کے مستقیم نہیں ہوتا اور سب
 اصحاب بنی کے تھے اے عزیز جب یہ نو بتین تھیں تو وضع احادیث ان باتوں کے
 محل تعجب نہیں۔ اکثر ابعد کے علما کچھ تو بسبب اتباع کذاہی کے کچھ بسبب ہنشین
 ہو جانے مضامین مندرجہ کتب سابقین اپنی کے کہ یہی غرض اور غایت تھی ضاع
 وبانی وضع کو اور کچھ بسبب پائے جانے باپ دادا اپنوں کے ایسی حالت پر اور کچھ
 بسبب کثرت اور اجماع بہت سے لوگوں کے کہ مدت سے ایک حال پر چلے آئے ہو
 اور سالہا سال چلے آئے حکومت اور اقتدار حکام مخالف اہلبیت کے کہ اسی اور کئی
 برس تو خاص حکومت بنی امیہ کی رہی اور بعد ان کے عباسیہ وغیرہ کی بھی صد ہا
 سال اسیلج پر غرض بوجوہات گوناگون و بوقلمون اسی قسم کے عقاید یعنی ایسی
 احادیث پر قائم ہے ہاں جن کو تا سید ازی شامل حال رہی وہ اگر چہ ظاہر میں
 ایسے ہی کچھ دیکھلائی دیتے رہے لیکن باطن میں احادیث موثقہ اہلبیت و عترت نبوی

پر دل سے قائم رہی بلکہ بعضوں نے وقت مرگ یا اعلان ظاہر بھی کر دیا چنانچہ بعضے
 شافعیہ کے حائسے امنین کی کتابوں سے ظاہر ہے اور بعضوں نے تا بہ مرگ بجز اپنی
 راز و ازون کے بہید نہیں کہولا اے عزیز نفسانیت بد بلا ہے انسان از بس
 ضعیف البیان ہے ہر وقت اور ہر لمحہ استعاذہ پروردگارِ عالم سے چاہیے کچھ
 طمع جاہ و منصب اور مال و مثال دنیوی ہی پر نہیں منحصر ہے بعضے وقت طمع نام
 آوری اور مناظرہ اور مکابرہ میں بھی نفسانیت آجاتی ہے چنانچہ اکثر علماء ایسی
 بلا میں بھی گرفتار ہو گئے ہیں اور ہر عاقل صاحبِ ادراک سلیم تجربہ سے بخوبی جان سکتا ہے
 کہ بسا اوقات وقت مناظرہ و مقابلہ بعضے لوگ بلکہ خاص علماء تک دیکھ جاتے ہیں
 کہ اپنی مخالف کے قایل کر نیکو اظہارِ خلاف واقع بلکہ خلاف معتقد اپنا بھی بسببِ بلا
 پسند اور مستحسن معلوم ہونے لگتا ہے اور سرسبزی سخن کے نفس کو پسند و مختار کرتے
 ہیں لیکن جبلا اور نادان واقف پیارے بڑے دشمن اس سبب اسکو مفت گمراہ اور خوار
 ہوتے ہیں کیونکہ جو کہ موجود ہیں سو تو خود باستماع تقاریر کے اور جو اس شتم کی باتیں
 تحریر میں آئیں تو جب تک وہ تحریر روئے زمین پر موجود رہی مگر اہی لوگوں کی جاری ہو
 گئی اس واسطے کہ یہ دیکھنے والے پیارے یہ خیال کرتے ہیں کہ ایک بڑے مشہور عالم نے
 جو ایسا لکھا ہے البتہ یہ سچ ہو گا۔ فقیر نے کتاب تخبہ اثنا عشریہ جناب حضرت مولانا
 مولوی شاہ عبد الغزیز صاحب رحمۃ اللہ میں جو بہت مشہور عالم تھے سنتِ حیات
 کے دیکھا وہ لکھتے ہیں کہ حدیث سہو اور قصاصے نماز کافی کلینی اور تہذیب الجعفر
 طوسی شیعوں کی کتابوں میں بھی ہے سو بموجب حوالہ اُن کے فقیر نے تلاش کئے
 اگرچہ جناب معظم الدمیر سے استاذ کی استباد تھے لیکن ایمان کی بات یہ ہے

کہ انجام کار صداقت مقال اُن کے واضح نہ ہوئی یا تو یہ تحریر ارشاد اُنکا بسبب
تعصب مذہب کے معلوم ہوتا ہے یا یہ بات ہے کہ مدار اس کتاب کا انکی ایک کتاب
ہے نصر اللہ کا بلی کی جگہ نام ہے صواق کیونکہ انہوں نے کچھ قدر قلیل تو اپنی طرف
سے تقریر کو تفصیل دی ہے ورنہ باقی سراسر ترجمہ ہی اُسی کتاب کا اور وہ بھی بُرا
عالم تہا سنت جماعت کا اُسنے ہی مقابلہ میں علمائے شیعہ کے یہ تصنیف مناظرانہ
بطریق رد و کد کی ہے اور انکی بھی مامو وغیرہ بعضے اقربا عالم مشہور شیعوں کے ہوتے
تو ظاہر اسباب یہی ہوید اہو کہ یا تو انہوں نے نصر اللہ کا بلی کی تحریر پر اعتماد کیا
کہ علمائے مشاہیر سلف سے انکی تہایا اپنی ہمسر ہم عہد علماء ہجرت منکر اعلان الزام قابلیت
کیواسطے اظہار قابلیت کو کام فرمایا بہر کیف یاد ہو کہ کہانا اگلوںکی تحریر پر انفسانیت کچھ نہ کچھ
اس سے ظاہر ہوتی ہے کیونکہ عند التحقيق و تفتیش واضح ہوا کہ کتب شیعہ محولہ جناب
مدوح میں یہ حدیثیں بطریق نقل کی ہیں سنت جماعت سے نہ بطریق صحیح اعتقاد
بلکہ کتاب تہذیب الاحکام محولہ مذکور الصدر میں صاف یوں لکھا ہے کہ زرارہ نے
پوچھا امام محمد باقر سے کہ وہ شیعوں کے ہاں بارگاہ اماموں عترت معصومین میں ہیں
کہ یا امام آیا پیغمبر صاحب دو سجدہ سہو کے کہے ہیں آپ نے فرمایا کہ نہیں اور نہیں
کہتا سجدہ سہو کا کوئی امام یعنی سہو معصوم سے ہرگز صادر نہیں ہوتا کہ محتاج
سجدہ سہو کے تدارک کا ہو وی اور پیر ابو جعفر محمد بن حسن طوسی مصنف تہذیب
مذکور اسی جگہ لکھتا ہے کہ ہم یعنی سب علماء شیعہ کے جو فتوادی ہیں تو اس بات
پر کہ متضمن ہے اس خبر کو اور وہ خبر جو تھمن سہو پیغمبر صاحب کی نماز میں اور
دو سجدتین میں ہے وہ خبر بموجب اخبار سینوں کے ہے اور اسید طرح خبر لیلۃ التقریر

یعنی قضاے نماز کی حدیث کو علماء شیعہ نے صاف وضعی لکھا ہوا ہے غریزہ جب فقیر نے
اپنی آنکھ سے یہ بات دیکھی تو کمال متعجب ہوا اور اکثر باتیں اور اسی قسم کی کہ شیعوں کی
کتابوں میں بجا کتب سنت جماعت کے فقیر نے دیکھیں تھیں تحفہ میں انکا جواب درود
جو دیکھا تو مجھے ایسا خیال ہوا کہ شاید جیسے انہوں نے حوالہ دیدیا ہے ایسا ہی حوالہ علماء
شیعہ نے بھی دیدیا ہوگا چنانچہ تحفہ میں میں نے بیچ شروع باب مطاعن کی
تیسرے طعن میں دیکھا کہ انہوں نے صاف لکھا کہ علمائے شیعہ جو تذکار حبش میں
میں لکھتے ہیں کہ پیغمبر صاحب نے فرمایا جہنم و ایش اسامہ لعن اللہ من تخلف عتہا
کتب سنت جماعت میں ہے یعنی سامان کرو لشکر آسامہ کالعت کر و خدا
اُس پر کہ واپس آئے اُس لشکر سے سو یہ جملہ لعن اللہ من تخلف عتہا ہرگز کتب
سنت جماعت میں موجود نہیں یعنی اس کے صاف ظاہر ہوا کہ شیعہ غلط حوالہ
کتب سنت جماعت کا دیتے ہیں اے غریزہ چونکہ میرے استاد کے استاد
اور نہایت ثقہ اور معتبر عالم مشہور تھے فقیر ہی ایک زمانہ میں کہ عالم جوانی تھا
اس اعتماد پر بعضے شیعوں نے اکثر بحث اٹھائی لیکن چونکہ عطاے ایزدی سے
ہمیشہ سنی فقیر کو مقصود اور نظر تحقیق پر رہی اکثر جگہ سے کتابیں تلاش کیں اور
دیکھا تو واضح ہوا کہ مل نخل وغیرہ اکثر کتب معتبرہ سنت جماعت میں بنے شک
و شبہہ جملہ منکرہ حضرت مدوح موجود ہے فقیر کو کمال عبرت ہوئی اور خدا سے
پناہ مانگی کہ خداوند اتو اپنی عین عنایت اور تصدق سے اپنی حبیب اور مسک
محبوبین طاہرین کی شرفسانیت سے محفوظ رکھے اے غریزہ یاد رکھ کہ قطع نظر اپنی استاد
کے استاد ہونے کے باوجود میں کہتا ہوں کہ یہ عالم متجربہ و وقت کے قرآن و

امثال میں یکہ زمان اور نہایت بے طمع اور متوکل شخص منتخب روزگار مشہور
 تھے لیکن پھر یہ حرکتیں بحسب ظاہر بجز ہوائے غلبہ اور گوی سبقت میدان میں ناظرہ
 اور ہوائی پرورش سخن کہ یہ ہی ایک مشعبہ ہر نفسانیت کا گوی اور امر نہیں معلوم
 ہوتا کیونکہ اسی قبیل کے اور بھی اکثر باتیں دیکھیں علی الخصوص آیہ تطہیر میں بھی ایسا
 ہی کچھ دیکھنے میں آیا کہ ظاہر میں کمال نمائش تجر اور سخن پردازی اور سبقت گوئی
 غلبہ خضم پر لیکن انجام اسکا عند تحقیق و تفتیش ہر محقق طالب حق کی منتج ظہور
 خلف واقع اور مخالفت احادیث متفق علیہائے فریقین اور مال اسکا موجب
 شرمساری رویہ و رسول خدا اور انکی اہلبیت کے اور باعث رہ زنی و ماندگی
 جہلا چنانچہ صد ہا چوٹے سوٹے طالب علم بلکہ اکثر علمائے ظاہری معتقدین انکی
 طرف انکو اعتماد پر امنین کہ مضمون مصرعہ پر مصر معلوم ہوتی ہیں اصل حقیقت
 یہ ہے کہ توفیق ایزدی شامل حال نہوتی اور اس تحقیق و تدقیق سے فقیر کو خیال
 تطبیق نہ دل میں آتا تو صرف نظر انکی اعتماد ارشاد کے فقیر بھی ویسا ہی غافل
 حقوق اہلبیت سے رہتا جیسا کہ انکی ارشادات کے اعتماد و اعتقاد سے ہر بے تحقیق
 بشر خوار و خمیرہ سکتا ہے اے عزیز توفیق ہدایت ایزدی تو مقدم ہے لیکن ظاہر
 اسباب نبی طالب حق کو ضرور ہے کہ تحقیق حق میں دل و جان سے سعی اور کوشش
 ہمیشہ رکھی اور نفس الامر میں دیکھ کہ حقیقتہً اپنی لئے بھی یہ عیش دوام ہے تحقیقات
 دو نور قونکی ہائے کرے تو انجام کار بجز اے مضمون جو بندہ یا بندہ راہ راست
 و مستقیم پر آجا و لگا اتنا یاد رہے کہ اطاعت خدا و رسول اور تمسک اہلبیت رسول
 ہمیشہ متنقش خاطر اور اہم مقاصد و بہام دینی تھے اسکے ادا و انجام میں رسوم و سنن

اور کنبہ قبیلہ کا ہرگز خیال نہ کرے یہ یاد رہے کہ احادیث متفق علیہا اور موقوفہ اہلبیت
 سے عصمت پیغمبر صاحب اور ان کی اہلبیت کی مہر سے لحد تک واضح ہے
 اور یہی تطبیق و توفیق اسکی احادیث موجودہ کتب سنت جماعت سے ہے
 تو ہر انکو غیر معصوم خیال کرنا اور احادیث موضوعہ زمان بنی امیہ جو مخالفیات
 و احادیث اور فرمودہ اہلبیت ہوا پسہرمتک اور اعتقاد کرنا صاف مخالفات
 ثقلین کی۔ اکثر فرقہ ہائے صوفیہ کی ملفوظات و مقولات خاصۃً فرقہ چشتیہ
 کے کہ وہ بھی باسباب ظاہر فرقہ سنت جماعت میں منسوب ہیں اور انہیں
 میں شمار کئے جاتے ہیں جو دیکھے گئے اور اکثر اس خاندان کو فقرا سے فقیر کو
 صحبت خلوت اور جلوت کی بھی رہی واضح ہوا کہ خواص کمل جو ہیں وہ بھی پیغمبر
 اور اہلبیت کو بموجب منسوخ صدر بے شک و شبہ معصوم اعتقاد کرتے رہی
 ہیں اور اس آیت کو خاص عصمت تہارت میں ان معصومین ظاہرین کے
 دلائل مخصوص سے جانتے ہیں اے عزیز فقر او ادنیائے کمل جو ہیں انکا عجیب
 طرح کا حال ہے فقیر نے بیشتر کتب سیر و تواریخ اور انکی مقولات و ملفوظات
 سے بھی پایا اور بعضے کاملین زبان سے بھی جس نے فقیر کو ملازمت نصیب ہوئی
 ان سے بھی یہی تحقیق و متکشف ہوا کہ ان لوگوں کو اگرچہ ظاہر میں سنت جماعت
 سنت جماعت جانتے تھے اور ظاہر برتاؤ بیشتر انہیں کا جو ظاہر میں صوم و صلوٰۃ
 کرتے تھے اسی قسم کا ہر کہ شیعہ سنی سب انہیں سنی جانیں اور بعضے انہیں کے
 ایسے کہ اعمال صوم و صلوٰۃ نہیں کرتے تھے وہ اگرچہ باعتبار اعمال و افعال
 شرعی مجہول الحال اور مذہب رہی ہیں لیکن بیشتر سنی انکو سنی سمجھتی رہی

اور شیعہ سنی و شیعہ بلکہ بعض شیعہ کہ زبان انکی بہت روان ہوا نہیں ملاست
 کرتے ہیں لیکن نفس الامر میں حال انکا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بیشتر ائمہ
 اور محویت اور حالت جذب میں رہتے تھے جب ہوش و حواس میں ہوتے تھے
 تو صوم و صلوٰۃ کے قائل اور مقید تھے چنانچہ اب بھی فقیر نے بعض بعض کو ایسا
 پایا بہر کیف اس قسم کے لوگ کہ سنت جماعت زیادہ شیعہ و سنی جنہیں اولیا
 کمل میں گنتے ہیں ان کے عقاید انکی ملفوظات و مقولات سے ہی پائی جاتی
 ہیں کہ رسول و اہلبیت کو بے شک محصوم جانتے ہیں نفس الامر میں جو خوب
 غور سے دیکھا جاتا ہے تو سبب خدا و نفسانیت کے شیعہ سنی بیشتر
 اپنے خدا اعتدال اور استقامت جادہ اصول عقائد دین مختار اور مانی ہوئے
 سبب افراط و تفریط نفسانی کے باہر ہو گئے ہیں کتب عقاید اور احادیث
 سنت جماعت سے صاف واضح ہے کہ خروج کرنے والا امام پر خارجی ہے
 اور حضرت علیؑ کو سب سنت جماعت چوتھا خلیفہ یعنی امام ہونیکا اشارہ
 رکھتے ہیں اور پھر اوپر خروج کرنیوالیکو کوئی پوچھے تو کہی خارجی نہیں کہنے کے
 حدیث ثقلین حدیث مشک حدیث سفینہ کو کہ شرح ہر ایک کی اپنی اپنی
 جگہ لکھی گئی ہے کہ انکی کتابوں میں یہی یہ حدیثیں مسلمات سے ہیں اور
 عند التحریر اور عند المذاکرہ تمام خاص و عام انکی پاؤگی کہ دعویٰ اتباع اہلبیت
 کا کریگے لیکن انجام کار نفس الامر میں جو دیکھو تو درحقیقت اس دعویٰ و
 اعتقاد پر قائم نہیں صدہا باتیں عقاید اور اعمال صوم و صلوٰۃ میں دیکھو جن میں
 کہ صاف اور صریح انکی کتابوں میں لکھا ہے کہ اہلبیت کا اس بابت پر اجماع

تھا اور باقی یزید کے باپ وغیرہ اور گروہ اصحاب کا یوں اجماع ہے اور بہرہ
 دیکھے جاتے ہیں صاف اس طرح پر جو کہ بموجب انکو اقرار کے خلاف مختار اہلبیت
 ہے اے عزیز تفصیل ایسے امور کی بہت طویل ہے اور یہاں غیر مقصود طالب
 حق کو اگر دیکھنا منظور ہو تو مستقنی اور استیعاب ابن عبد البر اور تاریخ ابن
 اعثم کو فی جامع الاصول وغیرہ کتب سیر و حدیث اور تفسیر فخر رازی وغیرہ اور
 تفاسیر انہیں کے ہاں کی دیکھے فقیر نے ہی ہدایت العوام میں کچھ تفصیل لکھی
 ہے اسکے دیکھنے سے مفصل واضح ہوگا یہاں مختصراً اتنا بس ہے کہ فخر رازی
 وغیرہ جو بہت معتبر ان کے ہاں ہیں خود لکھتے ہیں کہ حضرت علیؑ کہ بعد نبی عظیم
 اہلبیت ہیں بسم اللہ کو نماز میں جہر سے یعنی پکار کر پڑھتے تھے مگر یزید کو باپ
 نے برخلاف اسکو حکم جاری کیا اے عزیز ظاہر ہے کہ کسی سنت جماعت کو بسم اللہ
 بطریق اہلبیت پڑھتے نہ سنا ہوگا یعنی جہر سے بلکہ بہتیرے علماء کا فتوہ ہے جو کہ
 ائمہ اربعہ سے انکو میں امتناع کا دیکھا جاتا ہے اور اسی فخر رازی وغیرہ اور
 نے بھی لکھا ہے کہ حضرت علیؑ داہن ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے یزید کو باپ
 نے بائیں ہاتھ میں جاری کی صاحب تقصی وغیرہ خود سب لکھتے ہیں کہ اہلبیت
 کا اجماع ہے کہ حضرت ابو طالب باپ حضرت علیؑ کے مسلمان مرے لیکن جماع
 حضرات سنت جماعت اور مقتداؤں انکو کا برخلاف اسکے کتب فقہ اور
 حدیث میں فریقین کے پاؤ گے کہ خرگوش کے لئے ائمہ اہلبیت فتویٰ حرمت
 و امتناع کا دیتے تھے اور علماء بنی امیہ و عباسیہ اسکی حلت کا اور تمام بنی ہاشمی
 اوپر فتوے مخالف اہلبیت کے الا وہ ہی بعضے اہل باطن کہ ظاہر میں نظر مبرا

مسبق الذکر سنی کھلاتے تھے لیکن باطن میں اتباع اہلبیت سے چنا پنہ
 حال شیخ علاء الدولہ شمنانی وغیرہ کا خاص سنت جماعت ہی کی کتابوں سے
 ہویدا ہوئے غریز اور صد ہا ایسی ہی باتیں اور اسی قسم کی ہیں کہ بیان مختصر ہی
 انکا کلام کو مطول کرتا ہے اس لئے یہاں اتنا ہی بطریق مشتمل نمونہ از خبر وار
 کافی و بس ہے۔ اور حال شیعہ صاحبونکا پڑھا ہے کہ مسلم اور معتقد علیہا
 اصول و حکم پانچ میں توحید عدل نبوت امامت معاد کہ لبط و تفصیل انکی
 اپنی جگہ پر مذکور ہے لیکن فی زمانہ اکثر و ن نے انکی یہ حال کر دیا ہے کہ
 اصول دین اور فروع و لوازم ان کے تو بالائے طاق مگر محض اور برا
 کہنا مجلسوں میں ممبر و نمبر بے تحقیق و تدقیق مستحق اور غیر مستحق اسکو اپنا
 شعار پکڑا ہے اور اسکا نام شعار مذہب حقہ ظاہر کرتے ہیں اور نفس اللامین
 جو کتب تاریخ و سیر سے ہویدا ہو اور اوپر ہی ذکر ہو چکا تو واضح ہے کہ شعار
 یزید کے باپ وغیرہ بنی امیہ کا ہے کہ وہ ممبر و نمبر معاذ اللہ حضرت علی اور بن
 اور انکو ہمراہیوں کو اسطرح علی الاعلان التہ برا کہتے تھے لے غریز اگرچہ ہمیں
 کتب سیر و تواریخ مصرعہ صدر سے یہ بات ہی ہویدا ہے کہ اس زمانہ میں
 جس زمانہ میں کہ یزید کے باپ نے یہ حرکت شروع کی تھی جناب امیر نے بھی
 یزید دعا اسکے اور اسکے اعوان و انصار کے لئے فرمائی چنا پنہ استیباب
 ابن عبد البر اور مستقصی میں صاف ہے کہ جناب امیر نے بیچ قنوت کے یزید کو
 باپ اور عمرو عافس اور ابوالاعور سلمی وغیرہم اسکے اعوان و انصار پر دشمن
 بد دعا اور لعنت کی اور خطیبوں کو بھی یہی حکم فرمایا اور مشکوٰۃ شریف سے بھی

بموجب احادیث متفق علیہا صحیح بخاری اور صحیح مسلم کہ جو نہایت معتبرہ کتب احادیث
 سنت جماعت سے ہیں ظاہری کہ پیغمبر صاحب نے بھی جبکہ دعائے نجات کی ہے
 واسطے سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ربیعہ وغیرہ کے کہ اصحاب قرآن آنحضرت سے تھے
 تب بددعا بھی کی ہے واسطے اُن موزیوں اور انکی قبیلوں کی جنہوں نے ازیت
 دی تھی ان قرآن کو اور لعنت بھی کی نام بنام ای عزیز لعنت کرنا یزید کے باپ وغیرہ
 اسکے ہمراہیوں کو حضرت علیؑ کا حقیقہ بموجب سنت پیغمبر صاحب کے تھا اور
 نہایت مطابقت رکھتا تھا فعل پیغمبر صاحب سے کیونکہ انہوں نے جیسا اس بات
 کو کام فرمایا تھا ویسی ہی بات یہاں بھی ہوئی تھی کہ یزید کے باپ اور اس کے
 اعموان والضرار نے جناب عمار یا سر کو کہ مقرب ترین اصحاب رسول تھے شہید کیا
 جنکے حق میں بموجب تصریح صحیح بخاری وغیرہ کتب صحاح سے واضح ہے کہ فرمایا تھا
 کہ اے عمار تمہیں فرقہ ناری اپنی طرف بلائے گا تم اور ہر نجانا اور ساتھ علیؑ کا دنیا
 اور فرقہ ناری تمہیں قتل کر لے گا اور نہ رہا اتباع علیؑ کو کہ بیشتر اصحاب رسول
 مقبول سے تابع امام و خلیفہ مقبولہ فریقین تھے انکو شہید کیا اور محمد بن ابی بکر
 صحابی اور صحابی زادہ معظم کو بعد شہادت کیا کیا اذیتیں دین تو بددعا حضرت علیؑ
 کی کہ نفس رسول مقبول تھے اور لڑائی انکی بموجب تاویل قرآن کے بمنزلہ لڑائی پیغمبر
 کے تھی مثل بددعا پیغمبر صاحب کے کہا چاہو اے عزیز لعنت کرنا اور بددعا فرمانے
 پیغمبر صاحب اور جناب امیر کے بموجب مصرعہ صدر اور مفسرہ کتب فریقین البتہ
 بے شک ثابت اور مسلم بلکہ قرآن میں بھی جابجا لعنتہ اللہ علی الظالمین اور لعنت اللہ
 علی الکاذبین بے شک موجود۔ لیکن یہ حکم خدا اور رسول مقبول یا جناب امیر المؤمنین

حضرت علیؑ اور اہلبیتؑ کا کسی کتاب شیعہ اثنا عشریہ سے بھی ظاہر نہیں اور کہی
ایسا حکم نہیں دیا کہ خدا کی واسطے تم ہمیشہ نام کو تو مجلس امام حسینؑ کی عزائی کرو اور
ایک سرے سے مخالف یا غیر مخالف معاند یا غیر معاند اہلبیت کو بلا تحقیق اور بغیر انگشت
حال کے لعنت کیا کرو اور جو ایسی ہی بات کرے تو اسے ایک لال روٹی دو نہیں
تو ندو اور اسپر بھی لعنت کرو اور ایک غل اور شور زمین سے آسمان تک پہنچاؤ
فقیر نے فرقہ شیعہ اثنا عشریہ کے سوار کتب عقائد وغیرہ انکی اکثر جلسہ خلوت اور
جلوت کی بھی دیکھی اور انکی خواص و عوام سے بھی صحبت رہی خواص کو نہایت معقول
پایا اور واضح ہوا کہ ان کے ہاں بے شک اصول دین میں یہی پانچ اصول ہیں
جو اوپر کہے گئے یعنی یکہ اور لاشریک معبود جاننا ذات پاک پروردگار کا اور عادل
جاننا اسکا اور انبیاء و اسلف کو نبی ہونیکے بعد خاتم الانبیاء جاننا پیغمبر خدا محمد مصطفیٰ
کا اور امام و خلیفہ جاننا جناب مولائے مومنین علیؑ کا بلا فصل بعد پیغمبر صاحب کو اور خلافت
کو انکی اولاد میں تاقایم آل محمد امام محمد مہدی آخر الزماں کے بموجب بیت اثنا عشر
خلیفہ کے منحصر جاننا اور اعتقاد اس بات کا کہ خدا تعالیٰ بعد موت کے مخلوقات
عالم کو پھر زندہ کرے گا اور بموجب حکم پروردگار قیامت کو جزا سزا ہوگی بالجملہ اعظم اور
اتہم نزاع انہیں اور سنیوں میں امامت پر ہی یعنی سوا امامت کو چاروں اصول
مذکور کے اعتقاد میں تو دو نو گروہین ملتی جلتی ہوئی ہیں کچھ عنوان و تعبیر میں جو فرق
ہے سوائے محل نزاع نہیں مگر امامت میں کمال تفرقہ زمین آسمان اور بعد مغرب
اور شرق کا ہے کیونکہ سنی بعد پیغمبر صاحب کے حضرت ابوبکر اور پھر حضرت عمر
اور پھر حضرت عثمان کو امام و خلیفہ جانتے ہیں اور بعد ان تینوں صاحبوں کے

حضرت علیؑ کو سوہنی قصہ حکیم تک اور انکی اولاد طاہرین میں کسی کو خلیفہ نہیں جانتے بلکہ حدیث اثنا عشر خلیفہ کے بموجب یزید کے باپ اور خود یزید اور عبد الملک بن مروان اور اسکے چاروں بیٹے اور ایک پوتے کو کہ حال اسکا مفصل قاضی عیاض مالکی اور ابن حجر شارح صحیح بخاری اور جلال الدین سیوطی صاحب تاریخ الخلفاء وغیرہم نے بتشریح لکھا ہو فقیر ہی ذیل شرح حدیث اثنا عشر خلیفہ میں انشاء اللہ بتفصیل لکھ گا بالجمہ بموجب اصل اصول دین مسلمہ اور کتب احادیث اور مختار خواص شیوخ کے جو بات ظاہر اور مستنبط ہے تو یہ ہے کہ بعد پیغمبر صاحب کے چونکہ امام و خلیفہ منصوب حضرت علیؑ ہیں تو جس کسی نے انہیں اس امر میں مزاحمت اور مضائقہ کو راہ دی اور انہیں امام اور خلیفہ بنانا وہ انکا مخالف ہوا اور مخالف علیؑ مخالف رسولؐ ہے اور مخالف رسولؐ مخالف خداؑ اس سے بیزاری عین ایمان ہے پُر ظاہر ہے کہ بیزاری مخالف ہو حضرت علیؑ کی بے شک اہل ایمان کے نزدیک عین ایمان کیونکہ احادیث متواترہ فریقین سے کہ ہر ایک حدیث اپنی جگہ بتشریح ہدایت فضائل علیؑ میں مرقوم ہے ثابت ہے لیکن یہ بھی پُر ظاہر ہے کہ بیزاری امر دیگر ہے اور بُرا کنہا مجلسین یہ حقیقت مصرحہ کذا ہی صدر امر دیگر ہے بلکہ مخالف طریقہ مستحسنہ اخلاق اور مخالف عادت اور طریقہ اپنی مانے ہوئے پیغمبر صاحب اور امام اور خلفا کے چنانچہ تفسیر آیت تاک لعلی خلق عظیم میں فقیہ نے تفصیل و تشریح پہلی ہدایت میں لکھا ہے اور پھر ترقی اکثر عوام شیعہ کے یہاں تک کہ بہتیرے لوگ کہ جنکو خاص علماء معتبر اور مسلم انکو اور مجتہد اپنی عصر کے ذیل گروہ شیعہ میں لکھ گئے ہیں اور شمار شیعہ میں کیا ہو انکو حق میں ہی لام و کاف و تامل اور بے تجاوہ جو حیمین آتے ہے سو بکار تو میں

اور اصلاً تفسیر حقیقت حال میں توجہ اور سعی نہیں بلکہ اگر کوئی ماہر اور واقف حقیقت حال کا انہیں کی گروہ میں سے مانع ہو تو وہ بھی جماعت سنیوں میں اور گروہ مردودین میں شامل کیا جاتا ہے بعض محفلون میں دیکھا گیا کہ خاص مخالفین بدیہی اور نامی اہلبیت کے نام ہی بالائے طاق صرف نفسانیت سے اُن لوگوں کو لئے نام بنام لعن و تبرا باعلان عمل میں آتا ہے جو سنت جماعت کو عالم مشہور میں یا بیشتر وہ لوگ جنکی مزار و پیر سنی مجتمع ہوتے ہیں اگرچہ وہ نفس الامر میں اتباع اہلبیت ہی میں سے کیوں نہ ہوں حالانکہ خدا تعالیٰ صاف قرآن میں فرماتا ہے ولا تسوا الذین یدعون من دون اللہ فیہو اللہ بغیر علم یعنی گالی نہ دو یعنی برا نہ کہو اور انکو جو بلا تے ہیں سوائے خدا کے پس برا کہیں گے وہ خدا کو از روئے دشمنی اور ظلم کے اور خدا سے باہر جائیگو ساتھ نادانیکو اے عزیز مقام سوچو کا ہے خدا فرماتا ہے انکو نہ کہو جو سوا خدا کے بلا تے ہیں یعنی کفار کو پھر جو اہل اسلام کے لئے اس طرح مجالس و محافل میں اس قسم کا طریقہ اختیار کرے تو صاف مخالفت ہو قرآن کی اور محض نفسانیت اور نفستہ میں لاتا اور وٹکا اور باعثِ مخالفت حقیقت میں تک اہلبیت کا چنانچہ نتیجہ اسکا یہ ہو کہ اُسکے مقابلہ میں نہایت بدتر اس سے خاص علمائے سنیوں کا یہ حال دیکھا جاتا ہے کہ انہیں خاص اہلبیت رسول مقبول کی کسر شان میں کسر نہیں یہاں تک کہ انواع و اقسام کی کسر شان اور تہتک میں صاف اور بالتصریح کوتاہی نہیں بلکہ زہد بنی امیہ کے علماء سے بھی گویا سنبت لیجاتے ہیں حتیٰ کہ اہلبیت کی تطہیر کا تو ذکر درکنار خاص جناب شہدہ کی غضب کو معاذ اللہ نفسانیت اور ناحق تعبیر کرنا اور جناب سید الشہد جگر گوشہ رسول مقبول کو نسبت خروج خلیفہ زمان پر دینی ادنیٰ شتمہ ہے اے عزیز

تحفہ اثنا عشریہ مسبق الذکر اور ازالۃ الخفا وغیرہ تصنیفات و تالیفات خاص علماء دین جو کوئی دیکھو تو رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں یہ مصنف اس قسم کے متین اور سلیم الطبع مشاہیر علماء مجددین سے ہے کہ باید اور شاید لیکن وقت مناظرہ و تکرار اس قسم کے کلمات غیظ و غضب میں زبان قلم سے نکل گئے ہیں کہ نہ دہرے جا میں اٹھائی جاوین تحفہ میں معاذ اللہ مصرع حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ ہر عیب کہ سلطان پسند و خیر است۔ نسبت خاص جناب عرش آب حضرت خاتم الرسالت کے ایک مقام پر باب کیود میں دیکھا کہ اہل الیقان بلکہ ہر مسلمان ناپسند کرے اور توبہ استغفار پڑھے ایمان کا پتہ ہے سید مرتضیٰ وغیرہ اکثر سادات صحیح النیب موثقہ کتب فریقین کی نسبت جو کلمات مشنیہ اور یکیکہ کہ کلمہ گو امت محمدیٰ کو زبان پر لانا انکا اولاد رسول کے حق میں از بس ناگوار معلوم ہوتا ہے دیکھی گئی کہ ہوش حاتیہ میں حتی کہ باب مطاعن میں جناب سیدۃ النساء العالمین بی بی فاطمہ خاتون قیامت شفیعہ زہنین کے حق میں غضب ناحق کی نسبت کر دی ہے ازالۃ الخفا میں علامہ القیاس جناب شاہ ولایت کی جناب میں کیا کیا کچھ نہ کہا ہے اور یہاں تک کہ ایک کتاب تخطیۃ الانبیاء صرف پیغمبروں کی خطاؤں ہی میں تصنیف ہے حتی کہ صاحب صواعق نے شرح قصیدہ ہمزہ میں احمد غزالی وغیرہ علمائے مشاہیر موثقہ سنت جماعت سے جو جو کچھ لکھا ہے موجب حیرت اہل الیقان ہے یہاں تک کہ ابن مالکی نے جناب سید الشہداء امام ہمام شہید کربلا حضرت حسین ابن علیؑ کی جناب میں معاذ اللہ کہہ دیا کہ قتل الحسین بسیف جدہ اور بہت کلام طویل کیا ہے کہ تفصیل اسکی زبان قلم پر لانی اہل الیقان کو ناگوار قلم معلوم ہوتی ہے خلاصہ مطلب یہ کہ معاذ اللہ

معاذ اللہ اسکی تحریر سے صاف ہویدا ہے کہ امام مظلوم جگر گوشہ رسول مقبول امیر مآنانا
 کی تلوار سے مار دئے گئے جنکی حق میں پیغمبر صاحب خطاب سید جوانان بہشت فرما گئے ہیں
 اور گوشت پوست انکا اپنا گوشت پوست فرمایا ہے یعنی توبہ توبہ کہتا ہے کیونکہ خروج
 کیا خلیفہ عصر پر یعنی یزید پر کہ اس پر اجماع کثیر امت کا ہو گیا تھا اور صد ہا اس قسم کے
 بلکہ ہزار ہا باتیں ہیں کہ ان تک انکا شمار ہو ان کے بیان میں مقصود اصلی فقیر
 کا کہ بیان فضائل ہے فوت ہوتا ہے وقس علیٰ ہذا شیعہ صاحب کو علما کہ وقت
 مخاصمہ و مناظرہ زبان کو لگام نہیں دیتے بے محابا بعضے صحابہ اور تابعین اور
 ازواج بنی ترو خشک کو جو دہان و زبان پر گزرا بے دھڑک کہہ اٹھتے ہیں
 غرض ایک کو بعضے اصحاب و ازواج سے درگزر نہیں ایک کو خود بنی و ان بنی
 تک درگزر نہیں اسے عزیز اتنا یاد رکھ کہ یہ سارے نتیجے ہیں نفسانیت کو جھگڑوں
 کے جھگڑوں میں پڑنا نہیں چاہئے استعاذہ بخدا ہر وقت لازم ہے وساوس
 شیطانی و نفسانی سے پاک پروردگار صدقہ اپنی معصوم پیغمبر اور اس کے اہلبیت
 معصومین کا اپنی حفظ و امان میں رکھے اے عزیز اکثر فرقہ صوفیہ نے ایسے ہی
 جھگڑوں کے مارے اپنا طریقہ اور وتیرہ سکوت کا اور علیحدہ ظاہر کر رکھا تھا اور
 ایسا کرتے تو نام ہی اہلبیت کا کوئی نہ لیتا وہ نام کو تو کچھ دکھلائی دیتے تھے
 اور باطن میں مودۃ اہلبیت میں چورتے اور جام عصمت آل عباسی میں ہر شار
 کہ اکثر انکی ملفوظات و گفتار اور انکے خاص مریدان رازدار سے منکشف ہولے
 عزیز مشک وہ ہے کہ خود خوش بودیو سے نہ کہ عطار کہو سے اگر انسان غور سے دیکھے
 تو عصمت ان پانچوں نوری جسموں کی قرآن اور فریقین کی کتب احادیث و

تفسیر سے فہر سے لحد تک مثل آفتاب روشن ہے مگر چشم بصیرت چاہیے ذرا کمال اللہ
 یعطی من یشاء۔ ومن لم یحبہا اللہ نہ نور افعالہ من نور۔ اگرچہ حدیث نور سے واضح ہے
 کہ خدا تعالیٰ نے اپنے نور سے خاص ہماری پیارے پیغمبر اور حضرت علیؑ کو پیدا
 کیا اور ہر ایک نور سے لختہ بی بی فاطمہؑ اور ہر دو نوروں کے دو لختہ دو نشانہ زاد
 یعنی حسنینؑ پیدا کئے اور یہ ظاہر ہے کہ نور کبریا کو کسی حالت میں محاذ اللہ کوئی
 بندہ خدا کا مرتکب معاصی کا سہوا یا عمدا نہیں تصور کر سکتا یہ حدیث کہ مسند
 احمد حنبل اور مناقب ابن مغازی وغیرہ سے بتوثیق فریقین اپنی جگہ تفصیل شرح
 ہے اکیلی کافی ہے ان نور کبریا کی عصمت پر ہر وقت۔ لیکن واسطے صفا شگنی
 اہل ظواہر کے اور ہم نظر بر اجبیت تکرار تذکار و ثوق فضائل محبوبین اہل ایمان
 عالم بل خالق عالمیان اکرم زیادہ تفصیل مرغوب اور مہلی معلوم ہوتی ہے اسلئے
 فقیر یہ یاد دہی تفاسیر الم شرح وغیرہ اور احادیث متفق علیہا کے اور کہتا ہے
 جس سے طالب حق کو عصمت پیغمبر صاحب کی وقت تولد سے تالیف اور
 عصمت باقی آل عبا کی بھی وقت تولد سے تائز و آل بیت مذکور مثل آفتاب روشن
 ہو تفسیر سورہ الم شرح کو یاد کرنا چاہیے جو پہلی ہدایت میں اپنی جگہ تشریح
 و تفصیل طویل تفسیر فتح الغریز سے بھی لکھا گیا ہے کہ آنحضرت کا شرح صدر اگرچہ
 باطن بنین تو ازلی سے تھا لیکن ظاہر میں ہی بہ اسباب ظاہر حقوق و عرض جن جلالی
 کے سبب سے پانچ دفعہ شرح صدر ہوا۔ پہلے تو مان کے پیٹھ میں دوسری بی بی
 حلیمہ آپ کی دائی کے ہاں کہ دودھ پلانے کو دئے گئے تھے تیسرے دس برس کی
 عمر میں چوتھی جب زمانہ بعثت قریب ہوا۔ پانچویں معراج کی رات اسے عزیز

تفصیل ان سب دفعہ کی دیکھ اس سے ظاہر ہے کہ ہر دفعہ واسطے حفظ ان
حرکات کے جو بقاضائے عوارض بشریت نسبت آنے والے زمانہ کے
ممكن الصدور ہوتی ہیں پہلی ہی سے شرح صدر بحکم حضرت حکیم علی الاطلاق حافظ
حقیقی کے قبل از بلوغ اس زمانہ کی نظریہ حفظاً مقدم ہوتا رہا کہ کسی منکر کو
مجال چون و چرا نہ ہے چنانچہ حضرات سے آنحضرت کے ظاہر ہے کہ بچپن میں
لڑکپن میں عالم شباب جوانی میں غرض ہر زمانہ میں کوئی بات آپ میں ہی
جو اور بچوں اور لڑکوں اور جوانوں کو لاحق ہوتی ہیں اور جوش مارتی ہیں کیونکہ
پہلی ہی خدا متعالیٰ نے سب ایسی ویسی باتوں سے پاک صاف کر دیا تھا اسی لقب
کی توجیہ میں تفاسیر فریقین سے واضح ہے کہ یہ لقب خاص ہی تجربہ ہے اوپر
عصمت تجربہ صادق کے یعنی آپ مہر سو لحد تک ایسی ہی معصوم تھے جیسے بچہ
معصوم کی گود میں پیٹ سے فوراً نکلا ہوا ہوتا ہے اور فی الواقع کیونکہ نہوں جو نور خدا
اور اسیر عالم بشریت میں ہی پانچ دفعہ شرح صدر ہو دیے عزیز یاد رکھو کہ
پہر ایسے طیب طاهر پیغمبر کو قبل از بعثت ہی کسی حالت میں غیر معصوم یعنی
معاذ اللہ مرتکب معاصی نہ ہوا یا عدا کسی زمانہ میں صنیر سن یا قبل از بعثت
یا بعد از بعثت تصور کرنا اور لوک زبان پر لانا صرف خانہ دین و ایمان کو برباد
کردینا ہے اور خدا متعالیٰ کو صاف جھٹلانا ہے کہ وہ تو شرح صدر کرے مگر
پیٹ میں اور یہ اسر معاذ اللہ لغوی سمجھے اللہم حفظنا من شرور انفسنا و نسیان
اعمالنا اللہم اہد جمیع القوم الجاہلین بمرمۃ سید المرسلین وآلہ الطاہرین صلوٰۃ اللہ
وسلامہ علیہم اجمعین جناب شاہ ولایت کا حال کتب تفاسیر و حدیث و روایات

فضایل علیؑ میں دیکھا چاہئے کہ تشریح و تفصیل باسانید متفق علیہا فقیر ہی
 کچھ لکھتا ہے یہاں مختصراً بطریق یاد دہی اتنا کافی ہے کہ جب آپؐ کے پیٹ مین
 تھے تب سر کیا کیا معجزات اور کرامات ظاہر ہوتی تھے یہاں تک کہ پیغمبر صاحب شریف
 لاتے تو ماکے پیٹ مین کھڑے ہو کے بے تحاشا تعظیم کو اٹھاتے اور پیشانی پر خاک
 بتون کی پیدا ہوتے ہی نہ لگانے دی منہ کیسیکا پہلے نہ دیکھا الا پیغمبر صاحب
 کے پہلانے کو فرشتہ آئے پانی بہشت کا لائے نام خدا ستارے کے ہاتھ عطا
 ہوا ہمنام خود خدا کے ہوئے علیؑ ہذا القیاس صدہا معجزی میں کہ دلائل النبوت
 شرف النبوة مودات سید علیؑ ہمدانی شافعی وغیرہ کتب سنت جماعت میں موجود
 ہیں تولد کعبہ شریف میں نام جنکا بموجب احادیث متفق علیہا عرش پر اور
 دروازہ پر جنت کے پیغمبر صاحب کے پاس لکھا ہوا بالجملة ماکے پیٹ سے پیدا
 ہوئے تو کلمہ پڑھتے ہوئے اور خاص کعبہ میں جہان غیر ظاہر کا حکم مہین اور زبان
 پیشین میں ہی کسی کے لئے یہ حکم نہ تھا اور نجاست نفاس از لبش شہور ہے
 چنانچہ تفسیر و کعب اور تاریخ خطیب بغدادی میں کہ نہایت معتد مفسر و محدث سنت
 جماعت کے ہیں اور اور کتب نفاسیر و حدیث شیعہ میں متفق علیہا حدیث ہے
 کہ موکلان علیؑ فخر کرتے ہیں تمام ملائک پر اس واسطے کہ کبھی کسی طرح کا کوئی گناہ
 ان کے لئے نہیں لکھا یعنی نسبت اور تمام لوگوں کو سوائے ان نوری اجسام کے
 فخر کرتے ہیں کیونکہ یہ نوری جسم جو اہلبیت ہیں یہ بمنزلہ نفس واحد کے ہیں اور
 امام غزالی صاحب کتاب رالعالمین میں کہ نہایت معتبر عالم ہیں سنت جماعت
 کے لکھتے ہیں کہ کسی صاحب علم نے خطا نسبت حضرت علیؑ مہین کی جناب

سیدہ دو جہان کا حال فریقین کے ہاں وقت تولد سے واضح ہے کہ وقت تولد
 مریم و حوا وغیرہ نے بہشت کے پانی سے غسل دیا تھا سہا سے معمولی تک سے
 پاک ہتین جو مفصل اوپر لکھا گیا کوئی مخالف اور موافق کسی طرح کی خطا اور گناہ
 کا واسطے اس پارہ جگر ذات مصطفوی کے قایل نہیں پیغمبر صاحب اپنا فکر کا
 شکر افرادین پر ظاہر ہے کہ جنہ اور شکر ایسے ظاہر کا ظاہر ہے اور مکرر اوپر بھی
 لکھا گیا کہ حدیث متفق علیہا ہے غضب اللہ بغضب الفاطمہ یعنی غضب ہوتا ہے
 خدا ساتھ غضب فاطمہ کے از بس ہویدا ہے کہ اگر سہو یا خطا یعنی ناحق بھی
 غضب کہ ایک اقسام عصیان سے ہوا ہے صادر ہو وی یعنی یہ معصوم نہوتین
 تو کیونکر خدا استعالیٰ معاذا اللہ ایسے غضب سے غضب ہوتا نام الکا بموجب حادثہ
 متفق علیہا بشمول نام بنی و علی عرش پر لکھا ہے المختصر کہ پیدا ہوئیں تو بہشت کے
 پانی سے نہلائی گئیں لقب قبول کافی ہے بموجب فرمودہ رسول مقبول کے
 بچپن سے طہارت کو کیونکہ جرم سہو یا عمدہ سب امور ات دنیا سے ہیں اور
 لقب مذکور سے واضح ہے کہ یہ دنیوی سب امور ات سے محفوظ ہتین چنانچہ
 تصریح لکھا گیا ہے۔ دو نشانہ ہر ادون یعنی حضرت امام حسن اور امام حسین کا
 حال از بس ظاہر ہے کتب فریقین سے کہ جب آیت نازل ہوئی تو نہایت صغیر
 سن تھے کیونکہ تولد امام حسن کا سہ ہجری اور تولد امام حسین کا سہہ حدیث
 کہ بموجب تصریح امام شافعی اور قزطی وغیرہ سب مورخین کے بالاتفاق واضح ہے
 اور اگرچہ تعین تاریخ نزول آیت تطیر نذر سے فقیر کے کسی کتاب میں شیعہ صاحب
 یاسنی صاحب نے نہیں گذری لیکن بموجب شہادت جناب امام المؤمنین حضرت

صدیقہ وغیرہ کے مطابق مصراحت صدر بتواتر ظاہر ہے کہ روز مباہلہ کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چاروں نوری جسموں کو چادر اور ڈھائی جنین یا پچوین خود آنحضرت تہجد
 احادیث پر ہے اور یہ بات تواریخ فریقین سے واضح ہے کہ مباہلہ شام میں
 ہجری میں واقع ہوا تو صفارت سن یعنی معصومیت دونوں صاحب زادوں کی
 ازلیں ظاہر ہے بلکہ مباہلہ میں مخصوص انہیں چاروں نوری جسموں کو اپنی ساتھ
 لیجانا محبوب خدا کا بھی دلیل قاطع کافی اور وافی ہے طہارت اور نوری ہونے
 اور معصوم ہونے پر ان کے اس شخص کے لئے جو ذرا بھی نور ایمان اور روشنی
 ایمان دین محمدی رکھتا ہو چنانچہ تفسیر آیہ مباہلہ میں بہ بسط و تشریح مفصل
 مرقوم ہے اور یہی احادیث معتبرہ سے واضح ہے کہ سلمہ ہجری میں ہی یہ آیت
 آنحضرت نے تلاوت فرمائی یعنی جبکہ دونوں صاحبزادی تولد ہی انہیں ہو چکی تھیں
 چنانچہ تفصیل اسکی قریب ذکر ہوتی ہے تو نظر بر مصرعہ بالا پر ظاہر ہے کہ تصور تجویز
 نسبت صدور گناہ قبل از نزول آیت تطہیر کے یعنی ایسے اطفال صغیر سن کے
 لئے معاذ اللہ عقلاً اور عادتاً اور عرفاً سب بنی نوع الشبان ممنوع جانتے ہیں بلکہ عرف
 میں اطفال فساق و فجار تک کو ہی معصوم کہتے ہیں کیونکہ جب تکلیف شرعی ہی
 ان پر جاری نہیں ہوتی تو عصیان کیونکر ثابت ہو چکے نام ساتھ نام پیغمبر صاحب کے
 بموجب احادیث متفق علیہا عرش پر لکھی ہوئی ہیں تو اسے صدور گناہ معاذ اللہ
 قبل از نزول آیت ہی تصور کرنا عرف غضب الہی ہے اللہ بچاوے ہر غضب سے
 احتساب نواز نرم کہ نہایت معتبر ہے محدثین میں سنت جماعت کے بڑے محقق
 محدث عالم ابن حجر صاحب صواعق نے کمال توثیق و تعظیم سے صواعق مرقومین

جس سے سندین پکڑی ہیں لکھتا ہے ابی سعید خدری سے کہ بعد زفاف جناب
سیدہ دو جہان کے پیغمبر صاحب چالیس صبح تک دروازہ پر حضرت علیؑ کو کہا کہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الصلوٰۃ پر حکم اللہ انما یرید اللہ لیزمکم الرحمن
اہل البیت ویطہرکم تطہیرا اس جگہ یہ سو واضح ہوتا ہے کہ اول یہ آیت اسی زمانہ میں
نازل ہوئی اور کتب سیر فریقین سے باتفاق ہویدا ہے کہ عقد جناب سیدہ معصومہ
کا سلمہ دوحیری میں ہوا سو اس جگہ یہ سو بھی واضح ہے کہ یہ آیت وافی ہدایتہ کی بار
نازل ہوئی ہے اور ظاہر پہلی باریسی ہے کیونکہ حال یوم عقد اور شب زفاف جناب
سیدہ دو جہان فریقین کے کتب تفسیر و حدیث و سیر دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے
کہ ظہور نزول اس آیت کا اسی صبح کو اثر دعائے آنحضرت سے واسطے اظہار اہمت
و طہارت ان طیبہا پر فوری جموں کے ہوا کتب حدیث و فریقین سے
جو حال روز مذکور کا مندرج ہے بہت طویل ہے صرف تحریر جمال الدین محدث کہ
سلمہ ہجری و فتر اول روضۃ الاحباب میں جو لکھتا ہے عینہا عبارت اسکی لکھی جاتی ہے
کہ فارسی بہت صاف ہے جسے جناب مولوی شاہ عبدالغنی صاحب تحفہ میں بھی معتبر و
مستند ہیج باب کیود کے لکھتے ہیں اور مدارج مشیح عبدالحق دہلوی وغیرہ کتب کثیر
میں یہی یہ معنون مفصل ہی عبارت روضۃ الاحباب یہ ہے ۔ وہم در سال دوم
از ہجرت در ماہ رجب آن سال یا در ماہ صفر نکاح علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ بافاطمہ
واقع شد و زفاف ہم درین ماہ و بقولے بعد ازان بودہ و گویند فاطمہ در ان
روز شہرہ سالہ بود و مرویست کہ ابو بکر صدیق از پیغامبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
فاطمہ را خواستگاری نمود حضرت فرمود در باب تزویج فاطمہ انتظار وحی میکشتم ۔

صدیق صورت حال را با عمر خطاب تقریر فرمود و می گفت ای ابو بکر خطبه ترا در کرده و فاطمه را بتو نمیدهد بعد از چند وقتی ابو بکر با عمر گفت تو خواستگاری نما سے فاطمه را عمر بجلین حضرت آمد و خواستگاری نمود همان جواب که ابو بکر شنیده بود و می نیز شنیده عمر به نزد ابو بکر آمد و حکایت گذشته باز گفت صدیق گفت یا عمر خطبه ترا نیز در کرده و دختر را بتو نمیدهد بعد از چند وقتی یاران علی مرتضی و اهل خویش و می با او گفتند تو خواستگاری نمایی فاطمه را علی گفت بعد از آنکه ابو بکر و عمر دین معرض درآمدند و پایشان نهاد و بمن کمره خواهد و او با او گفتند ترابان سرور خصوصی هست که دیگر پیر نیست قرابتی قریبه با و و داری شاید که خطبه ترا قبول کند و رواتی آنکه علی مرتضی فرمود خواستم که فاطمه را خواستگاری کنم با خود اندیشه کردم که بیچ نزارم چگونه در معرض این امر توانم درآمد باز قرابت و صله رحم را ملاحظه نمودم و به نزول رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم رفتم و سلام کردم و بیچ نگفتم حضرت جواب سلام باز داد فرمود اے علی حاجت تو چیست گفتم فاطمه را خواستگاری می نمایم پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم فرمود مرحبا و اهل و دیگر بیچ نگفت از مجلس آن رفتم بنیرون آمدم گروهی از انصار با من ملاقی شدند و گفتند خواستگاری بنمودی و دختر تو داد یا نه گفتم نه انقدر گفتم مرحبا و اهل گفتند انقدر بس است که حضرت فرمود هم اهل نبود او و هم خوشی و راحت حواله نموده و گویند آن سرور با فاطمه گفت که علی ترا خواستگاری می نماید فاطمه بیچ نگفت و ساکت بود حضرت و میرایه علی نکاح کرد و ازینجا است که فقهای دین پناه رحمهم الله گرفته اند که مستحب است ولی را که چون دختر کبیره خود را یکسر و بد استیزان از و می نماید و سکوت بکر

بمنزل اذن ولایت۔ نقلست کہ چون علیؑ خواستگاری فاطمہؑ نمود حضرت فرمود
 ہر اوچہ میکنی علیؑ گفت یا رسول اللہ در دست من چیزے نیست کہ لایق ہر وی
 باشد فرمود نہ ہی خطبتہ اشقی آنرا بفروش و بہائے آنرا ہر اوسان و روزی
 آنکہ حضرت از علیؑ پرسید کہ بیچ در دست داری علیؑ گفت اسپے و زر ہر دارم
 فرمود یا علیؑ اسپ ترا ضرر است ولیکن زرہ را بفروش و بہار آنرا ہر سار
 پس علیؑ از مجلس بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیرون آمد و زرہ را در بازار کرد تا
 بفروشد عثمان بن عفان آنرا بخرد بچار صد و شصت تا درم علیؑ مرتفعے آنرا در گوش
 ر و از خود بست بہ نزد پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آوردہ و نظر حضرت بر زمین
 اخلاص بماند فرمود چند است علیؑ بیچ گفت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبضہ
 ازان برگرفت و بہ بلال داد تا برائے فاطمہ در بوی خوش صرف نماید آنگاہ با اسم
 گفت این بقیہ را بگرفت و بشمر دو و لیسیت در ہم بود۔ و روایتے آنکہ دو دانات
 را در بوی خوش صرف کردند و چار دانگ را ثیاب و متاع و اثاث البیت خریدند
 و جامہ برد و دو بازو بند لقرہ و قطیعہ کہ تمام بدن ایستایانخی پوشید و کایہ و قدحی
 و یک اسبیادستہ و اردو پیرو سب و مشک آبی و مشربہ و دو نہالی از کتان بپوشید
 کہ حشویکے از خرماد حشو دیگر سے از تراشہ سببان و چار عدد بالش کہ دو عدد را
 ازان بہ لیشم و دو ہی دیگر را بلیف خرمای پر کردہ بودند بحیث فاطمہ ترتیب کردند شیخ
 زراوندی در کتاب نظمہ السبطین روایت میکند از انس بن مالک کہ گفت
 نزد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نشسته بودم کہ آثار وحی و بشرہ مبارک
 ظاہر شد چون وحی منجلی گشت فرمود اے انس بیچ میدانی کہ جبریل از برائے من

از نزد خداوند عز و جل چه پیغام آورد گفت یا رسول اللہ پدرو مادر مرا فدا کرے تو باو چه خبر آورد فرمود این آورد کہ ان اللہ تعالیٰ یا مریک ان تزوج فاطمہ ممن علی بستر تنکے حق تعالیٰ امر میفرماید ترا کہ فاطمہ را علی بنی دہی سے انس بر و ابوبکر و عمرو عثمان و طلحہ و زبیر و جاعتے از انصار را بگوئے کہ رسول خدا شمارا میخواند انس گوید بموجب فرمودہ رفتیم و آن گروہ را بخواندم چون جمع شدند و علی نیز حاضر گشت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ بلین خواند مشتمل بر تحمیل حمد و ثناء حق تعالیٰ و تبرع ببنکاح انگاہ فرمود خداوند تعالیٰ مرا امر فرمودہ کہ فاطمہ را ابنی علی بنی ہمم اور ابنی بنی دادم ہر ہر چہاں صد مشقال فقرہ راضی شدی اے علی گفت راضی شدم و روایتی آنکہ علی را فرمود تا خطبہ بخواند پس حضرت دعائے خیر در شان علی و فاطمہ

تقدیم رسانید و گفت جمع اللہ سملکما و اسعد جدکما و بارک عیکما و اخرج متکما کثیراً طیباً یعنی جمع کرے خداستحائے پریشانی بہتہاری اور نیک کرے کوشش بہتہاری اور برکت دیوے او پر بہتہارے او پیدا کرے تم من سے بہت سے پاک۔ پس از آن طبقے از خرماء آوردند و امر فرمود تا ہر کسے بچہ خویش ربودند و ازینجا است کہ فقہائے دین پناہ گفتہ اند لا باس نبشہ الشکر و النور فی الضیافۃ و عقرب النکاح و بعضے از علما باستحباب آن قائل شدہ اند و روایت کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہم سلمہ گفت دختر مرا بخانہ علی برود و سپار و با او بگو کہ تعجیل نکند تا من پیامیم و ایشان را بیکدیگر نہ بینم و چون نماز خفتن گذارد کوزہ آب برداشت و بہ نزد ایشان آمد و آب بہن مبارک را در آنجا انداخت و معوذتین و دیگر ادعیہ بر آن خواند انگاہ فرمود اے علی ازین آب بیاشام و وضو ساز و با فاطمہ فرمود تو ہم بیاشام

و در حق سبزو و روایتی آنکه مقداریست از آب بر سر فاطمہ و در میان ہر دو پستان می
 پاشید گفت اللہم انی اعینک با یک و ذریعتہا من الشیطان الرجیم یا خداوند تحقیق
 میں پناہ مانگتا ہوں اے کو ساتھ تیری پناہ مانگتا ہوں اے شیطان الرجیم کہ آنگاہ
 مقداری دیگر از آن بر سر علی و میان ہر دو شانہ می پاشید و گفت اللہم انی اعینک
 با یک و ذریعتہ من الشیطان الرجیم یا خدا میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اور اسکی
 ذریعت کے لئے شیطان الرجیم سے۔ و روایتی آنکہ اللہم انہامنی و امانہما اللہم
 کما اذیت عنی الرص و طہر عینی فطر سماء یا خدا زہ دو نو مجہس میں اور میں ان دو نو
 یا خدا بیدار ایگیا تو پلیدی کو مجہس اور پاک رکھا نجو پس پاک رکھے ان دو نوں کو۔
 آنگاہ فرمود بر خیزید و بجائے خواب خود روید کہ خداوند تعالیٰ میان شما الفت و بار و
 برکت کند و نسل شما و خود بر خواست تا از خانہ بیرون رود فاطمہ در گریہ افتاد پناہ
 فرمودے دختر کہ چیز ترا در گریہ سے آرد بہ تحقیق ترا یکسے بزرگی دادم کہ اسلام و
 از ہمہ پیش و علم و از ہمہ بیش و خلق و سے از ہمہ بہتر و عرفان و سے بخداوند تعالیٰ
 از ہمہ زیادہ است۔ و روایتی آنکہ سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم را گمان شد
 کہ فاطمہ بچہ است آن کو گریہ کہ علی را مانیست فرمودے جان پدر در حق تو تقصیر نکردم
 کیسے را شور تو گردانیدہ ام کہ بہترین اہل بیت من است۔ و ایچم الذی نفسی
 بیدہ لقد زوجتک سیدانی الدنیا و الدنیا فی الاخرت لمن الصالحین و فی روایتی
 زوجتک سیدانی الدنیا و الاخرت۔ یعنی قسم ہا اسکی کہ جان میری ہاتھ میں کو ہے
 البتہ پناہ کیا میں نے تیرا سر و ار و دنیا کے ساتھ اور تحقیق وہ عقبے میں البتہ شکون
 سے ہی اور ایک روایت میں ہے پناہ میں تیرا سر و ار و دنیا و آخرت کے ساتھ

وگویند خواجہ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل الصلوٰۃ والتسلیمات مقدارِ خربا و
 موثرِ جہت و لیمۃ الشیطان الغامض فرمود و سحر کبشتی آورد و جمعی از انصار چند صاع ذرہ
 آوردند و لیمہ عروسی فاطمہ زہرا آن بود لے عزیز غور کر کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ فاضل ترین
 تمام پیغمبرون گئے ہیں جناب باری مین دعا کی کہ خداوند امین پناہ مین رکھنا لگتا
 ہوں تجھے علیؑ کو اور فاطمہؑ کو اور انکی فرست کو شیطان رحیم سے اور فرمایا مجھ سے
 ہیں اور مین لٹے ہوں یعنی جو مین ہوں سو یہ مین جیسے مجھ سے تو جس کو لیک گیا ہو
 اور پاک کیا ہے مجھ کو اسی طرح انکو بھی پاک رکھ اور جناب یدرہ دو جہان سے
 بے تسم فرمایا کہ مین نے تمہاری شادی کی ہے ایسے شخص سے جو سید یعنی
 سردار دین و دنیا اور صالح ہے سو ظاہر ہے کہ نزد آیات بموجب روایت ابی
 سعید خدری اثر ہے پیغمبر صاحب کی اسی دعا کا کہ اُسی رات کی صبح کو یہ آیت
 واسطے اظہار بشارت قبول دعا کی نازل ہوئی بطرح کہ حضرت مریم کی والدہ
 ماجدہ نے دعا کی تھی کہ خداوند امین نگاہ مین رکھنا مانگتی ہوں تجھ کو اسی کو شیطان
 رحیم سے اور خدا تعالیٰ نے یہ دعا اُن کی قبول کی اور حضرت زکریا نے دعا کی کہ
 خدا تو عنایت کر مجھ کو ذریعہ طیبہ تو اُن کے لئے بشارت ہوئی ساتھ تولد یعنی کہ
 اور حکم ہوا کہ تین دن بات نہ کر و اور بہت ذکر کرو خدا تعالیٰ کا اور صبح اور شام

تسبیح پڑھو چنانچہ تیسرے پارہ مین آیتہ والی سمیتہا مریم والی اعیند ہا
 یکے ذریعہ من الشیطان الرجیم فتقبھا ربھا بقبول حسن و انقبھا بناتنا حسنا یعنی
 تحقیق مینی نام رکھا اسی کا مریم اور مین پناہ مانگتی ہوں اسی کو ساتھ تیرے اور اسی
 اولاد کو شیطان سے پس قبول کیا اسی خدا نے اسی کے ساتھ اچو قبول کرنے اور آگاہ کیا اسی کو

اگلا اچھا۔ اور آہ۔ ہنالک دعا زکریا ربہ قال رب ہب لی من لدنک فیئہ
 طیبۃ۔ یعنی اس جگہ پکارا زکریا رب اپنی کو۔ کہا اے پروردگار میرے بخشید واسطے
 میرے اپنی پاس سے اولاد پاکیزہ۔ ان قصوں کی صاف بالتصریح خبر دیتی ہیں
 اور اسی پارہ میں اسی طرح اثر و عاظر ہے آیہ و اذ قالت الملائکۃ یا مریم ان
 اللہ اصطفک و طہرک واصطفک علی النساء العالمین۔ یعنی جب کہا فرشتوں
 نے اے مریم تحقیق خدا نے برگزیدہ کیا تجھ کو اور پاک کیا تجھے اور برگزیدہ کیا اور پروردگار
 عالموں کے۔ اور آہ فنادتہ الملائکۃ وہو قائم لصلی فی المحراب ان اللہ یشیرک
 یحییٰ مصداقاً بکلمتہ من اللہ و سید او حصورا و بنیا من الصالحین۔ یعنی پس
 پکارا اسکو فرشتوں نے اور کھڑا ہوا نماز پڑھتا تھا بیچ محراب کے تحقیق خدا خوش
 خبری دیتا ہے ساتھ یحییٰ کے سچا کر نیوالا ایک بات کو اللہ سے اور سردار ہی
 اور بند ہے اور بنی ہے صالحون سے۔ اے عزیز غور کر مادر مریم نے تذرمانی اور
 دعا کی جب اونکو ایسی بیٹی خدا ستائے نے عطا کی اور بعد تولد کے فرشتوں نے انکو
 بشارت طہارت دی حضرت زکریا پیغمبر نے دعا کی جب ایسا بیٹا عطا کیا اور
 بعد مدت کے دعا قبول ہوئی چنانچہ آیہ۔ الاتکلم الناس ثلاثہ ایام الارض او اذ کہ
 ربک کثیر او سبح بالعشی والابکار۔ یعنی یہ کہ نہ بولے تو لوگوں کو تین مگر اشارہ
 ہی اور یاد کر پروردگار اپنی کو بہت اور تسبیح کر شام اور صبح کو سے ہویدا ہو تو غور کر
 نہ چونکہ ہمارے پیغمبر صاحب خاتم الانبیاء افضل ترین سب کے ہیں سو یہ کمال
 فضیلت ہی ہمارے پیغمبر صاحب افضل پیغمبران سبحان کی معانہ صاحب جزا دی اور داماد
 اور ذریعے کے خود انکو بچہ دے عا ساتھ انقباب اہلبیت اور بشارت تطہیر کے

خدا تعالیٰ نے خطاب فرمایا اور دونوں کو بلکہ انکی اولاد کو بھی سید اور سیدہ دنیا و آخرت کا کہا چنانچہ باحدیث متواترہ ظاہر ہوا اور انشا اللہ بیان ہوگا اور نہر حبیب دونوں صاحب زادہ تولد ہوئے تب پہر آیت نازل فرمائے چنانچہ حدیث عامہ میں جناب صدیقہ بروز مباہلہ اور حدیث حضرت ام سلمہ حجرہ میں اور ابن عباس وغیرہ سے ہوا ہوا کہ وہ بعد تولد حسنین کو ہتی جو اس وقت چارون نوری جسموں کو عبامین آپنے لیا اور فرمایا یہ آیت میری اور علی و فاطمہ و حسنین کے لئے نازل ہوئی ہے اور یہی نظریہ مذکورات بالا جو بعضے راویوں سے واضح ہے کہ چالیس دن اور بعضوں نے نوہینے تک پیغمبر صاحب دروازہ پر خباب بی بی فاطمہ سیدہ دو جہان کے صبح کے وقت در یہ آیت تطہیر نہرایا کئے اور سمعانی مشایخ معتبر سنت جماعت نے رسالہ قوامیہ میں جو روایت چہ ہینے کی بھی لکھی ہے تو شیطان و سوسہ منافات روایات میں انسان کو ڈال سکتا ہے لیکن واصل تائید و ہدایت از فی غور کر سکتا ہے کہ اخبار کم و بیشی ایام منافات نہیں ہو سکتی کیونکہ راویان متعدد ہیں ہر ایک خبر اس مدت کی دیتا ہے جس مدت تک دیکھا تو ممکن ہے کہ ایک تو اس جگہ مثلاً نوہینے تک حاضر خدمت رہا ایک چہ ہینے میں کہیں چلا گیا ایک چالیس ہی روز رہا غرض حسنی جتنا دیکھا سو روایت کی اور یہی احتمال ہوا کہ جب کئی دفعہ یہ واقعہ ہوا تو کبھی کئی دن فرمایا کہ کبھی کئی دن اور جتنا کچھ جس راوی نے دیکھا روایت کی بالجملہ توفیق سے ان تمام احادیث کو بموجب تفاسیر فریقین واضح ہے کہ یہ آیت کئی بار نازل ہوئی جیسی کہ آیہ و لیطعمون الطعام علی حبه سکینا ویتیا و سیرا وغیرہ بعض آیات مکرر نازل ہوئی ہیں گو کہ وقت ترتیب قرآن شریف کے مکرر نہیں لکھی گئیں چنانچہ تفہیم

وطلعیون الطہامین زلہدی صاحب امام مفسرین سنت جماعت وغیرہ مفسرین
 شیعہ اور سوائے اکثر مقاموں میں لکھتے ہیں چنانچہ آیہ اَوْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَةِ اسْجُدْ وَاٰدَمَ
 فَسَجَدَ اِلَّا ابْلِیْسَ ہن میں مواضع مکرہ میں نازل ہے اور مکر قرآن میں ہی موجود ہے
 لیکن مصلحتیں اور مضرتیں اس کے کہ بعض آیتیں جو مکر نازل ہیں عند الترتیب مکر
 درج کی گئیں اور بعضی نہیں کی گئیں اور جو بات اسباب انکی ظاہر منجر بظاہر
 اور بطارحات و منازعات مذہبی معلوم ہوتے ہیں فقیر کو وہ رستہ مقصود نہیں
 مطلب مقصود سے ہے فقیر کے نزدیک چوٹا مسئلہ اور بڑی بات کیا ضروری مختصراً
 آتا ہے کہ ترتیب دینے والے قرآن کے بعد پیغمبر صائب کے جو اصحاب لیثان
 تھے انہوں نے کچھ مصلحت سمجھی ہوگی جسے متاخرین نہیں پہنچ سکتے مصرع
 صلاح ملک خویش خسروان دانند۔ یا یہ کہ مجتہد تھے مجتہد خطا پر ہی مستحق ہے
 ثواب کا کہ از بس شہور ہے یہ کہنا کون ضرور ہے کہ عداوت سے اہلبیت ہی
 کے مکر نہ درج کیا فقیر کو اپنی کام سے کام ہے اور مقصود سے مطلب ہے انسان
 کو نظریہ حفظ و حیانت نفس و عقیدہ کے شر اور وساوس شیطانی و نفسانی سے
 کہ ہر شبہ ضعیف البیان کے ساتھ لگی ہیں درود اور لا حول اور استعاذہ بخدا
 ضرور ہے اے عزیز کہی وساوس شیطانی و نفسانی سے بعض آدمی نظریہ ظاہر
 وقوع آیہ مذکور در میان میں ادن آیات کی جو تصریح صامیر خطاب مونس ازواج
 کی شان میں ہیں دہو کے سے غلطی میں پڑتے ہیں اور سبب اس کے غوطہ کھاتے
 ہیں اور بحر شاکست و ضلالت میں غرق ہوتے ہیں لیکن انسان کو تا یہ ہدایت
 ازلی شامل حال ہو تو وہ تلاوت قرآن اور ملاحظہ تفاسیر و سیر فی تعین ہو دیکھ

سکتا ہو اور بالیقین کائنات میں وسط السما جہاں سکتا ہو کہ صد ہا آیتیں اس قسم کی ہیں
 کہ وہ نازل کسی اور وقت ہوئیں اور کسی اور کے حق میں لیکن عند الترتیب کسی اور
 آیت کے بعد کسی اور کی شان میں درج ہیں اور جو آیات اور سورہ پہلے نازل ہوئی
 ہیں وہ ترتیب میں بعد انکو درج ہیں جو بالاتفاق پہلی نازل ہوئی ہیں اطفال مکتبہ
 کتاب جہاں سکتے ہیں پیشانی سے ہر سورہ کی کہ بہتیرے سورہ جو مدینہ منورہ میں بعد
 ہجرت نازل ہوئی وہ اول درج میں آئے جو مکہ معظمہ میں قبل ہجرت نازل ہوئے بسم اللہ سورہ
 اقرار جسے مفسرین اور اہل سیر فی یقین کے سب لکھتے ہیں اول نازل ہوئی مکہ معظمہ
 میں درمیان کوہ حریف کے کہ ابتدائے نزول قرآن پہلے دن اسی جگہ پر اور نزول
 اسکا ابتدا حقیقی لکھا ہو جمال الدین محدث وغیرہ اکثروں نے اور بعضے شاذ روایت
 میں سورہ حمد اور شروع سورہ مدثر کو پہلے لکھا ہے غرض بہر کیف یہ تینوں اور
 سب پہلے نازل ہیں سو سورہ اقرار تو تیسویں یعنی اخیر پارہ میں درج ہو جسکا
 نزول ابتدا حقیقی اور سورہ مدثر اونیسویں پارہ میں اور سورہ حمد شروع قرآن میں
 اور جو آیتیں اور سورہ کہ اقرار اور مدثر کے بعد سالہا سال کے پیچھے مدینہ منورہ میں
 نازل ہوئیں وہ پہلے پاروں میں درج ہیں چنانچہ سورہ بقرہ بتا دیا الیٰہ فی یقین
 کے ہائے ہویا ہے اور خود ظاہر ہے کہ ابولہب کے حق میں ہے جو مکہ میں بدترین
 برس کے نزول وحی سے نازل ہوئی سو تیسویں پارہ اخیر قرآن میں درج ہوئی
 اور آیت وانذر عشیرتک الاقربین جو بالاتفاق اس سورہ سے پہلے نازل ہوئی
 ہے وہ بھی اونیسویں پارہ میں ہے اور آیت فاصدع بما تؤمر و اعرض عن
 المشرکین جو اس سے پہلے نازل ہے وہ بھی چودھویں پارہ میں اور

آیت فقل تعالوا ندع ابنائنا وانباءکم ولسائرنا ولسائرکم ولفسنا ولفسکم۔ جسے آیت
مباہلہ کہتے ہیں چوتلہ دس ہجری میں نازل ہوئی یعنی نزول وحی کے تیسویں
برس سو تیسرے پارہ میں داخل ہے اور سورہ بقرہ مدینہ میں بعد ہجرت نازل
ہے وہ بعد فاتحہ سب سے پہلے داخل ہے اور سورہ العام جو یہ تصریح مفسرین اور
مورخین اور محدثین فریقین کے بعد سورہ حجر کے نازل ہے سو وہ ساتویں پارہ
میں شروع آہوین میں ختم اور خود سورہ ہجرو اس سے پہلے نازل ہے سو شروع
اسکا اخیر ہوین پارہ کے یعنی چودہوین پارہ میں مندرج ہے اور علی
ہذا القیاس اسی طرح بہتیری سورتیں ہیں غرض تفصیل ایسی باتوں کی مورت
تطویل ہے پیشانی ہر ایک سورہ کی دیکھ لینی ہی اطفال ہجواں تک کو اسطے
صدق اور واسطے تصدیق مقال فقیر کے کافی ہے علی ہذا القیاس اکثر آیات کا
یہی حال ہے کہ اکثر سورہ مکی ہیں اور وہ آیتیں انہیں داخل میں جو مدینہ میں نازل
ہوئی ہیں اور اسی طرح برعکس اسکے تحریر تفصیل ان تمام آیتوں کے جو اول نازل
ہوئی ہیں اور اخیر کے پارہ و ٹمین میں درج ہیں منبر تطویل ہے اس لئے بطریق نمونہ
تہور ہی سی لکھی جاتی ہیں ہر ایک تہوڑا سا پڑھا لکھا آدمی ہی اسے صاف حقیقت
حال کو پہنچ سکتا ہے اور کثیت اٹھا سکتا ہے دفتر اول روضۃ الاحباب جلال الدین
محدث وغیرہ اور کتب سیر و تفسیر علمائے سنت جماعت اور یہی کتب وسیر و
تفسیر علمائے شیعہ غرض فریقین کے ہاں صاف ظاہر ہے کہ آیہ واذن للذین
یقاتلون یا نہم ظلموا واذن اللہ علی نصر ہم تقدیر سہ دو ہجری میں نازل ہوئی اور
اسی پر ابتدائے جہاد واقع ہوا بلکہ بعضے اخیر سال اول ہی لکھتے ہیں۔ پر واضح ہے

کہ یہ آیت تو سورۃ الحج سترہویں پارہ میں بعد نصف قریب ثلث درج ہے اور
غزالی یعنی لڑائی کفار سے شروع ہوئی چنانچہ غزوہ بواطہ اور غزوہ ذوالعشیرہ وغیرہ
ہو چکی ہیں تب عبداللہ بن حبش اسدی معہ کتنے اصحاب کے بطن نخلہ کو تعین ہوئے
وہاں لڑائی ہوئی جو کفار کو قید کر کے خوب غنیمت لائی اور چونکہ یہ لڑائی پہلی تاریخ
ماہ رجب کو واقع ہوئی اور یہ مہینا ماہ ہائے حرام سے محدود ہے سو کفار طعنہ دینے لگے
کہ ماہ حرام میں پیغمبر خدا کی لڑائی حلال کی اسوقت آیت ایسا نونک عن الشهر الحرام

قتال فیہ قل قتال فیہ کبیر و صد عن سبیل اللہ و کفر بہ و المسجد الحرام و اخراج اہلہ منہ کبیر
عند اللہ و الفتنۃ کبیر من القتل نازل ہوئی اور پر ظاہر ہے کہ یہ آیت دوسری پارہ
میں بعد نصف درج ہے اور آیہ ہذا ان خصمان اختصموا فی ربہم جنگ بدر میں حضرت
حمزہ اور حضرت علیؑ کی شانہیں نازل ہوئی سورہ حج مذکور الصدر میں قبل آیت اللہین
کے دو رکوع پہلے درج میں سورہ یس کہ مکہ میں وقت ہجرت آنحضرت شروع سے
تافا غشیا ہم فہم لایبصرون پڑھتے ہوئے دولت سراسرے برآمد ہوئے سو بایں
پارہ میں درج ہے اور بعد اسکے آیتہ و من الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضاۃ
الفتۃ بھی مشبہ ہجرت نازل ہوئی شان میں حضرت علیؑ کے جبکہ وہ آنحضرت کی چھوٹے
پر سورہ سووہ دوسرے پارہ میں بعد نصف درج ہے کما فی روضۃ الاحباب
منقول است کہ جبریل امین از نزد رب العالمین آمد و از حقیقہ آن حال اور اخیر گروید
و فرمان آورد کہ ان اللہ بامرک بالہجرت و گفت امشب در جامہ خواب خود کہ ہر شب
می بودی یکہ کن و فردا کار سازی ہجرت کن و بجانب مدینہ متوجہ شو چون مشب
دآمد کفار بدستور یکہ مقرر کردہ بودند در سراسر حضرت جمع آمدند و مترصد می بودند

ہنگامہ کہ بہن حضرت بخواب نہو کہ ہر صرور و ریڑ نہو ہلاک کش سازند پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم بر آن حال مطلع شد علی کرم اللہ وجہہ را گفت کہ کفار قصد ما دارند و من از اینجا
 بیرون میروم تو امشب در جامہ خواب من تکیہ کن و برو سبز خضر می را بر خود پوش
 و آن برو کہ ہر شب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر خود می پوشید و بار و
 گفت دل راقوی دارای علی کہ ایشان مکر و ہمتو نتوانند رسانند و روایتی آنست
 کہ فرمود کہ مرا اذن ہجرت بکربینہ دادند من فردا بچہیز سفر می نمایم و بطرف مدینہ
 روان میشوم و امانات و و الیع کہ نزد حضرت بود ہمہ را بعلی سپرد تا ایضا بمالاش
 رسانند و خود را عقب آن سرور بکربینہ آید پس علی مرتضیٰ بر فراش خاص پیغمبر صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم تکیہ فرمود و در ابرویش کشید و حضرت از خانہ بیرون آمد اول سورہ
 یس تا آنجا کہ و جبئنا من بین ایدیم سدا و من خلفهم سدا و افاعشنا ہم ہم فہم یسمعون
 میخواند و شتی خاک بر سر ایشان پاشید و بر ایشان بگذاشت و آن سرشتگان
 بادیہ ضلالت بریران دیدند مرویت کہ در آن شب علی مرتضیٰ در جامہ خواب آن
 حضرت تکیہ نمود و نفس خود را فدائے وی ساخت حق تعالیٰ وحی کرد بکبرئیل و
 میکائیل کہ من میان شما ہر دو عقد موافقات بستم و عمر یکے را بیش از شمار آن یکے
 گردانیدم کدام از شما اثبات حیات آن دیگرے بر حیات خود میکند ہر یکے از ایشان
 گفتند ما اثبات حیات کسی بر حیات خود نمی کنیم زندگانی خویش را دوست میداریم
 اللہ تعالیٰ وحی کرد بایشان کہ چرا مثل علی ابن ابیطالب نیستید کہ موافقات
 بستم من میان او و محمد وے نفس خود را فدائے محمد ساخت و حیوۃ او را بر حیات
 خویش اثبات نمود بروید بر زمین و دیر از شر اعدا محافظت نماید ایشان بموجب امر

خداوند تعالیٰ بر زمین آمدند جبریل بر سر بالین علیؑ نشست و میکائیل بر پائی لپین
 و جبریل میگفت پنج پنج کیست مثل تو ای علی ابن ابیطالب حق جل و علی مباحات
 کرد و قبول ملامت و تنعم باقیل و هر آنکه بهر خدا راه نفس بر بند و ملک ز عرش بفرمان او
 کمر بند و گویند آیه کریمه و من الناس من یبشیری نفسه ابتغاء مرضات اللہ
 و وفای العباد و در آن باب نازل شد و اقدی از مشایخ خود روایت میکنند کہ
 ابو جہل و حکم بن ابی العاص و عقبہ بن ابی معیط و نصر بن الحارث و امیہ بن طلحہ
 ابن خنظلہ و طعمہ بن عدی و ابولہب و ابی بن خلف و اسپران عجاج بنیہ و منیہ بنیہ
 از آنجمله بودند کہ آن شب بر در کعبہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم قصد قتل
 و کشتن داشتند و رایہ و من الناس من یحبیک قوله فی الحیوۃ الدنیا بعد غرورہ اعد
 اور شہید کرنے بنو لحيان کے حبیب اور عاصم و غیرہ اصحاب کو نازل ہوئی اور
 غزوہ احد بموجب تصریح جمال الدین محدث وغیرہ ستہ تین میں بلکہ بموجب تصریح
 تاریخ یافعی سنہ پانچ میں ہے سو آیت مذکور دوسری پارہ میں قبل آئیہ و
 من یبشیری نفسه ابتغاء مرضات اللہ کے درج ہے۔ در باب شراب بالاتفاق
 یہ بات ہے کہ تین دفعہ آیتیں نازل ہوئیں مگر بہتیرے اصحاب شراب پیو رہے
 اور جو کمال عقل رکھتے تھے انہوں نے پہلی ہی آیت پر ترک کیا آخر جو تہی پا نہ تھے
 میں جو آیت نازل ہوئی وہ یہ ہی یا ایہا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والالہاب
 والازلام عیس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون آخر اسپر بالکل منادی
 سرام ہونے شراب کو کی گئی چنانچہ سال ستہ چار ہجری میں جو عبارت جمال الدین
 محدث کے ہے وہ بعینہ یہ ہے اور تاریخ یافعی میں تحریم خمر سنہ پانچ میں ہو بلکہ

بقول مشهور شصت و نه اور ایک قولین سنه آهه - ار باب سیر رحیم اللہ آورده اند
 کہ حق تعالیٰ اول آیتہ کہ در باب نحر فرستاد این بود و من ثمرات الخیل و الاعتاب
 تحت ذون منہ سکر اور زقا صناً مسلمانان باین اشتغال مینمودند و در آن
 زمان مثل سائر مباحات بود و لیکن جمع از صحابہ کہ کمال عقل و دفور رائے بود
 ایشانرا بنابر مقصدی کہ بر آن مرتب میگردد پیوستہ از حکم نحر استفسار مینمودند
 از حضرت تا یہ آمد کہ لیساً لوتک عن الخمر و المیسر قل فیہا اثم کبیر و منافع للناس
 و اثمہا اکبر من نفعہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنرا بیاران خواند و فرمود این
 مقدمہ تحریم خمر است و چون این آیه را بر عمر خطاب خواند گفت اللہم بین لنا
 بیانا شافیا فی الخمر جماعتی از عقلا و صحابہ گفتند چیزے کہ دروے اثنی کبیر است
 ترک آن اولی است و دیگر بشرب آن قیام مینمودند و جماعتی دیگر بملاحظہ
 منافع للناس بآن اشتغال مینمودند تا روزے کہ عبدالرحمن بن عوف بعضی از
 یاران را ضیافت کردہ بود شراب خوردند چنانکہ بحد سکر رسیدہ بودند نماز
 شام در آمدیکے از یاران امامت کرد و در نماز سورہ قل یا ایہا الکافرون خواند
 بطرح لا آت حق تعالیٰ آیه فرستاد یا ایہا الذین آمنوا لا تقربوا الصلوات و انتم سکارا
 حتی تعلموا ما تقولون طایفہ دیگر از اصحاب گفتند چیزیکہ منجر میگردد بتبرک نماز انسب
 آنست کہ در گردن نگرند از آن کار باز ایستادند و جماعتی دیگر چنان می آشامیدند
 کہ در اوقات نماز سکرند اشتند تا زیا فی کہ عیان بن مالک انصاری جمع از صحابہ
 را ہمانے نمود و کلمہ شتر بہتہ ایشان بریان کردہ بود چون طعام خوردند و خمر
 آشامیدند و سکران گشتند بر یکدیگر تفاخر مینمودند و اشعارے کہ مبنی از تفاخر و

مدح و ذم باشد میخوانند و سعد بن ابی وقاص قصیده افشا کرد که در آن قصیده
 انصار و فخر قوم او بود و مردی از انصار استخوان لحمی از کله شتر برداشته
 بر سر سعد ابی وقاص زده سر او را شکست سعد به نزد رسول آمد و از آن
 انصاری شکایت کرد و عمر خطاب چون از آن حال و قوف یافت دست
 بر عا بر داشت و گفت اللهم بین لنا بیانا شافیا فی الخمر حق تعالی آیه فرستاد
 یا ایها الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانساب والازلام رجس من عمل الشیطان

فاجتنبوه لعنکم تعلون انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوة والبغضاء
 فی الخمر والمیسر لیسیدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوة فهل انتم منتهون عمر خطاب
 این آیت بشنید و گفت انتہنیا یارب و بروایتی آنکہ گفت انتہنیا انتہنیا
 یارب انتہا تذهب المال و تذهب العقل رسول فرمود تا در بازار ہائے
 مدینہ ند اگر دند کہ الا ان الخمر قد حرمت بدانید و آگاہ باشید کہ الہتہ بہ تحقیق
 خمر حرام گردانیدہ شد ہر کس کہ شنید و بخوردن خمر مشغول بود در زمان نبوت
 و دہن را بہشت و ترک کرد و در ہر خانہ کہ شراب بود ہمہ را بر تختہ چنانچہ
 شراب مانند آب در بازار ہائے مدینہ روان شد سوپردا فتح ہے کہ جو آیت
 پہلے نازل ہوئی وہ چودہوین پارہ میں قبل از ثلث درج ہے جو اسکے بعد
 آئی وہ دوسرے پارہ میں در میان نصف و ثلث اور جو اسکے بعد آئی
 وہ پانچوین پارہ میں قبل از ربع اور جو اسکے بعد آئی وہ شروع پارہ
 ہنتم میں درج ہے غرض جو پیچھے اور اخیر میں آئیں وہ تو دوسرے اور پانچوین
 اور ساتوین پاروں میں یعنی اول درج میں اور جو سب سے پہلے نازل

ہوئی وہ اون سب سے اخیر یعنی چودھویں پارہ میں درج ہے آیت قدرتی قلب
 و جہک فی السماء فلنولينك قبلة تـجـو بـج مدینہ منورہ کے سلسلہ ہجری میں نازل ہوا
 سوتو دوسرے پارہ میں بعد آیہ سيقول السفهاء من الناس کے درج ہے
 ظاہر ہے کہ جو شروع پارہ میں مذکور ہے بالاتفاق سب فرقوں کے نفس پریر
 سے ہویدا ہے کہ جب بموجب آیہ قدرتی قلب و جہک کی قبلہ تبدیل دیا گیا
 یعنی پہلے قبلہ طرف بیت المقدس کی تھا اور پھر اس آیت سے کعبہ کی طرف
 مقرر ہوا تو منافق یہودہ باتین آنحضرت کی جناب میں کہنے لگے تب آیت
 سيقول السفهاء نازل ہوئی سو پہلی آیات تو بعد اور پچھلی آیات پہلی صریح ہو
 کہ درج ہیں آیہ الم ترالی الذین او تو نصیبا من الکتاب بیچ حق یہود کے ستم میں
 درباب غزوہ خندق نازل ہوئی سو وہ تو پانچویں پارہ میں قریب ربع اور خود
 شروع اسی پارہ کا آیتہ والمحصنات من النساء ہے جو ستم آہٹہ ہجری
 میں بعد غزوہ حنین کے نازل ہے اور آیہ قد سمع اللہ جو درباب مسماۃ خولہ بنت
 ثعلبہ بن قیس کے نازل ہوئی ستم چہم میں وہ ظاہر ہے کہ شروع پارہ اٹھامیوں
 کا ہے اور آیہ الیوم اکملت لکم دینکم و انعمت علیکم نعمتی جو بالاتفاق سال شانہ میں
 ہجری میں بعد حجۃ الوداع نازل ہے جسکے دو جہینے کئی دن بعد آنحضرت نے
 وفات پائی سوتو چھٹی پارہ میں داخل ہوا اور سورہ بقرہ جو مکہ میں
 اوایل زبان طور نبوت میں نازل ہوئی قبل توحید اور معوذتین سب سے اخیر میں
 بلکہ بہتیرے آیتیں جو ناسخ ہیں وہ پہلا اور جو منسوخ ہیں وہ پچھرا درج ہیں چنانچہ
 قل یا ایہا الکافرون کی سوتو وہ اخیر کے پارہ میں اور آیہ و اذن للذین جو اسطر

حکم جہاد کے ہوشو ستر ہوین پابرہ میں سورہ حج میں کہ مذنی ہے داخل ہو جیسا کہ اوپر گذرا اور علیٰ ہذا القیاس بلکہ بہتری سورہ میں کہ وہ مکی قرآن شریف میں لکھی ہوئی ہیں اور انہیں بعضی آیتیں مدینہ کی نازل ہوئی ہوئیں درج ہیں اور بہتری برعکس اسکو چنانچہ سورہ العام مکی اور آیہ قل تعالوسی تین آیتیں اسکی زمریان مکہ اور مدینہ کی نازل ہیں سورہ اعراف مکی مگر پانچ آیتیں اس میں غیر مکی سورہ توبہ مکی اس میں آیہ لقد جائکم غیر مدنی سورہ شوریٰ مکی اس میں چار آیتیں مدنی چنانچہ آیہ قل لا اسئلكم علیہ اجر الا المودة فی القربیٰ جسے آیہ مؤدہ کہتے ہیں معہ چار مدنی آیتوں کے اس سورہ میں کہ مکی ہے درج ہیں تفصیل اسکی شرح و تفسیر آیہ مذکور میں فقیر نے باسانید معتبر فریقین لکھی ہے من شار فلیرجع الیہا فریقین کے ہانسنے یہ بات ہویدا ہے اے عزیز کہاں تک تفصیل اس قسم کی باتوں کی اس مختصر میں لکھی جاوے اس لئے ان چند آیتوں پر بطریق نمونہ یکو از ہزار اکتفا ہے المختصر کہ طالب حق بے تعصب و تعسف دیکھ لے فرقوں کو ہانسنے صاف ہویدا ہے کہ ترتیب قرآن شریف کی بموجب نزول آیات کے نہیں جو ہر آیت بموجب نزول کے مندرج قرآن میں اسید طرح آیہ تطہیر بھی نظر بر مصراحت مسبق الذکر صیح عقد جناب سیدہ دو جہان نازل ہوئی سنہ دو ہجری میں اور درج ہوئی ان آیات میں جو سنہ میں نازل ہیں چنانچہ کتب تفاسیر و سیر سے بالاتفاق ظاہر ہے کہ اکثر بعض ازواج معظمہ نے نافرمانی میں آنحضرت کے اصرار کیا تھا سو آپ نے قسم کھائی تھی کہ میں نے ہر تک ان کے پاس شریف نہ لیجاوین سو آیات یا ایہا بنی قل لازواجک تا آخر نازل ہوئیں اور اس آیہ کو آیہ تخیر کہتے ہیں چنانچہ حال مفصل

اس قصہ کا اور سب نزول آیات مذکورہ وقایع سال سہ ہجری میں مقرر اول
 روضۃ الاحباب جمال الدین محدث اور مدارج النبوة شیخ عبدالحق دہلوی اور
 تاریخ طبری وغیرہ کتب تاریخ اور تفسیر زہدی اور مدارک وغیرہ تمام تفاسیر سنت
 جماعت اور سب فرقوں کی کتب تفاسیر و سیر میں بالاتفاق تفصیل مندرجہ
 مختصر طالب حق کو اتنا بس ہے کہ یہ قصہ سہ ہجری میں ہے اس میں شروع

سورہ تحریم آیہ یا ایہا البنی لم تحرم ما حل اللہ لک اور آیہ عتاب ان تتوبوا الی اللہ
 فقد صغرت قلوبکم ایچ حق ام المؤمنین حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کے
 نازل ہوئی سواٹھائیسویں پارہ کے اخیر میں ہے کہ اسی سورہ پر یہ پارہ
 ختم ہے اور آیہ تخیر مرقوم الصدور جو معہ اور آیات اپنی ساتھ دایمہ کے صاف
 ازواج معظمہ کے حق میں ہے بعد آیہ تحریم کے نازل ہے اخیر میں اکیسویں پارہ
 کے اور شروع میں بائیسویں پارہ کے درج قرآن ہے اور انہیں کے بیچ میں
 آیہ تطہیر درج ہو گیا سو بموجب تشریحات و تشریحات مفسرہ بالا ظاہر ہے کہ
 جیسی اور تمام آیتیں اور سورہ غیر نظام نزول مقدم موخر بموجب یاد کر کے مقتضا
 بشریت درج ہیں وہی بات یہاں بھی ہے چنانچہ قرآن شریف میں
 بائیسویں پارہ نکال کے ہر ایک تہوڑا سا پڑھا لکھا آدمی بھی اس سے
 ایک سطر پہلی سو دیکھ سکتا ہے کہ آیات مذکورہ یہ ہیں۔ یا ایہا البنی من
 یات منکم بغا حشۃ بنتیہ لیا عاف لہا العذاب ضعیفین وکان ذلک علی اللہ
 سیراہ ومن یغنی منکم اللہ ورسولہ وتعمل صالحا نؤتمہا اجرہم مرتین واعتدنا
 لہا زقار یمایا ایہا البنی لیستن کا عدم النصار ان الثقتین فلا تخضعن بالقول

فیطمح الذی فی قلبہ مرض و قلن قولا معروفا و قرن فی بیوتکمن ولا تبرجن تبرج
 الجاہلیۃ الاولی و اقمین الصلوٰۃ و اتین الزکوٰۃ و اطعن اللہ و رسولہ۔ اٹھائیں اللہ
 بندہ ہب عنکم الرحمن اہل البیت و لطمکم تطہیرا۔ و اذکرن بایتلی فی بیوتکمن من
 آیات اللہ و الحکمۃ۔ یعنی اسے بیوی بنی کی جو کوئی آوے تم میں سے ساتھ ہی
 ظاہر کے دگنہ دیا جاوے گا واسطے اُن کے عذاب دو بالا اور ہے یہ اوپر اللہ کے
 آسمان اور جو کوئی ہمیشہ فرمان برداری کرے تم میں سے اللہ اور پیغمبر اُسکے
 اور عمل کرے نیک دین گئے ہم اُسکو ثواب اُسکا دو مرتبہ اور تیار کیا ہے جہنم
 واسطے اسکے رزق نیک ای بیوی پیغمبر کی ہنیں ہو تم مانند کسی ایک کو عورتوں
 سے اگر ڈرو پر ہز گاری کرو تم پس نہ نرمی کرو تم ساتھ بات کہنے کے پس طمع کریں گے
 وہ لوگ کہ بیچ دل اُن کے مرض ہے اور کہو تم بات اچھو اور ہٹیری رہو بیچ گھروں
 اپنوں کے اور نہ چلن اور نہ چلن اور نہ اُکڑ کرنا جاہلیت پہلو کا اور قایم رکھو تم نماز
 اور دو تم زکوٰۃ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اُسکے کی۔ سوار اسکے ہنیں کہ
 چاہتا ہے اللہ کہ لیجاوے تم سے نجاست گناہ کی ایہ اہلیت اور پاک رکھو تم کو
 پاک رکھنا۔ اور یاد کرو تم اُس چیز کو کہ تلاوت کیجاتی ہے بیچ گھروں اپنوں کے
 آیات خدا کی سے اور حکمت سے۔ چنانچہ عقیل باخیر جبوقت اُن آیات کو تہوڑا
 سا خیال کر کر دیکھے تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ایہ تطہیر ان آیات میں صاف ایک
 جملہ علیحدہ ہے جیسے ایک مسم کی اخباس میں غیر جنس اُسکی رکھ دیکھتے کیونکہ
 نفس الامر میں کچھ نسبت ماقبل اور مابعد کے آیتوں نے ہنیں مقصود ہو سکتی
 کیونکہ اسکے قبل و بعد کی آیتیں سب بصیغہ ہائے خطاب اور ضمائر خطاب میں

طرف ازواج معظمہ کے صافات بالتصریح ہیں اور آیہ تطہیر بر خلاف انکی جسمیں صاف
 ضمائر مذکور ہیں اور اُسکے پہلی اور پھلی آیتوں میں صافات امکان وقوع اور صدق
 کارہائے گناہ کا اُٹنے اور اُسپر دوچند ہونا عذاب کا اُن پر اور مضمون عتاب
 اور تنبیہ و ترہیب اور امر کتنے نیک باتوں کا اور نہی اور نصیحت بد باتوں سے
 اور خاص اُسکی پہلی کی آیت میں جس طرح انشائینی بصیغہ امر جملہ ہے ویسی ہی
 بعد اُسکے ہے اور اُسکا شروع بکلمہ حصر بطریق اخبار یعنی غیر دنیا لسانی ہر قسم کی
 گناہوں کا کہ یہ ایک خوش خبری اور خبر رحمت ہے پُر ظاہر ہے کہ آیت تطہیر کو
 انکی پیچ میں تصور نکرد تو کیا بے کہسر ربط اور جوڑ کہا تا ہے جملہ ماقبل اور مابعد کا
 کہ جیسے صیغہ امر جمع مونث کے اوپر سے چلتے آتے ہیں ویسی ہی بعد چسپان ہیں

یعنی وامن الصلوٰۃ و اتین الزکوٰۃ و اطعن اللہ و رسولہ و اذکرن ما ینلی فی بتوکن
 اسے عزیز حبیب کو دیدہ بصیرت اور چشم النصاف اور نور ایمان اور الیقان قلبی عنایت
 ایند و منان سے ہو وہ علاوت اور اطمینان اس سے حاصل کر سکتا ہو اور
 ہر قسم کے وساوس شیطانی سے محفوظ اور مصئون رہ سکتا ہے اور اہلبیت
 حقیقی کے حقوق سے غافل نہیں ہو سکتا اور انکی فضیلت عصمت میں حق

اور گمراہی سے بچا رہتا ہے فمن البصر فلنفسہ ومن عمی فعملیہ ومن لم یحجل البدلہ
 نور افعالہ من نور طالب حق اور رتبہ شناس اہلبیت رسول برحق پر واضح
 ہو کہ قطع نظر ان تمام مراتب مفسرہ کی احادیث متکاثرہ و متواترہ صاف ہے کہ
 بغیر کسی احتمال کے نہایت سبکی ہاں موجود ہیں کہ کسی کو خیال و نمودن
 اور انکار اور شک و شبہہ کے نہیں ہو سکتی جیسے اہلبیت اور محصوم ہونا انہیں

نوری جیونیکا پر شہر ہویدا ہے اور پر ظاہر ہے کہ جب یہ معصوم ہیں تو یہ صحیح معصوم ہیں
وہ معصوم اور یہ جیسکو گنہگار کہیں وہ گنہگار ہے غرض یہ احادیث مرفوعہ و منقولہ
اللسان دیکھو اور عنایت الہی شامل حال ہو تو سبط کی وساوس شیطانی اور
نفسانی سے محفوظ رہو پہر کسی جاہل یا عالم مبتلائے وساوس کو دھوکے میں
نہ پڑے مصابیح بغوی میں اور تفسیر ابوالعباس اسفرائی میں کہ مفسر طویل القدر
اور شیخ معتمد القول سنت جماعت کو میں حدیث معتبر و صحیح ہے کہ جب وقت داخل
کیا پیغمبر خدا نے علی وفاطمہ و حسن کو عباس مبارک میں تو فرمایا اللہم ہولارا طہار
عترتی و اطائب ذریعتی من لحمی و دمی الیک لا الی التار اذہب عنہم الرحمن و
طہرہم تطہیرا یعنی یا خدا یہ ہیں اہلبیت میری اور طاہر عترت میری اور طیب
فرزند میرے گوشت میرے سے اور لہو میرے سے طرف تیری نہ طرف
آگ کے لیجا تو ان سے ہر قسم کے گناہ اور طاہر رکھ تو انکو طاہر رکھنا سو ہم اللہ میں
اُم سلمہ نے عرض کی یا رسول اللہ انا معہم یعنی میں ہوں ساتھ ان کے
فرمایا انک الی خیر وانت من خیر ازواجی یعنی تو او پر نیکی کے ہو اور تو بہترین
بیویوں میں سے ہے صاحب روضۃ الاحباب معتبرا اور موثقین سنت جماعت
سے تحفۃ الاحباب میں پانچ حدیثیں اسی مضمون کے لکھے کہ لکھتے ہیں کہ تحقیق تمام
ثابت ہو کہ آیت تطہیر ان پانچ تنوں کے شان میں نازل ہے اور اس میں
اہل بیت آل عبا کہتے ہیں جیسا کہ شیخ شہاب الدین وغیرہ نے بتصریح لکھا ہے
اور ابن مردویہ صاحب مناقب نہایت معتبر مشاہیر کرامی موثق سنت جماعت
سے لکھتے ہیں کہ حبت آیہ نازل ہوئی تو فرمایا رسول خدا نے ختم منام معصوم

انا وعلی وفا طمہ والحسن والحسین یعنی پانچ ہم معصوم ہیں میں اور علی اور فاطمہ
 اور حسن اور حسین۔ مودات سید علی ہمدانی شافعی میں ہے عن اصبع محمد بن
 عباس قال سمعت رسول اللہ بقول انا وعلی والحسن والحسین تسعة من ائمة
 مطہرون ومعصومون یعنی ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے اپنے کانوں سے سنا
 کہ فرمایا رسول خدا نے کہ میں یعنی خود آنحضرت اور علی اور حسن اور حسین اور نو
 شخص اولاد حسین سے مطہر اور معصوم ہیں۔ واضح ہو کہ حدیث مرویہ ابن مریۃ
 باعتبار معصومین بالفعل یعنی موجودین زمان ارشاد آنحضرت کے ہے اور حدیث
 مرویہ سید علی ہمدانی واسطے بالقوة یعنی ان معصوموں کے جو اولاد اور ذریت
 حسین میں پیدا ہونے والے تھے۔ طالب حق دیکھو کہ اس حدیث میں کسی طرح کی
 مجال چون و چرا اور لیت لعل اور احتمال دلائل قضیہ دلالیوں کے کسی کو باقی نہیں
 رہ سکتے اور مناسب اس مقام کے ہے جواب نہم میں بیج ذکر مشور سادات کی
 شیخ شہاب الدین دولت آبادی نے نقل تفسیر النجاری سے تفسیر امہ مبطل
 میں لکھا ہے اس جگہ کی عبارت شیخ کی فارسی صاف ہے اس کو بعینہ لکھی
 جاتی ہے فی تفسیر النجاری ہر گاہ ابن آیت نازل شد مصطفیٰ گلیم محظوظ بر سر
 گرفت وزیران بنشست وعلی وفا طمہ و حسن و حسین را بہ نشان چون از مبطل
 فارغ شد جبرئیل بیامد و گفت یا محمد انا نکه با تو در مبطل بودند فرمانست تا بر سر
 ایشان منشور کنم تا مردمان ایشانرا عزیز و مکرم دارند پس چون بہتر جبرئیل بیامد
 و بر سر مصطفیٰ دو جہد یافت و تشریح داد و مقدار سر انگشت موے ہا پر انگندہ
 بگذاشتہ و ہر کردہ پیش مصطفیٰ بر سر علی وفا طمہ و حسن و حسین دو ما بعد کرد

و فرمود این بر شماست گردانیدم و بر اولاد شما کہ لذ فاطمہ اند پس جبریل بیامد و گفت یا محمد من
 نیز با تو در مبارکہ بودم موافقت کردہ ام و خادم خانہ تو ام و علی را در جنگ یاری دادہ ام کہ ہوا رہ
 حسن و حسین جنبا نیدہ ام مرا از اہل خاندان خود قبول نہ راؤ و بر سر من جہا کن تا فرشتگان
 ملائی اعلیٰ مرا اہل خاندان تو دانند و ہمین دعا مرویست الہی بجزئہ خمسۃ ان الدین سادسہم
 جبریل یعنی یا خدا سات حرمت پانچ کے تحقیق کہ چہاؤنکا جبریل ہے پس مصطفیٰ بر جبریل
 جہا کر دہ مرا شفیع تنہم پنج تن بسندہ بود کہ روز حشر بدان پنج تن رہا نم تن نبی و دو خرد اما
 دو گزیدہ پندر محمد است و علی فاطمہ حسین حسن و اور نشور کے معنی ہیں نامہ کشادہ اور دو جہد
 یعنی گیسو گوند ہی ہوئے کذا فی المشکوٰۃ مصلح میں ہے ام ہانی بنت ابی طالب سے
 کہ مدینہ منورہ سے جو مکہ معظمہ میں آنحضرت تشریف لائے تو چار گیسو گوند ہی ہوئے جو جیسا
 کہ سادات اب گیسو گوند تہو ہیں اور دو گیسو کی جگہ چوڑ دیتے ہیں اور خواجہ کر کے اپنے
 رسالہ میں لکھا ہے کہ گیسو آنحضرت کی آخور گاہ گردنے دو انگشت نیچے ہے اور گیسو میں تین
 پیچ اور نیچے اسکے ہر تہی اور ہر نبوت سے چار انگشت نیچے بال پریشان رہتے تھے رسالہ
 احتساب میں ہے کہ سادات کے سوا جو کوئی اور گیسو رکھے تو مکہ و فریب عائد ہوتا ہے چنانچہ
 احمد غزالی یہی لکھا کہ سوا سادات کو مکہ لکھتا ہے تاریخ منتشر ابوالقاسم میں ہے کہ حضرت
 نے جناب شاہ ولایت سے فرمایا کہ یا علی بغیر تمہارے فرزندوں کے کہ فاطمہ سی ہوں کسی کو مشور
 روا نہیں اور جو اہر حسینی میں ہے کہ گیسو میں ایک اوز بھی نہکتے ہے وہ یہ ہے کہ ہاری
 پیغمبر صاحب کے جدہ ماجدہ نور ہشتی حضرت اور لیس پیغمبر کی بی بی تھیں قصہ اس بات
 کا حضرت جبریل نے آنحضرت سے یوں بیان کیا ہے کہ ایک روز حضرت اذلیس بیچار
 ہوئے سو جبریل کو حکم جناب باری یہ صادر ہوا کہ ایک حور بہشت سے اور دو کچورین حضرت

اور لیس گویا سطلے لیجاؤ اور کہو کہ وہ کچورین کھالیوین تو صحت ہو جاوے گی اور حور سے
نکاح کر لیں چنانچہ حضرت اور لیس نے کچورین کھالیں اور شفا ہوئی اور حور سے نکاح کیا
اور اس حور کے دو گیسو تھے سو ہمارے پیغمبر صاحب ان حور صاحبہ کی نسل سے تھے حضرت
جبریل نے دو گیسو حضرت کا اسدن رکھوائے تھے اس جگہ سے سبب چار گیسو کا بھی پیغمبر
صاحب کا واضح ہے یعنی ظاہر ہوتا ہے کہ دو گیسو تو بسبب ماجدہ پیغمبر صاحب کی کہ ہر شئی
یقین کئے گئے تھے اور دو یوم نزول آ یہ مبالغہ کو اور جناب شاہ ولایت اور سیدہ دو جہاں اور
ان کے فرزند و نیکو دو گیسو کا حکم یوم نزول آیتہ مذکور کو ہوا چنانچہ انکی اولاد اجداد کے لئے ہمیشہ
کو یہ علامت رکھی گئی۔ تفسیر امام ضیاء الدین سنائی میں تفسیر آیہ لا تجلوا دعار الرسول
بنیکم کہ عار بعضکم بعضا میں عجب لطیفہ لکھا ہے معنی آیت یہ ہیں کہ نہ گردانو پکارنا پیغمبر صاحب
کا درمیاں اپنی مثل پکارنے بعض تمہاری کے بعض کو چنانچہ تفسیر اور شان نزول اسکی پہلی
ہدایت میں مفصل مذکور ہے اور شیخ شہاب الدین نے بھی اسی نقل کیا ہے جبکہ حاصل
یہ ہے کہ کسی کو روانا نہیں تھا کہ پیغمبر خدا کو پکارے جیسے کہ اور لوگ آپس میں ایک دوسرے کو
پکارتے ہیں اور اولاد رسول کو جانتے ہیں حضرت کو یا اب یا جد یعنی اے باپ اے تانا کہنا
اور پکارنا اور یہ دلیل قنیہ ہے کہ یہ اور لوگوں نے فضیلت اور خصوصیت زیادہ اور علیحدہ
رکھتے ہیں لکھا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو کہ بانوی حنیت یعنی جناب سیدہ دو جہاں
حضرت فاطمہؑ ہٹا پیغمبر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا حضرت آپکو
کیونکہ پکاروں اپنے فرمایا کہ نور دیدہ تم بدستور یا ابت اور یا ابی کہو کہ یہ لفظ نہایت محبت
زیادہ کرتا اور دل کو آرام دینے والا ہے۔ یہ آیت غیر اور میگانون کے لئے ہے۔ کتاب سنن
میں ہے کہ جناب خاتون اور دونوں صاحب زادے ہمیشہ یا ابی اور یا ابت کہتے پکارتے تھے

اور تمام صحابہ انہیں ابن الرسول کہتے تھے اور کتب تاریخ و حدیث فریقین سے ظاہر ہے کہ جناب
 شاہ ولایت علی ابن ابیطالب یا خ اور یا بن عم کہنے پکارا کرتے تھے اور حدیث مواعظ
 میں کتب احادیث صحاح سے انشاء التذہید اہوگا کہ قطع نظر چیرے بھائی ہونیکے اپنا
 بھائی دینی و دنیوی نبی پیغمبر صاحب نے حضرت علی کو بنایا تھا جس وقت کہ حضرات ابوبکر
 عمر کے اور طلحہ زبیر کی اور عبد الرحمن ابن عوف عثمان بھائی بنو اور حدیث تو ظاہر ہوا قریب
 بتفصیل ظاہر ہوگا کہ پیغمبر صاحب نے فرمایا کہ میں اور علی ایک نور سے ہیں اور اولاد اُن کی
 آل عباس آج تک مشہور و معروف خاص و عام ہے کہ زانی کتاب ہ باب فتح شہاب الدین و ولایت
 الشیخ مذکور نے لکھا ہے کہ انہیں پاک اور پاکیزہ اس لئے کہتے ہیں کہ خدا اُنہیں نے
 ان کی پاکی پر نص اور بیان فرمایا۔ انما یرید اللہ لیزیب عنکم الرحمن اہل البیت و لیطہرکم تطہیرا
 اور یہی شیخ مذکور بات و کثیرہ لکھا ہے اور تاریخ ابوالقاسم محمد بن الصدیق میں بھی شری
 حدیث جو سترہ ہیں باب میں ہے اس میں بھی بہت تفصیل ہے کہ پیغمبر صاحب نے فرمایا۔
 میں سید ہون اولاد آدم کا اور فاطمہ سیدہ ہیں تمام عورتوں کی اور حسن اور حسین سید ہیں
 جو ان بہشت کے اولاد اُن کی سادات ہیں اور باب اُن کے افضل اور بہتر اُن سے
 مناقب ابن مناذلی شافعی مسند احمد ضعیف مودات سید علی ہمدانی شافعی وغیرہم
 میں بہت تفصیل سے لکھتے ہیں کہ پیغمبر نے فرمایا میں سردار ہون اولاد آدم کا اور علی بمنزلہ
 میرے ہو اور فرمایا علی سردار عرب اور عجم کا اور اعلیٰ تیری ذریت سے ہے اور صد ہا اس قسم کی احادیث
 صحیحہ ہیں جن سے پانچون تنوں کا اتحاد اور عظمت و جلالت و فضیلت سوائے بنو ت کے متحد
 اور مساوی ہے تفصیل انکی تشریح میں ہر ایک حدیث کے جداگانہ انشاء التذہید بیان ہوگی بحال
 کہ حقیقت میں قیاس اُنکا کسی پر اور قیاس کسی کا انپر سرگز اصل انہیں ہو سکتا چنانچہ ارشاد

بار بار سے آنحضرت کے لئے بصیغہ جمع ہے۔ کمال ظہور بخشنا ہے کہ سوائے رتبہ نبوت
یہ ذات بابرکات جناب آنحضرت سے بدرجہ اتم اتحاد رکھتے ہیں چنانچہ اوپر بھی گدرا کہ
فرمایا پیغمبر صاحب نے کہ انا اہل البیت لایقاس بنا احد۔ اے عزیز غور کر تفاسیر فریقین سے
ہویدا ہے کہ آیت عتاب کہی انکے حق میں نازل نہیں ہوئی تو اطلاق البیت سوائے انکے
کبھی پر ہو سکتا ہے۔ گو کہ کسی طرح کارشتہ نانا نسبت قربت رکھو آنحضرت سے اور
نفس الامر میں ہیچ اس آیت کے کیونکہ شمول کسی اور کا سوائے ان کے ہو سکے جبکہ ظاہر باطن
طہارت رجب اور سب مہتمم کے گناہوں سے سواران لوزی جہوں کے بنائی جاوی
پوشیدہ کے ہاں محصوم اور سنی کے ہاں محفوظ ہیں جو کہ دخول مسجد سے اس حالت میں
بھی ممنوع نہیں جس میں کہ سب ممنوع ہیں جیسا کہ حدیث سرا بواب سے ظاہر ہے۔
اے عزیز غور کر کہ اگر البیت میں سوائے ان کے کوئی اور داخل ہوتا تو مشور میں کیونکہ نشان ہوتا
یا مہلہ میں ساتھ دیا جاتا یا عین داخل کیا جاتا یا روز قیامت میں اہل پکارا جاتا یا اس کے
دروازے پر بھی پیغمبر البیت کہہ کر پکارتے اور یہ آیت پڑھتے یا اسکی اولاد بھی آل عبا
اور سادات کہلاتی یا اس پر صدقہ حرام ہوتا یا وقت نزول آیت مودت آنحضرت اسکی
نام بھی لیتے چنانچہ تفسیر آپ مودت میں احادیث متفق علیہا سے تشریح ظاہر ہوگا کہ حقیت

لے مامثہ تفسیر آیہ مہلہ میں احادیث متفق علیہا سے واضح ہے کہ اس دن ان کو ساتھ لیا اور آیہ
تہلیل پڑھی اور نہرایا کہ اگر کوئی منیدہ بزرگ زیادہ ان سے پروردگار عالم کے نزدیک ہوتا تو
البیت بھی حکم ہوتا مہلہ میں اس کے ساتھ لینے کا۔ لیکن مجھے حکم ہوا۔ انہیں کے ساتھ لینے کا
یہ میں افضل خلق اور البیت نبوت اور البیت میری۔

حدیث فریقین کے ہاں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ صدقہ چہر اور میری البیت پر حرام ہے

آیہ مودت نازل ہوئی تو اصحاب نے پوچھا کہ یا حضرت وہ کون قرابتی ہیں آپ کے
 جنکی محبت ہم پر فرض ہوئی فرمایا علیؑ فاطمہؑ حسنینؑ اور تفسیر آیہ اِنَّ اللّٰهَ وَرَاسُکَ
 یَصْبِلُوْنَ میں فریقین کے ہاں سے پہلے ہدایت میں ظاہر ہوا کہ یہ آلِ عبود و
 میں ارشاد کیا یہی نوری جسم ہیں۔ اے عزیز اگرچہ شفقت اور خاصہ رحمتِ عالمیان
 سے آنحضرت نے امت کو بھی آلِ و اہل فرمایا ہے۔ لیکن اس میں سنت اور
 تابعداری کی قید بھی لگا دی ہے اصلی آل اور اہل یہ نوری جسم اہل بیت ہیں
 جنکے لئے صاف بے قید فرمایا کہ علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ روز قیامت کو بھی اہل میری ہیں
 یہ حدیث متفق علیہا ہے۔ اے عزیز اس جگہ سے بھی ظاہر ہے کہ یہ قطعی اور یقینی
 معصوم اور طاہر تھے۔ اُن سے عدم صدور گناہ ہر قسم کا عمدا یا ہوا متیقن اور
 متعتم تھا کہ ان کے لئے تا بنور قیامت اہلی فرمایا اور ان کے غضب کو غضبِ خدا و
 رسول اور انکی لڑائی لڑائی خدا و رسول کی فرمائی۔ شیخ شہاب الدین باب ہفتم
 وہ باب میں بیچ ذکر القاب ان سادات دین و دنیا کے لکھتے ہیں۔ سوال الثانی
 راپاک و پاک زادہ از کجا گویند۔ جواب از انکہ حضرت تقدس و تعالیٰ پاک و پاک
 در رض بیان فرمودہ وہو قولہ تع۔ انما یرید اللہ لیزہب عنکم الرجز اہل البیت و
 یطہرکم تطہیرا۔ و اہل بیت الرسول ہمہ الیشان اند۔ شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں
 غیر از علیؑ کہ لایق مغیبری بود * مگر خواجہ رسلؑ بود بے ختم ابنیا
 فردا کہ ہر کسے بشفیع زند و ست * دست من است و دامن معصوم مرتضیٰ
 اے عزیز یاد رکھ کہ ان کا معصوم اور پاک ہونا قرآن اور احادیث اور تفاسیر
 فریقین سے متفق علیہا ہے اور اہل حقانیت کے اقوال سے جیسا کہ چاہیے

کاشمشن فی وسط النمار ظاہر و باہر ہے اس حالت میں جو شخص مدعی اسلام
انکی عصمت اور طہارت پر حرف رکھے اور شک کرے۔ یا انکی اس فضیلت
عطاے حضرت رب العزت میں کچھ شک کرے تو نفس الامر میں کیا نتیجہ
کیا سنی کسی کے ہاں دائرہ اسلام میں داخل نہیں رہ سکتا کیونکہ وہ درحقیقت
فحالت ہے قرآن اور حدیث سے۔ من الصبر فلنفسہ ومن عمی فحلیہ۔ اور تفسیر
اگرچہ آیہ تفسیر و تشریح آیہ تطہیر جہانتک لکھی جاوے تھوڑی ہے۔ لیکن جبراً
للطوائف اور ہمہ لبیب قلت فرصت اور کثرت علالت طبع سے اسی جگہ ختم
کی گئی۔ اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ وَ قَوْمَنَا الْكَاهِلِينَ

الحمد لله والمنته بجمع صفاتہ وکل قدرتہ کہ کتاب مطاب الموسوم برسالہ آیہ تطہیر تصنیفات
جناب فاضل اجل و عالم بے بدل اعنی جناب مولوی محمد باقر صاحب مرحوم مغفور دہلوی
اعلیٰ اللہ مقامہ درین ایام مہینت فرجام ہاتھام کارپردازان مطبع یوسفی دہلی تصحیح تام
حسب فرمایش مومنین یا تمکین ناسخہ ہجری میں چھپکر شائع و
ذائع ہوئی جناب مصنف مرحوم مغفور کو اللہ تعالیٰ اجر جزیل عطا
فرمائے اور مومنین کو اس کے ملاحظہ
اور مضامین مندرجہ پر عمل
کرنے کی توفیق ارزائے
فرمائے

اعلان

النور الہدی۔ کیا ہم اس کتاب کی پوری پوری تعریف کر سکتے ہیں؟ اور الفاظ کہاں سے لائیں؟ یہ سب کی عظمت و فضیلت
 و حسن خدمت کا اظہار کر سکیں۔ بے مبالغہ اس کے لیے تو مبالغہ بھی صحیح ہے کہ یہ کتاب افضل اہل عالم کا خزانہ ہے۔ شیخ احمد رضا عثمانی
 صاحب تصانیف لائبریری مقبول بارگاہ سبحانی سے جو سنی المذہب داخل مرہ علماء کبار اہل سنت سے تیار کیا گیا ہے۔ تو فیض سبحانی اور ایک قلب
 بایضا نور ہدایت و نور عدالت سے معمور ہے۔ آپ نے ذوق تمام شوق والا کلام کتب اہل سنت جماعت سے راہ حق کا کھنچ نکالنا شروع کیا۔
 آخر کار رحمت الہی نے نزول فرما کر راہ نجات ہم یقین دکھا دی حتیٰ کہ آپ نے مذہب اثناعشری کو قبول فرما کر اطمینان قلب حاصل کیا
 اس کے بعد اس نعمت عظمیٰ کے شکر میں آپ نے کتاب النور الہدی و شمس الضحیٰ پر اہمیت گراں و مضطر الحالان عجیب تلاش
 و ترتیب و لکھنے طریق تحقیق و تصنیف فرمائی ہے کہ اس کا پڑھنے والا اگر ذرا بھی انصاف و ہدایت سے بہرہ ور ہو گا تو یہی ہوتا ہے کہ مذہب اثناعشری
 کو علاوہ اودنی حق مذہب کے صحیح و درست نہ سمجھیں گے اور مذہب حق کی تلاش کی ضرورت کو ہر طریق تلاش کی ایسی خوبی اور عام فہم
 طرز و لکھنا کہ موٹی مٹی کی ٹیکی کا اہل اور جید سے جید عالم کو تسلیم کر لیا۔ اس کو نہ شریعت و حافظین و احکام دین کی شناخت کے لئے
 جو بجانب البدنی آخر الزمان قیام قیامت ہو۔ ضرور دین چند معیار نہایت ہی سخت قائم گوئیں مثلاً معصوم ہونا۔ تمام مخلوقات
 ذی روح وغیر ذی روح کا تابع فرمان ہونا۔ ظہور کر امت و صداقت ہونا۔ انکی لایت پر کلام الہی و حدیث نبوی کا دال ہونا
 مدلل و تفسیر بہرہ ایسا وغیرہ پھر ان معیار کو خطا و سول مقبول کی ذات میں تلاش کیا ہے اور تمام مستند کتب اہل سنت اور
 اکثر علماء ائمہ کے اقوال و تجاریر سے ثابت کیا ہے کہ خلفائے ثلاثہ ان صفات کے بالکل مدغم و متبع بلکہ اکثر خلاف صفتیں موجود ہیں
 پھر حضرت علیؑ و دیگر ائمہ علیہم السلام کی طرف رجوع کی ہے اور ان میں ان کل صفات کو باقوال علماء کتب صحیحہ اہل سنت و جماعت
 جو الون سے موجود پایا ہے ہر ذات الا صفات کو کل معیار و لکھنا جو ثابت کیا ہے۔ اس کے بعد لکھا ہے کہ جب ائمہ اثناعشری علیہم السلام
 نے بجانب انصار و حامی دین ثابت ہو گئے تو ان کا طریق اور ان کا طریق کی پیروی کے سبب حق پر ہیں۔ ان کے بعد ایک تفصیل
 نہایت ہی عجیب و غریب اور موثر لکھا ہے جس سے مذہب کی حقیقت کا شمس ظہور ہوتا ہے اور مذہب جماعت کا اعلان اور راہ حق کی

مذہب اثناعشری کی حقیقت اور اس کی حقیقت کا اعلان اور راہ حق کی

فہرست کتب و مرآئی طبع جدید موجودہ مطبع لیسفی واقع شہر دہلی

۱۶	خلاصۃ المصاب	۱۸	مفتاح البیان از خواجہ مولوی عابد حسین صاحب
عصر ۱۲	ریحان غم جلد اول مصنف میرٹھ	۳	خزان الخرافات مع تنبیہ المتکبرین
عصر ۱۲	دوحید و سر فراز	۲	احکام النصار
عصر ۱۲	ایضاً جلد دوم	۲	شمس المشرقین ہفت بند مرزا دیر
۸	صدقہ ماتم جلد پنجم نواب ضاحی	۸	نخل ماتم از مرزا فصیح قسیم اول
—	حضرت کوہا ماہ محرم جو سفر میں	۷	ایضاً قسیم دوم
—	ثابت غم شبیری قرآن خدا سے	—	تعلیم الاطفال مرتبہ مولوی سید رضی
۰	لے عزیز و دہم ماہ محرم ہے آج	—	رسالہ آلیہ تطہیر طبع جدید
—	سیکندریہ بی کو دیکھو جو رشتہ طہریں ام آری	۳	ہادی التواریخ
۰	شہ کو صخرائے جو غم نامہ ہجران لکھا	۶	انوار الہدای مولوی شیخ احمد صاحب
—	جیتہ کو مہلت نہ ملی طوف حرم کی	عصر ۱۲	شمس الضحیٰ مولوی شیخ احمد صاحب
—	آمد گل مراد حسن پر خزان کی ہے	عصر ۱۲	دفتر رباعیات زیر طبع
—	جب آستان پہ گلشن انجم خزان ہوا	—	توہنرات جعفری زیر طبع
—	بزم جہان میں ہو مہم ہے ماتم کشین کی	—	تاریخ اعظم کو فی الدوزیر طبع
—	زندانیں جب جیل کے اہل حرم گئے	—	تحفۃ العارفین
—	ہند کو آئینکی زندان میں خبر آتی ہے	۶	توہنر جوشن کبیر
—	داغ فرزند کسی کو نہ دکھائے تقدیر	۱	ایضاً جوشن صغیر
۰	ہاؤ ہے کس شکوہ؟ رنیں خدا کی فوج	—	

نام کتاب	نام کتاب	نام کتاب	نام کتاب
اب انتقام	حلیۃ العرائس	بادی پنج کاغذ علی	۰۴
فرحت المؤمنین	حلیۃ المتقین	ایضاً قسم دوم	۰۴
کاشف الروایہ	تذکرۃ المحصولین	خلاصۃ المصاب	۱۲
ارشاد العوام	ایضاً قسم علی	تنبیہ المنکرین	۳
مشنوی آی نمک	رفع المغالطہ قسم علی	سراج الایمان	۱۰
مخطوۃ فاخرہ	ایضاً قسم دوم	مرثیہ سلام	۰
منازل الفرقان	کھری بات	تحفۃ العابدین	۱
یواقیت	انذار التاویرین	مجموعہ صنائع	۳
مسابحت	قصہ حبلیہ	ترجمہ الصالح فاہی	۱
ان معراج	تحفۃ الصائدين	ترجمہ الصالح اردو	۲
نور العیون	نصر المؤمنین	ذخیرہ آخرت	۰
نور العیون	فالنامہ قرآنی	محسن ستجاد	۰
مشنوی زواہد آخرت	فال جعفری بہ خوب	نار اذات لہب	۲
عین الیقین	عین البکار	گوہر شب چراغ	۲
زینتہ العباد	ظلال اللہ	تنبیہ العقول	۲
تحفۃ العوام	احکام النساء	ولیل الحنات	۳
عمال الصالحین	نخل نامہ کاغذ علی	تحفۃ المؤمنین	۳
احکام الامم	قسم دوم	فرائد بہتہ	۶

